رادھاسوامی دیال کی دیا

رادھاسوامی سہائے

امرت بچن

پرم گورو مہاراج صاحب کے

یعنی

"ڈسکورسز آن رادھاسوامی فیتھ"

کا

ترجمہ معہ مختصر تشریح

جس کو

پریمی بھائی برج باسی لال صاحب بی-اے-ایل-ایل-بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

نے

دیال باغ آگرہ سے شائع کیا

دفعہ اول | رادھاسوامی سمت ۱۱۰ | تعداد جلد [illegible]

سنہ ۱۹۲۸ء

رادھاسوامی دیال کی دیا

رادھاسوامی سہائے

دیباچہ

یہ پستک پرم گورو مہاراج صاحب کے انگریزی گرنتھ ڈسکورسز آن رادھاسوامی فیتھ کا عام فہم زبان میں ترجمہ ہے۔ ۱۹۲۴ءمیں یہ پستک ہندی اکشروں میں شائع ہوئی تھی اب کسیقدر مناسب لفظی ردوبدل کیساتھ اردو زبان میں شائع کی جاتی ہے۔ ان ترجموں کے شائع کرنیکی خاص غرض یہ ہے کہ انگریزی جاننے والے بھائیوں کو ڈسکورسز کے سمجھنے میں مدد ملے اور عام لوگوں کے دل میں اس پوتر گرنتھ کے پڑھنے کیلئے شوق پیدا ہو۔ ترجمہ کرنے میں ہرچند یہ خیال رکھا گیا ہے کہ انگریزی عبارت سے پوری مطابقت رہے۔ لیکن جہاں تہاں اپنی طرف سے اضافہ کرکے مضمون صاف اور عام فہم کردیا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس ترجمہ کے اندر انگریزی گرنتھ کی سی خوبیاں موجود نہیں ہیں اور بہت سی باتوں کی محض مختصر تشریح کی گئی ہے۔ لیکن باوجود اس کسر کے اُمید کی جاتی ہے کہ اسکے پڑھنے سے پریمی جنوں کو بہت کچھ مدد انگریزی گرنتھ کا آشے سمجھنے میں ملیگی۔

پرم گورو مہاراج صاحب نے ۱۹۰۶ءکے آخری حصہ میں ڈسکورسز کے آرمبھ کرنے کی موج فرمائی اور ہرچند آئندہ سال طبیعت زیادہ علیل ہوتی گئی لیکن مضمون لکھنے کا سلسلہ دیا سے برابر جاری رہا۔ مگر افسوس ہے کہ یہ انمول گرنتھ مکمل نہ ہونے پایا تھا کہ موج نج دھام میں سدھارنے کی ہوگئی۔ مہاراج صاحب کے گُپت ہونے پر قلمی نسخہ دو ایک بزرگ بھائیوں کے ہاتھ میں رہا۔ جنھوں نے بعد لگانے ایک دیباچہ۔ قائم کرنے مختلف سرخیوں اور بہتیرے کچھ ایک

نقطوں کے اس کے چھپوانے کا پربندھ کیا۔ ہرچند سب کسی کو افسوس ہے کہ یہ پوتر گرنتھ بوجہ گپت ہوجانے مہاراج صاحب کے سمپورن اور شدھ روپ میں نہ چھپ سکا لیکن تمام ست سنگ منڈلی جنابہ ماتاجی صاحبہ کی اور اُن پریمی بھائیوں کی سچے دل سے ممنون ہے جنکی مہربانی و پریشرم سے عوام کو ۱۹۰۹ء میں ڈسکورسز کے درشن نصیب ہوئے۔

رادھاسوامی مت کے پرتھم آچاریہ جن کو چرن سیوک سوامی جی مہاراج کے نام سے یاد کرتے ہیں شہر آگرہ محلہ پنّی گلی میں اگست ۱۸۱۸ء میں ایک شریف کھتری گھرانے میں پرگٹ ہوئے۔ آپ نے ۱۸۶۱ء میں ست سنگ عام کی دیا فرمائی اور جون ۱۸۷۸ء تک آپ کی صدارت میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ شہر کے باہر سوامی باغ میں آپ کی سمادھ بنی ہے آپ کا خاندانی نام لالہ شیودیال سنگھ سیٹھ تھا۔ آپ کے بعد رادھاسوامی مت کے دوسرے آچاریہ پرم گورو رائے سالگرام صاحب بہادر ہوئے جن کو چرن سیوک حضور مہاراج کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ آپ نے ۱۸۷۸ء سے لیکر دسمبر ۱۸۹۸ء تک ست سنگ عام کا سلسلہ قائم رکھا۔ آپ کے بعد یہ سیوا پرم گورو مہاراج صاحب کے سپرد ہوئی۔ آپ شہر بنارس کے ایک نامی برہمن کل میں ۲۸۔ مارچ ۱۸۶۱ء کو پرگٹ ہوئے۔ آپکا خاندانی نام پنڈت برہم شنکر مصر تھا آپ نے ایم۔اے تک تعلیم پانیکے بعد نومبر ۱۸۸۵ء میں پرم گورو حضور مہاراج کی چرن شرن اختیار کی اور اُن کے گپت ہونیکے سمے سے لیکر اکتوبر ۱۹۰۷ء تک ست سنگ عام کی دیا فرمائی۔ آپ کے بعد پرم گورو سرکار صاحب رادھاسوامی مت کے چوتھے آچاریہ ہوئے۔ آپ نے دسمبر ۱۹۱۳ء تک کچھ عرصہ شہر غازی پور میں اور باقی حصہ مراد ضلع شاہ آباد و کوہ منصوری وغیرہ میں ست سنگ فرمایا۔

پچھلے زمانہ میں چونکہ جیو عام طور پر شردھاوان اور سیدھے سادھے تھے اسلئے وہ مہاپرشوں کے

سُوچھ جیون اور پاک رہنی گہنی ہی سے متاثر ہو کر اُن کی سکشا سُویکار کر لیتے تھے اور اُن کو زیادہ تر یہی شوق رہتا تھا کہ اپنا تن من دھن لگا کر کسی پرمارتھی سکشا کا پالن کریں۔ اسی وجہ سے پچھلے مہاپُرشوں نے اپنے استھانوں کا بھید اور انتری ابھیاس کی یُکتیوں کے سمجھانے کے سلسلہ میں یکتیوں یعنی دلیلوں سے کام نہیں لیا۔ لیکن آجکل کے زمانہ میں دوسری ہی ہوا چل رہی ہے اور ہر شخص کی یہی مانگ ہے کہ پرمارتھ کے متعلق ہر ایک بات یکت سہت بیان کی جاوے اسلئے جیوؤں کی مانگ پوری کرنے کے نمت حضور رادھا سوامی دیال نے سچے پرمارتھ کا بھید یکت پوربک بیان کرنیکی موج فرمائی اور پرم گورو مہاراج صاحب نے "ڈسکورسز" کے اندر اس بھید کو نہایت اُتّم وگیانک ریت سے برنن فرمایا۔ اگر شوقین متلاشی "ڈسکورسز" کو یا اس انوباد کو سمجھ سمجھ کر پاٹ کرینگے تو امید ہے کہ سچّے پرمارتھ کی نسبت اُن کے بہت سے سنشے دور ہو کر ان کے دل میں گہرا شوق سچّے ستگورو کی تلاش کیلئے پیدا ہو گا تاکہ اُن سے ابھیاس کی جگتیاں سیکھکر اور انکی دیا و مدد سے کچھ کمائی کر کے پرتکش ثبوت سنت مت کی سچائی کا حاصل کریں اور اس قسم کا ثبوت ملجانے پر دل وجان سے سنت مت کی سکشا کا پالن کرتے ہوئے پرم اور ابناشی گتی کو جو کہ اصل اُدّیش سچے پرمارتھ کا ہے پراپت ہوں۔

مہاراج صاحب نے "ڈسکورسز" کے مضمون کو چار بھاگوں میں تقسیم کیا ہے یعنی اول تو یہ تحقیقات کی ہے کہ پرمارتھ کا اُدّیش کیا ہے اور کس اوستھا میں پرویش کرنے پر اُس اُدّیش کی پراپتی ممکن ہے۔ دوسرے یہ نشچت کیا ہے کہ وہ کون سے سادھن ہیں جن کی کمائی کرنے سے سُرت جگ کر چیتن منڈلوں میں رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ تیسرے رچنا کی اُتپتی اور بستار کا برنن کر کے یہ تبلایا ہے کہ رچنا کے اندر وہ چیتن منڈل کہاں پر واقع ہے کہ جس میں پرویش کرنے پر پرمارتھ کا اُدّیش پراپت ہو جاتا ہے۔ اور چوتھے جیو کے کرموں

اور سنساری سنگ ساتھ کا جو اثر اس پر پڑتا ہے اس کو بیان کر کے یہ دکھلایا چاہتے تھے کہ پرمارتھ کا اُدّیش سہولیت سے حاصل کرنے کیلئے شوقین ابھیاسی کو کس قسم کی رہنی گہنی اختیار کرنی چاہیئے پہلے بھاگ کے شروع میں جیسا کہ قدرتی طور پر چاہیئے تھا پرمارتھ کے اُدّیش کی نسبت تحقیقات کی گئی ہے اور تمام جانداروں کی ہر ایک کارروائی کی تہ میں جو "سُکھ کی پراپتی" و "دُکھ کی نورتی" کی چاہ کام کر رہی ہے اس کو لیکر پرمارتھ کا اُدّیش ایسی گتی کی پراپتی نشچت کیا گیا کہ جس کے اندر کسی بھی طرح کے دُکھ و کشیپ کا لیش موجود نہ ہو اور بھرپور آنند کی درشا برتمان ہو اسکے بعد دگیانک ریت سے سُکھ و دُکھ کی تحقیقات کر کے یہ دکھلایا گیا کہ ایسی گتی کی پراپتی صرف اس استھا میں پردیش ہونے پر ممکن ہے کہ جس میں شریر و من کا لیش نہ رہتے ہوئے کیول چیتن شکتی کے نرمل جوہر کا پرکاش ہو۔ اس نتیجہ پر پہونچنے سے قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایسی پرانند کی اوستھا ممکن بھی ہے اور اگر ممکن ہے تو رچنا میں کسی جگہ برتمان بھی ہے چنانچہ پرکرتی کی شکتیوں کے نیموں کی مدد سے یہ دکھلایا گیا کہ چیتن شکتی جو کہ آد و پرم شکتی ہے اپنا ایک بھنڈار رکھتی ہے جسے کل مالک کا دھام کہتے ہیں اور جس کے اندر چیتن شکتی کے نج خواص کا بھرپور اظہار رہنے سے پرم شکتی۔ پرم آنند اور پرم سُکھ کا راج ہے اور کسی طرح کے ردّوبدل و چھنیتا کا دخل نہیں ہے۔ اور یہ استھاپن کیا گیا کہ اس دھام میں داخل ہونے ہی پر پرمارتھ کے اُدّیش کی پراپتی ہو سکتی ہے چیتن شکتی کے بھنڈار کی موجودگی ثابت ہونے پر ضرورت یہ جاننے کی ہوتی ہے کہ وہ چیتن بھنڈار رچنا میں کس جگہ پر واقع ہے کیونکہ اس کے بغیر یہ طے نہیں ہو سکتا کہ اس میں رسائی حاصل کرنے کیلئے کون سے جتن و اُپائے کرنے مناسب ہونگے۔ اس مشکل کے حل کرنے کیلئے اگر کوئی حوصلہ کرے کہ چرم اندریوں اور دگیانک پرشوں کے بنائے ہوئے آلہ اوزاروں کی مدد سے کل رچنا کا

بھید دریافت کرنے تو ظاہر ہے کہ ایسی کوشش نشپھل ہوگی۔ اسکے لئے یہی مناسب ہے کہ جیسے سورج کا حال دریافت کرنے کیلئے سورج سے آئی ہوئی کرن سے مدد لی جاتی ہے اسی طرح رچنا کا بھید سمجھنے کیلئے چیتن بھنڈار سے آئی ہوئی کرن روپی سرت انش کا حال مطالعہ کیا جاوے۔ چنانچہ سرت انش کے رچے ہوئے منشیہ شریر کی مثال سے ثابت کیا گیا کہ جیسے استھول شریر کے پرے من اور من کے پرے سرت قائم ہے ویسے ہی رچنا میں ملین مایا دیش کے پرے برہمانڈی من کا دیش اور اس کے پرے نرمل چیتن دیش واقع ہے۔ اور جیسے منشیہ شریر کا چھٹا چکر منشیہ کی سرت کا نواس استھان ہے ویسے ہی نرمل چیتن دیش کا چھٹا مقام کل رچنا کی سرت یعنی چیتن بھنڈار کا استھان ہے۔ یہ معلوم ہونے پر کہ چیتن بھنڈار رچنا میں کس جگہ پر واقع ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ منشیہ اپنی دیہہ کے اندر رہتا ہوا چیتن بھنڈار سے تعلق کیونکر پیدا کرے۔ اسکے جواب میں بیان کیا گیا کہ منشیہ کے دماغ کے اندر ایسے چھدر یا سوراخ موجود ہیں کہ جن کے اندر قائم شکتیوں کی مدد سے رچنا یعنی عالم کبیر کے کل مقاموں سے اسی طور پر میل کیا جاسکتا ہے جیسے آنکھ کے چھدر کی معرفت سورج سے میل کیا جاتا ہے۔

پہلے بھاگ میں یہ دکھلاکر کہ منشیہ شریر یعنی عالم صغیر چھوٹے پیمانہ پر کل رچنا یعنی عالم کبیر کی نقل ہے اور دونوں میں میل منشیہ شریر کے اندر واقع چھدروں دوارا ہوتا ہے اور یہ بیان کرکے کہ موجودہ حالت میں سرت کی بیٹھک کہاں پر ہے اور پرم اور ابناشی آنند کا استھان کہاں واقع ہے دوسرے بھاگ میں جیساکہ لازمی طور پر مناسب تھا سرت کے جگنے اور درمیانی منڈلوں کو پار کرکے اس کو نرمل چیتن دھام میں پہونچانے کے تین سادھنوں کا برنن کیا گیا۔ دفعہ ۵۵ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ انتری سادھنوں کی کمائی کے لئے وقت گورو کی سرن کا لینا نہایت ضروری ہے کیونکہ سادھنوں کی کریائیں ایسے انتری گھاٹوں پر کرنی ہوتی ہیں کہ جن سے ابھیاسی

بالکل ناواقف ہوتا ہے اور ان گھاٹوں کے جگانے کیلئے ستگورو کی انتری مدد دم بدم درکار ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے ہر انسان کے ہردے میں ایسی انیک کمزوریاں و کدورتیں چھپی رہتی ہیں کہ جو وقتاً فوقتاً اپنا زور دکھلا کر نہ صرف اسکے شوق کو ڈھیلا کر دیتی ہیں بلکہ اس کو غلط رستہ پر لیجاتی ہیں۔ یہ سب کسریں ستگورو وقت کے ست سنگ میں حاضر ہونے سے رفتہ رفتہ دور ہو جاتی ہیں اور ابھیاسی کے ہردے میں شردھا پیدا ہو کر اس کے چت کو بہت کچھ استھرتا پراپت ہو جاتی ہے۔ وقت گورو کی ضرورت سمجھ میں آنے پر قدرتی طور پر ہر ایک شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہو گا کہ آیا اس زمانہ میں ایسے گورو موجود بھی ہیں یا نہیں اور اگر موجود ہیں تو وہ ان کی تلاش کہاں پر کرے۔ چنانچہ اس بھاگ میں حضور رادھاسوامی دیال کی تشریف آوری اور ان کے سنسار میں قیام کے اصولوں کا بیان کر کے اس مشکل کو حل کر دیا گیا۔ دفعہ ۱ کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ ہر چند یکتیاں گنتی میں تین ہیں لیکن مکھ آدیش سب کا ایک ہی ہے البتہ شروع میں پہلی دو یکتیوں کا یعنی چیتن نام کے سمرن اور چیتن سروپ کے دھیان کا ابھیاس کرایا جاتا ہے تاکہ ابھیاسی کی سرت کا کسیقدر سمٹاؤ ہو کر اس کے اندر یوگیتا چیتن شبد کے سننے کے لئے پیدا ہو جاوے۔ کھوجی پرمارتھی کی بھول بھرم کو دور کرنے کی غرض سے یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ وہ چیتن نام جس کا سمرن کرنے سے اصلی اور پورا پرمارتھی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے رادھاسوامی نام ہے اور وہ چیتن سروپ جسکا دھیان کرنے سے حسب دلخواہ انتر میں ترقی ہو سکتی ہے ستگورو سروپ ہے۔ چونکہ سادھن کی یکتیوں کی کمائی پر ابھیاسی کی سنساری حالتوں کا اور من کی رچیوں و باسناؤں کا بھاری اثر پڑتا ہے اور جیووں کی سنساری حالتوں و من کی باسناؤں وغیرہ پر سرشٹی نیموں کا بھاری اثر پڑتا ہے اسلئے تیسرے بھاگ میں رچنا کی ترتیب اور اسکے انتظام و آدیش کا بیان کرتے ہوئے رچنا کے اندر برتمان سرشٹی نیموں کا مفصل ذکر کیا گیا۔

لیکن رچنا کی ترتیب کا بیان کرنے سے پہلے یہ دکھلایا گیا کہ رچنا کے پیشتر کیا دشا برتمان تھی کیونکہ بغیر اسکے رچنا کے روپ وان ہونے کے سلسلہ کا بیان ایکت رہتا۔ آگے چلکر چیتن شکتی کی دھرو یہ بھاؤ کا ذکر کرکے کل مالک اور سرت انشوں کی آد دشا کا برنن کیا گیا اور چیتن شکتی کے اظہار کی کریا سمجھانے کیلئے چمبک شکتی کی چمبک بنانے والی کریا کا مفصل بیان کیا گیا کیونکہ سنسار میں چیتن شکتی کی طرح چمبک شکتی ہی کھینچنے والی شکتی ہے اور اس کی کریا کا حال سمجھ میں آنے سے چیتن شکتی کے اظہار کا حال کسی قدر سمجھ میں آسکتا ہے۔ علاوہ اس کے جیسے چمبک شکتی کا دو کریاؤں یعنی دھاروں کے چھیتر میں پھیلنے اور چھیتر کے نقطوں کا چمبک کیجانب آکرشن ہونے کی معرفت اظہار ہوتا ہے ایسے ہی چیتن شکتی کا بھی دو انگوں کی معرفت جن کو سرت دھار اور شبد دھار کہتے ہیں اظہار ہوا اور ان دو انگوں ہی سے نرمل چیتن دیش کے چھ استھان ظاہر ہوئے۔ نرمل چیتن دیش کے چھ استھانوں کی اپنتی اور ان کے باسیوں کی دھیئوں کا حال بیان کرکے کال اور آدیا کی دھاروں کے ظہور اور برہمانڈ کے استھانوں کی رچنا کا مفصل ذکر کیا گیا اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ پرش پرکرتی۔ برہم مایا۔ نرنجن جوت وغیرہ کی پیدائش کا بیان کرکے تین گنوں۔ پانچ تتوں اور پچیس پرکرتیوں کی تشریح کی گئی۔ برہمانڈ دیش کے بیان کے بعد پنڈ دیش کی رچنا اور اس کے نیموں کا ذکر کیا گیا اور آواگون اور برے دھیاپ کے وشیوں پر روشنی ڈالی گئی اور منشیہ شریر کی مہماں کا مفصل بیان کرکے دکھلایا گیا کہ کیوں برہم پرش اور سچے کل مالک کا اسی شریر میں اوتار ہوتا ہے۔ انت میں منشیہ جیون کی چار اوستھاؤں کی اُپما سے چار یگوں کی اوستھاؤں کا برنن کرکے سمجھایا گیا کہ ہر چند کلیگ کے دوران میں جیووں پر مشکلیں و مصیبتیں بہت آتی ہیں لیکن جگت ادھار کی بھاری دیا اسی زمانہ میں ہوتی ہے اور یہ دکھلایا گیا کہ سنسار کے اندر دکھ تکلیف اور کمی بیشی کی صورتیں دیکھکر عام لوگ جو رچنا

کے نینتا پر اکشیپ کرتے ہیں وہ سب نتیجہ رچنا کی دیا کی غرض سمجھ میں نہ آنے کا ہے۔ آگے چلکر دفعہ ۱۲۳ میں نہایت اُتّم و گیانک ریت سے درسایا گیا کہ رچنا میں بھنتا کی صورت کیسے ظہور میں آئی اور رچنا کے اندر اس وقت جو کچھ موجود ہے وہ محض چیتنتا کے درجوں میں کمی وبیشی کا اظہار ہے یعنی رچنا کے روپ وان ہونے پر کوئی اور بات ظہور میں نہیں آئی ہے سوا اسکے کہ چیتنتا کے انیک درجے جو پیشتر موجود نہ تھے اب قائم ہو گئے ہیں۔ اسکے بعد دفعہ ۱۲۴ میں رچنا کی دیا کی غرض نہایت سندر روپ میں بیان کی گئی۔

چوتھا بھاگ جیسا کہ اس دیباچہ کے شروع میں ذکر کیا گیا نامکمل ہے اس میں صرف چار دفعات ہیں جن کے اندر اسقدر بیان ہوا ہے کہ ہمارے من آکاش پر جو سنسکار پڑتے ہیں وہ برابر قائم رہتے ہیں اور دوبارہ پرکٹ ہو کر ہم سے کرم کراتے ہیں۔

پرم گورو مہاراج صاحب نے ڈسکورسز کے علاوہ دو چار شبد ہندی بھاشا میں بھی رچے تھے جنکا ہرچند ڈسکورسز کے ساتھ کوئی سمبندھ نہیں ہے لیکن پریمی جنوں کی واقفیت کے لئے وہ اس ترجمہ کے اخیر میں بطور ضمیمہ کے چھاپ دئے گئے ہیں۔ ضمیمہ کے بعد ان مشکل ہندی الفاظ کے معنی جو اس کتاب میں مستعمل ہوئے ہیں فرہنگ کی شکل میں درج کر دئے گئے ہیں۔

آ۔ س

دیال باغ

۲۷ر جنوری ۱۹۲۵ء

فہرست مضامین

(حصہ اوّل)

بیان سچے پرمارتھ کا اور اسکے اُدیش (غرض) کا اور برنن اس اوستھا کا کہ جس میں اُس اُدیش کی پراپتی ہو سکتی ہے

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	پرمارتھ کی وگیانک ریت سے تحقیقات کی ضرورت۔	۱
۲	پرمارتھ کے اُدیش کا بیان۔	۲
۳	سُکھ اور دُکھ کا بیان۔	۴
۴	جیو چیتن یا گیان اندری کی دھار۔	۴
۵	دُکھ کا بیان۔	۷
۶	سُکھ کا بیان	۹
۷	پرم آنند	۱۱
۸	دیہہ و من کی سادھارن کریاؤں سے چیتن شکتی کا حال معلوم نہیں ہو سکتا۔	۱۲
۹	من اور سُرت دو الگ الگ بستوئیں ہیں۔	۱۴
۱۰	پریت یونی۔	۱۴
۱۱	چیتن شکتی اور پرکرتی کی آٹھوں شکتیوں میں بھید۔	۱۶

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۲	پرانے زمانہ کے پانچ مول تتو	۲۳
۱۳	سرت یعنی چیتن شکتی ہی آدشکتی ہے۔	۲۳
۱۴	سرت کا نج بھنڈار۔	۲۶
۱۵	پرمارتھ کے اُدیش کی پراپتی۔	۲۷
۱۶	سرت اور اس کا بھنڈار۔	۲۷
۱۷	منشیہ یونی کے تین بڑے حصّے۔	۲۹
۱۸	منشیہ شریر میں چھ چکّر۔	۳۰
۱۹	گیان اندری اور کرم اندری کی دھاریں۔	۳۱
۲۰	برہمانڈی من کا دیش اور اس کے چھ اُپ بھاگ۔	۳۳
۲۱	نرمل چیتن دیش۔	۳۸
۲۲	منشیہ شریر (عالم صغیر) اور رچنا (عالم کبیر) کا پرسپر میل۔	۴۰
۲۳	دماغ کے ذمّہ کیا کیا کام ہیں۔	۴۲
۲۴	دماغ اور اس کے اندر کے چھدّر (سوراخ)۔	۴۵
۲۵	سادھن کرنے سے چیتنا بڑھ جاتی ہے۔	۴۶

بھاگ دوسرا

بیان سرت کے جگانے اور اسے انتر میں چڑھانیکے سادھنوں کا

۲۶	سرت کے جگانے کی ضرورت۔	۴۸

دفعہ	مضمون	صفحہ
۲۷	سننا۔ دیکھنا اور بولنا انسانی زندگی کے ضروری انگ ہیں	۴۹
۲۸	رچن ہار شکتیاں نامعلوم طور پر کام کر رہی ہیں۔	۵۱
۲۹	ہر شبد کے اندر اسکے پیدا کرنیوالی شکتی کے خواص موجود رہتے ہیں۔	۵۲
۳۰	چیتن شبد کا رُخ انتر مکھ ہے۔	۵۴
۳۱	دھیان کے متعلق غلط فہمیاں۔	۵۵
۳۲	من کے بھاؤں کا اثر چہرہ پر ضرور جھلکتا ہے۔	۵۵
۳۳	چہرہ دیکھنے سے من پر اثر پڑتا ہے۔	۵۶
۳۴	کامل یا پہونچے ہوئے پُرشوں میں درجے۔	۵۷
۳۵	چیتن سروپ کا دھیان۔	۵۷
۳۶	کامل پُرشوں کی چار پرکار کی گتی	۶۰
۳۷	کامل پُرشوں کے اندر غیر معمولی شکتیاں۔	۶۱
۳۸	معجزے یا کرامات۔	۶۱
۳۹	روحانی شکتیوں کے استعمال کے قاعدے۔	۶۲
۴۰	معجزوں میں بھید۔	۶۵
۴۱	پیغمبروں اور اوتاروں کے لئے مصیبتوں کا سامنا۔	۶۶
۴۲	پرچے۔	۶۶
۴۳	کامل پُرشوں اور اوتاروں میں فرق	۶۸
۴۴	اوتار	۶۹

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۵	اوتار کی آمد سے سنسار کو بھاری لابھ پہونچتا ہے۔	۷۰
۴۶	سنسار میں کلا دھاری پرشوں کے دوارا ہی سب سُکھ کا سامان اور گیان پرکٹ ہوتا ہے۔	۷۱
۴۷	پرمارتھ کا سب گیان پیغمبروں اور اوتاروں دوارا پرکٹ ہوا۔	۷۱
۴۸	تحقیقات کے لئے نئے شوق کا جاگنا۔	۷۳
۴۹	پرچلیت متوں کے اوتار و پیغمبر۔	۷۳
۵۰	اوتاروں اور پیغمبروں کے برہمانڈ سے آنیکا ثبوت۔	۷۵
۵۱	جیو اُدھار	۷۷
۵۲	اوتاروں کی آمد سے پہلے تیاری	۷۸
۵۳	سب سنتوں کا اُپدیش سمان ہے۔	۷۹
۵۴	رادھاسوامی دیال کی تشریف آوری۔	۸۰
۵۵	روحانی شغل کے لئے وقت گورو کی ضرورت۔	۸۱
۵۶	ست سنگ۔	۸۵
۵۷	پرشاد۔	۸۷
۵۸	پرشادی۔ چرنامرت۔ آرتی و بندگی۔	۸۸
۵۹	چیتن نام کا اُچارن یا سُمرن۔	۹۲
۶۰	پوتر ناموں کے اندر شکتی کی حقیقت۔	۹۲
۶۱	مکھیہ اُدّیش سب یگیتوں کا ایک ہی ہے۔	۹۷

صفحہ	مضمون	نمبر
۹۷	پوتر چیتن نام اور سادھارن منتروں میں بھید ہے۔	۶۲
۹۸	چیتن شکتی کے خواص۔	۶۳
۹۹	بھنڈار اور دھار کے شبدوں میں بھید۔	۶۴
۱۰۲	رادھا سوامی نام۔	۶۵
۱۰۳	رادھا اور سوامی شبدوں کی ترتیب۔	۶۶
۱۰۴	رادھا شبد۔	۶۷
۱۰۷	رُوپ کی اُتپتّی۔	۶۸
۱۰۷	آد رُوپ۔	۶۹
۱۰۸	سوامی شبد۔	۷۰
۱۰۹	کبیر صاحب کا حوالہ۔	۷۱
۱۱۰	سادھن کی تین یکتیوں کے متعلق خاص باتیں۔	۷۲
۱۱۱	درمیانی عرصہ میں کس سروپ کا دھیان کیا جاتا ہے۔	۷۳
۱۱۲	سادھن کی یکتیاں ہر شخص کو نہیں تبلائی جاتیں۔	۷۴
۱۱۲	سنساری حالتوں۔ من کی رچیوں اور باسناؤں کا سادھن پر اثر	۷۵

بھاگ تیسرا

بیان رچنا کے روپ مان ہونیکا یعنی رچنا کے ظاہر ہونیکی اصلی ترتیب کا اور اسکے انتظام و ادیش کا

۱۱۴	رچنا سے پہلے کیا دشا برتمان تھی۔	۷۶

صفحہ	مضمون	دفعہ
۱۱۶	آدشکتی کا نیون ادھک (دھُردیہ) بھاؤ۔	۷۷
۱۱۶	کل مالک کا انادی نیون ادھک بھاؤ۔	۷۸
۱۱۷	دو دُھروں یا سِروں کا بیان۔	۷۹
۱۱۸	چیتین شکتی کے اُتشیش (مستک) انگ کے تیج کا بیان۔	۸۰
۱۱۹	چیتین شکتی کے نیون (چرن) انگ کے پرکاش کا بیان۔	۸۱
۱۲۰	مانسک گیان بھرماتمک گیان نہیں ہے۔	۸۲
۱۲۱	کل مالک کی آددشا کا بیان۔	۸۳
۱۲۲	سُرت انشوں کی آددشا کا بیان۔	۸۴
۱۲۴	آدچیتین دھارجاری ہونے سے پہلے آدھبنڈار میں ہلور واقع ہوئی۔	۸۵
۱۲۵	شبد دھارا اور سرت دھار۔	۸۶
۱۲۵	نرمل چیتین دیش اور اسکے چھ استھان۔	۸۷
۱۲۶	نرمل چیتین استھانوں کے باسی۔	۸۸
۱۲۸	اگم پرش یعنی آددھار کے پرتھم کیندر کا بیان۔	۸۹
۱۲۹	نرمل چیتین دیش کے دوسرے چار استھان۔	۹۰
۱۳۰	مہاسُنّ کا میدان اور اس کے چھ سوکشم استھان۔	۹۱
۱۳۱	کال پرش اور آدیا کا ظہور۔	۹۲
۱۳۲	برہمانڈ کی رچنا کی سامگری اور اسکے چھ استھانوں کا بیان۔	۹۳
۱۳۷	برہمانڈ کی چیتنیا۔	۹۴

دفعہ	مضمون	صفحہ
۹۵	تن استھان کے باسیوں کا بیان۔	۱۳۸
۹۶	ترکٹی وغیرہ کے باسی اور تن ماترائیں۔	۱۳۸
۹۷	تتوؤں کی تن ماترائیں۔ رُوپوں کی اُتپتی اور گیان اندریوں کے خواص۔	۱۳۹
۹۸	بعض گیس گندھ سے اور بعض پدارتھ رس سے کیوں خالی ہیں۔	۱۴۱
۹۹	شروَن اندری درشن اندری کی نسبت زیادہ سُوکشم ہے۔	۱۴۳
۱۰۰	برہمانڈ میں گیان اندریوں کی تیاری۔	۱۴۵
۱۰۱	برہمانڈ کے نیچے کے میدان اور برہمانڈ و پنڈ کی گردش کا بیان۔	۱۴۶
۱۰۲	گنوں کا پرکرتیوں سے میل اور چوراسی دھاریں۔	۱۴۷
۱۰۳	پنڈ دیش میں چار کھان کی رچنا۔	۱۴۸
۱۰۴	پنڈ کے چھ استھان اور اُن کے دھنی۔	۱۴۹
۱۰۵	پنڈ دیش کے باسی۔	۱۵۱
۱۰۶	نرک لوک اور وہاں کے باسی۔	۱۵۳
۱۰۷	تین بڑے درجوں کے متعلق عام انتظام۔	۱۵۴
۱۰۸	مہاپرلے اور پرلے کا بیان۔	۱۵۶
۱۰۹	منشیہ کے علاوہ اور جیووں کے شریر کی بناوٹ۔	۱۵۶
۱۱۰	برہم پرش اور کل مالک کے اوتار۔	۱۵۸
۱۱۱	منشیہ شریر رچنا کا ایک چھوٹا نمونہ ہے جس میں رہ کر روحانی ترقی بخوبی ہو سکتی ہے	۱۵۹
۱۱۲	پرتھوی پر منشیہ اور دوسری یونیوں کے جیو کہاں سے آتے ہیں۔	۱۶۲

دفعہ	مضمون	صفحہ
۱۱۳	جنم لینے سے پہلے سُرتیں کس اوستھا میں رہتی ہیں۔	۱۶۴
۱۱۴	منشیہ کی مرتیو کا قاعدہ۔	۱۶۶
۱۱۵	نیچے درجہ کے جیووں کی مرتیو کا قاعدہ۔	۱۶۸
۱۱۶	منشیہ شریر دھارن کرنے کے قابل جیووں کی مرتیو۔	۱۶۹
۱۱۷	چیتن شکتی اور بھوتک (مادی) شکتیوں میں بردھ۔	۱۶۹
۱۱۸	آواگون سے کیا مراد ہے۔	۱۷۰
۱۱۹	زندگی کی چار اوستھائیں۔	۱۷۲
۱۲۰	جیووں کی طرح رچنا کی بھی چار اوستھائیں ہیں۔	۱۷۳
۱۲۱	چار یگوں کا بیان	۱۷۴
۱۲۲	کلیگ کا دور مصیبتوں کی بھرمار اور جگت اُدھار کی دیا۔	۱۷۵
۱۲۳	رچنا میں تفریق کیسے ہوئی۔	۱۷۸
۱۲۴	رچنا کی دیا کس غرض سے ہوئی۔	۱۸۲

بھاگ چوتھا

بیان کرم یعنی منشیوں کی کریاؤں کا اور برنن اُس اثر کا جو کریاؤں کے دوارا منشیوں پر پڑتا ہے

دفعہ	مضمون	صفحہ
۱۲۵	رچنا کا ڈنڈ یعنی سزا کا قانون اور اس کے فائدے۔	۱۸۶
۱۲۶	جیو کے اندر نقش کیسے پڑتے ہیں اور کیسے قائم رہتے ہیں۔	۱۸۷
۱۲۷	من آکاش۔	۱۸۹
۱۲۸	نقش کیسے دوبارہ پرگٹ ہوتے ہیں۔	۱۸۹

ضمیمہ فرہنگ

راد ھا سوامی دیال کی دیا
راد ھا سوامی سہائے

امرت بچن

بھاگ پہلا

بیان سچے پرمارتھ کا اور اس کے اُدّیش (غرض) کا اور برنن اُس اوستھا کا کہ جسمیں اس اُدّیش کی پراپتی ہو سکتی ہے

۱ پرمارتھ کی وگیانک ریت سے تحقیقات کی ضرورت

دیکھنے میں آتا ہے کہ اس زمانہ کے پڑھےلکھے سمجھدار لوگوں اور خاصکر وگیانک پُرشوں کی بہت ہی کم توجہ پرمارتھ کی جانب جاتی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جیسے سنسار کے انیک پدارتھوں اور وِدّیاؤں اور کاموں کی طرف توجہ دیکر نئی نئی معلومات کی جا رہی ہیں اور جیووں کے لئے سکھ کے نئے نئے سامان بہم پہنچنے کا انتظام ہو رہا ہے ویسے ہی پرمارتھ کیجانب بھی توجہ دیکر نئے بھید معلوم کئے جاتے اور جیووں کے لئے اونچے درجے کے سکھ کا راستہ کھولا جاتا۔ لیکن جیسا کہ بیان کیا گیا صورت اس کے بالکل برخلاف ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ ہے کہ پرمارتھ کا مضمون (وشے) اُمنگ و جوش کی باتوں گُپت اشاروں و بھیدوں کی اُلجھنوں اور ٹیک وپکش کی اٹکلوں سے بھرپور ہے اور وہ کردیکھی اور بیتھار تھ جانچ

وِپرکھ جو آج کل کے وگیانک نرنے بچار کی جان ہے اس میں ندارد ہے۔ قدرتی طور پر ودیاوان لوگوں کا من پرمارتھ کے سلسلہ میں اسی طرح کی تحقیقات چاہتا ہے جیسی کہ اور دوسرے وشیوں کے سلسلہ میں کی جاتی ہے۔ اور ایسا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ان پرشوں کی توجہ پرمارتھ کی جانب بہت کم جاتی ہے۔ اس کسر کو دور کرنے یعنی پرمارتھ کے مضمون میں نئی روشنی کی تحقیقات کا رس پیدا کرنے کیلئے یہ لازمی ہوتا ہے کہ پرمارتھ کی تحقیقات آج کل کی وگیانک ریت کے مطابق کی جاوے یعنی اول صاف طور پر پرمارتھ کا اُدیش بیان کیا جاوے اور بعد میں ایسے مناسب سادھن تجویز کئے جاویں کہ جن پر عمل کرنے سے اس اُدیش کی پراپتی ہو سکے۔ چنانچہ اس پُستک میں ہم ایسے ہی پرمارتھ کے سدھانتوں اور سادھنوں کا برنن کرینگے کہ جسمیں ہر بات وگیانک ریت کی جانچ و پرکھ کے بعد مانی گئی ہے۔

۲۔ پرمارتھ کے اُدیش کا بیان

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سنسار میں پرانی ماتر جو بھی سنکلپ اُٹھاتے ہیں یا کرم کرتے ہیں اُن سب کی بُنیاد کسی نہ کسی پرکار کے سکھ کی پراپتی یا دُکھ سے نورتی کی چاہ ہوتی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جو سنکلپ ہمارے اندر آپ سے آپ اُٹھتے ہیں اور جو کرم بلا شامل ہونے ہماری مرضی یا ارادہ کے ہم سے بن پڑتے ہیں اُن کی تہ میں بھی اس باسنا کا کچھ نہ کچھ لیش ضرور موجود رہتا ہے۔ چنانچہ جو دشا ہمارے آرام و بہتری کیلئے سہایک ہوتی ہے اسکے لئے ہماری جانب سے برابر شرکت۔ شمولیت یا منظوری کا اظہار ہوتا ہے اور جو دشا خلاف صورت پیدا کرنے والی ہوتی ہے اسکو لئے

رکاوٹ یا ہٹاؤ ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً جو کھانا ہم کھاتے ہیں اُس میں جو کچھ ہمارے لئے مُفید مصالحہ ہوتا ہے وہ بلا شرکت ہماری مرضی کے آپ سے آپ ہضم ہو کر ہمارے شریر کا حصّہ بن جاتا ہے اور کسی طرح کا ناقص مصالحہ اندر جانے پر ہمارے جسم کے تمام اعضا اُس کے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ الفاظ "دُکھ" و "سُکھ" اِس بیان میں اور آیندہ بھی ہم نے اِن کے وسیع معنی میں استعمال کئے ہیں۔ مثلاً سُکھ کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جو کام ہم کریں وہ اِسی وقت یا خاص ہمارے ہی لئے سُکھدائی ہو۔ جیسے اگر کوئی آدمی کیلوں پر لیٹا ہے یا گرمی کے موسم میں کھیت میں ہل چلا رہا ہے تو سوال ہو سکتا ہے کہ اِن کارروائیوں سے اِن لوگوں کو کیا سُکھ مل رہا ہے؟ اِس میں شک نہیں کہ بظاہر کیلوں پر لیٹنا یا گرمی کے موسم میں کھیت میں کام کرنا اُس وقت کسی طرح سُکھدائی نہیں ہے۔ لیکن اِن دونوں کارروائیوں کی تہ میں ضرور باسنا سُکھ کے بھوگنے کی موجود ہے۔ چنانچہ کیلوں پر لیٹا ہوا آدمی دل میں یہ سمجھتا ہے کہ اُس کو کشٹ کی حالت میں دیکھکر لوگ روپیہ پیسہ دان دینگے جس سے وہ اپنی مرضی کے مُطابق سُکھ بھوگ سکیگا۔ اور دوسرا شخص جو کھیت میں کام کرتا ہے جانتا ہے کہ چار چھ مہینہ بعد فصل طیار ہونے پر اس کو بھرپور موقع کھیت کی آمدنی سے سُکھ بھوگنے کا ملیگا۔ مطلب یہ ہے کہ "سُکھ کی پراپتی" و "دُکھ کی نورتی" کی باسنا سے ہماری مُراد فوراً اِسی سمے کے اور خود اپنے ہی بھوگ میں آنے والے سُکھوں دُکھوں سے نہیں ہے بلکہ آگے پیچھے آنے والے اور اپنے و دُوسرے جیووں کے سمبندھی دُکھ سُکھ بھی اِنمیں شامل ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس پرکار کی باسنا کی پُوری شانتی تبھی ہو سکتی ہے جب جیو کو ایسی گتی حاصل ہو جاوے کہ جس میں کسی بھی طرح کے دُکھ و نشیب کا لیش موجود نہ ہو اور پرم آنند

بھرپور پراپت ہو۔ معلوم ہووے کہ پرمارتھ کا اُدّیش یعنی مطلب مُنشیوں کے اِسیّ پرم ارتھ" کی پراپتی یا سِدّھی ہے۔ چیتن شکتی یعنی جیو آتما کے نیم کیا ہیں؟ سچا مالک یعنی ست کرتار کس کو کہتے ہیں؟ رچنا کیسے اور کس نمت روپ وان ہوئی؟ جیو کے لئے اس سنسار میں رہتے ہوئے مناسب کرتویہ کیا ہونے چاہئیں؟ یہ بھی ایسے وشے ہیں جنکی نسبت سچے پرمارتھ کی جانچ کے سلسلہ میں غور کرنا لازمی ہے۔

۳۔ سُکھ اور دُکھ کا بیان

جب یہ طے ہو گیا کہ پرمارتھ کا اصلی اُدّیش پرم آنند کی پراپتی اور ہر قسم کے دُکھ سے قطعی نورتی حاصل کرنا ہے تو یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ سُکھ اور دُکھ کی استھاؤں کی مُفصّل جانچ کی جاوے کیونکہ بغیر اس کے دُکھ اور سُکھ کی اصلیت یعنی اصل حقیقت ہماری سمجھ میں نہیں آسکتی اور نہ ہی وہ سادھن تجویز ہو سکتے ہیں جن پر عمل کرنے سے ہمارے لئے پرمارتھ کے اُدّیش کی پراپتی ممکن ہے۔

۴۔ جیو چیتن یا گیان اندری کی دھار

ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ جیو کو دُکھ سُکھ کا گیان خاص جاگرت اوستھا ہی میں ہوتا ہے اور سپن سُشپتی یا سکتہ (سمادھی) کی اوستھا میں پرویش ہونے پر یا کلوروفارم سونگھنے سے بیہوشی آنے پر ان کا کوئی انبھو نہیں ہوتا اس سے ظاہر ہے کہ دُکھ سُکھ کے گیان کی پراپتی میں زیادہ تر کھیل اُس کلا کا رہتا ہے جو جاگرت اوستھا کے سپن سُشپتی وغیرہ اوستھاؤں میں بدلنے پر ہمارے اندر کھنچ جاتی ہے یا نشٹ کر یہ

ہو جاتی ہے۔ وِدّیاوانوں نے اس کلا کا نام "گیان اِندری کی دھار" یا "جیو جیتن دھار" رکھا ہے۔ یہ معلوم ہونے پر کہ دُکھ سُکھ کا انبھو اس دھار کی موجودگی و سہائتا سے ہی ہوا کرتا ہے۔ دُکھ سُکھ کی اوستھاؤں کا رہسیہ سمجھنے کیلئے یہ لازمی ٹھہرتا ہے کہ اوّل اس دھار کی حقیقت اور اس کے اظہار کی صُورت پُورے طور پر سمجھی جاوے جیسے دیکھو آگ ہمیشہ ہَوا کی موجُودگی میں جَلا کرتی ہے اور جوں ہی ہَوا ہٹالی جاتی ہے یا بند کردی جاتی ہے یہ فوراً بجھنے لگتی ہے اسلئے جو شخص آگ کے جلنے کا بھید جاننا چاہتا ہے اُسکے واسطے اوّل ہَوا کی حقیقت و بناوٹ کا سمجھنا لازمی ہے۔ جب معلوم ہو جاوے کہ ہَوا کیسے وکِن گیسوں سے ملکر بنتی ہے تبھی سمجھ میں آسکتا ہے کہ آگ کیسے جَلا کرتی ہے۔

جیو جیتن دھار کی حقیقت کے سمجھانے اور عام لوگوں کو جو اس کے بارہ میں اُلجھنیں ہیں اُن کو سُلجھانے کی غرض سے ہم ایک معمولی واقعہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں ذرا غور کر کے دیکھنا چاہیے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ خیال کرو کہ کوئی شخص گِنت کے کسی گہرے سوال کے حل کرنے میں لگا ہے۔ کئی گھنٹے بیت جاتے ہیں اور گھڑی بجتی ہے لیکن اس شخص کو گھنٹوں کے بیتنے اور گھڑی کے بجنے کی کوئی سُدھ نہیں ہوتی۔ اِس سُدھ نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ ہے کہ اس کی توجہ یا چِت ورِتی سوال کے حل کرنے میں مصروف ہونے کے کارن اور سب طرفوں سے ہٹی ہوئی ہے اور اِس ہٹاؤ کے کارن اُس کو دوسری باتوں کی سُدھ نہیں ہوتی۔ اگر اس شخص کی توجہ سوال کی جانب یکسو نہ ہوتی تو اُس کو اپنے آس پاس ہونے والی بہت سی باتوں کی سُدھ اوشیہ ہی رہتی۔ مطلب یہ ہے کہ جب ہماری توجہ کسی اکطرف لگ جاتی ہے تو اُس طرف کے سوا اور دوسری طرف کا ہم کو مطلق گیان نہیں ہوتا

اور جب توجہ یکسو نہیں ہوتی ہے تو اُس وقت ہم کو اپنے آس پاس ہونے والی بہت سی باتوں کا گیان رہتا ہے۔ ہمارے اِس اُتر کی تہ میں جو بھاری سِدّھانت اور نیم موجود ہیں اور کام کر رہے ہیں وہ ابھی تک ٹھیک ٹھیک طور پر نشچت نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہی ابھی ان کو دوسری اوستھاؤں پر گھٹا کر جانچا گیا ہے اور نہ ہی وِدّیاوانوں نے اُن کی بنیاد پر کوئی عام قاعدے قائم کئے ہیں۔ البتہ اسقدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اندری گیان کی پراپتی کی کریا ہمیشہ توجہ روُپ ہی میں ہوتی ہے۔ یعنی جو کچھ بھی اندری گیان ہم کو پراپت ہوتا ہے وہ سب توجہ ہی کے دوارہ ہوتا ہے اور توجہ کی کمی و بیشی کے اُنوسار اندری گیان میں بھی کمی و بیشی ہوا کرتی ہے۔ اور توجہ کے پورے طور پر ہٹ جانے کی صورت میں اس کا بھی سمپُورن انگ میں ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ اور جو کہ توجہ کی کمی و بیشی کے درجے بیشمار ہیں اِسلئے ہمارے اندریہ گیان کے بھی درجے انیک ہیں یہ نیم جو اُوپر بیان ہوا کسی خاص قسم کے اِندریہ گیان کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ سبھی پرکار کے اندریہ گیان کے اُوپر لگتا ہے یعنی پانچوں گیان اندری دوارا پراپت ہونے والا ہر قسم کا گیان توجہ ہی کی معرفت حاصل ہوتا ہے۔ موٹے طور پر اِندریہ گیان کی دو قسمیں ہیں یعنی ایک تو سُکھ سمبندھی اور دوسرے دُکھ سمبندھی۔ یہ بیان ہونے پر کہ سب کا سب اِندریہ گیان کیسے پراپت ہوتا ہے اور توجہ کی کمی و بیشی سے اندریہ گیان میں کیسے کمی و بیشی ہوا کرتی ہے اور اندریہ گیان کی موٹے طور پر کتنی قسمیں ہیں۔ دُکھ اور سُکھ کی اصل حقیقت یعنی ان کے خاص خاص لکشن ٹھیک طور پر آسانی سے سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ چنانچہ پہلے دُکھ کی حقیقت کا بیان شروع کرتے ہیں۔

۵۔ دُکھ کا بیان

دُکھ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ شاریرک اور مانسِک۔ شاریرک دُکھ کی حقیقت کی جانچ کرنیکے لئے ہم شاریرک دُکھ کے ایک تجربے کو لیتے ہیں۔ فرض کرو کہ کسی آدمی کے جاگرت اوستھا میں چھُری کا زخم آجاتا ہے یا کسی اور طرح سے جسم میں چوٹ لگ جاتی ہے۔ زخم یا چوٹ کے لگنے پر جسم کا وہ حصّہ یا تو کٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے یا کُچل جاتا ہے اور اُس کے اندر کی رگیں بھی جن پر سے ہو کر گیان اندریہ کی دھاریں جسم میں آتی جاتی ہیں کٹ جاتی ہیں یا زخمی ہو جاتی ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ رگوں کے کٹ جانے یا چوٹ کھانے سے جسم کے اندر پھیلی ہوئی گیان اندری کی دھار کے کچھ حصّہ کا جسم کے کٹے یا کُچلے ہوئے انگ سے جبراً یعنی زبردستی اخراج ہو جاتا ہے اور جب زخمی انگ کے پاس یا نزدیک والی گیان اندری کی دھاریں اِس جبراً اخراج یا ہٹاؤ کی وشا کو گیاتا تک پہونچاتی ہیں تو اُس کو شاریرک دُکھ کا انبھو ہوتا ہے اگر ہپنوٹزم کے عمل دوارا یا کلوروفارم سُنگھا کر گیان اندری کی دھار کی کریا بند کر دی جاوے تو شریرکی سُدھ بسر جانے سے یعنی شریر کے گھاٹ سے توجّہ کے سمپورن انگ میں ہٹ جانے پر جیو کو کوئی اطلاع زخم لگنے کی نہ پہونچ سکیگی اور نہ اسکو دُکھ کا کوئی گیان حاصل ہو گا۔

مانسِک دُکھ کا گیان بھی جیو کو اِسی طور پر گیان اندری کی دھاروں کی معرفت ہوتا ہے۔ البتہ اِس صورت میں رگوں کے بجائے من کے بندھنوں کو جھٹکا لگتا ہے۔ لیکن ان بندھنوں کو جھٹکا لگنے پر مانسِک دُکھ کا انبھو شاریرک دُکھ کے گیان کی طرح گیان اندری کی دھاروں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔

جاگرت اوستھا کی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ گیان اندری کی دھار توجہ روپ میں پرکٹ ہوکر گیان حاصل کرتی ہے۔ لیکن معلوم ہووے کہ سُپن اوستھا میں بھی جو جلد جلد بدلتے ہوئے نظارے دکھائی دیتے ہیں اور ایک ہی سکینڈ میں بیسوں باتیں و چیزیں تجربہ میں آجاتی ہیں یہ سب توجہ ہی کا کھیل ہے۔ کیونکہ اس وقت میں توجہ کا رُخ دماغ کے اندر پڑے ہوئے مختلف نقشوں کی جانب ہونے ہی کے کارن سُپن کی چیزیں اور باتیں تجربہ میں آتی ہیں اور کبھی کبھی باہری شور یا آواز وغیرہ کی وجہ سے توجہ کا رُخ اچانک پلٹ جانے سے نئی طرح کے اور بعض اوقات نہایت عجیب وغریب یا ڈراونے سُپن دکھلائی دینے لگتے ہیں۔

غرضکہ اگر جاگرت اور سُپن کی سب حالتوں کی مناسب جانچ کی جاویگی تو بلا شُبہ ثابت ہوجائیگا کہ توجہ کی مدد کے بغیر من کے اندر کسی قسم کا گیان پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ ضرور ہے کہ شاریرک دُکھ کے بیاپنے میں گیان اندریہ کی دھاروں کی باہک (لیجانے والی) رگیں ہوتی ہیں اور مانسِک دُکھ کے بیاپنے میں جو من کے بندھنوں کو جھٹکا لگنے سے ہوا کرتا ہے اُن دھاروں کے باہک ہمارے خیالات ہوتے ہیں۔ [اندریوں کے دوارا سنسار کے پدارتھوں کا جو کچھ گیان ہم کو پراپت ہوتا ہے وہ سب سنسکار یا نقش کی شکل میں ہمارے دماغ کے اندر داخل ہوتا ہے اور ان سنسکاروں یا نقشوں کے سمبندھ میں جو رُوپ (کلپنا سرُوپی) انتر میں ہماری چِت برتی یا توجہ دھارن کرتی ہے اُن ہی کو خیال کہتے ہیں] یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ شاریرک دُکھ کے بیاپنے میں تار کے ذریعہ خبر پہنچنے کی سی کریا ہوتی ہے۔ اور مانسِک دُکھ کے بیاپنے میں بے تار کے تار پہنچنے کی سی کریا ہوتی ہے جب ہمارے من کو کسی قسم کا صدمہ پہونچتا ہے یا چوٹ لگتی ہے تو اُسوقت اوشیہ ہی یہ انبھو ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی بات جس میں ہمارا بہت بندھن تھا پوری ہونے نہیں پائی ہے یا

کوئی ایسی بستو کہ جس کے ساتھ ہمارا کسی نہ کسی پرکار سے تعلق تھا ہم سے جُدا ہوگئی ہے یا اس بستو کی کسی پرکار سے ہان ہوگئی ہے۔ بہر حال ان سب اوستھاؤں میں یا تو ہمارے من کے بندھن کے زبردستی کٹنے کی صورت پیدا ہوتی ہے یا اسکو چوٹ لگنے کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور جب توجہ کی دھارا ان میں سے کسی ایک وجہ سے اپنی معمولی گذرگاہ سے زبردستی ہٹائے جانے پر اس زبردستی ہٹاؤ کی کیفیت کو مانسک گھاٹ پر دُہراتی ہے تو ہم کو مانسک دکھ کا انبھو ہوتا ہے۔

شاریرک اور مانسک دُکھ کے سمبندھ میں یہ ماننے پر کہ دونوں کے اندر یکھیہ بات توجہ کا زبردستی ہٹاؤ ہے دُکھ کی پری بھاشا (تعریف) یہ قائم ہوتی ہے۔

شریر یا من کے گھاٹ سے اپنی گیان اندری کی دھاروں کے جبراً اخراج یا زبردستی ہٹاؤ کا جو انبھو جیو کو ہوتا ہے وہی دُکھ ہے۔

۶۔ سُکھ کا بیان

چونکہ بظاہر سکھ کی اوستھا دُکھ کی اوستھا کی خلاف یعنی الٹی صورت معلوم ہوتی ہے اسلئے یہ خیال کرنا غلط نہ ہوگا کہ اگر دُکھ کے بیاپنے میں گیان اندریہ کی دھار کا زبردستی ہٹاؤ ہوتا ہو تو سکھ کے بیاپنے میں ہٹاؤ کے بجائے اس کی ایکترتا ہونی چاہیے۔ چنانچہ سکھ کی اوستھا کے دو ایک تجربوں کی پریکشا کر کے دیکھتے ہیں کہ یہ خیال کہانتک درست ہے۔

فرض کرو کہیں پر نہایت سُریلا گانا بجانا ہو رہا ہے اور سب کے سب سننے والوں کی توجہ اس میں لولین ہو رہی ہے۔ یہانتک کہ مستی اور مدہوشی کا عالم ہو رہا ہے۔ اگر ایسے موقع پر اُن میں سے ایک شخص کے پاس کسی متر یا نزدیکی رشتہ دار کے اچانک سخت بیمار پڑنے

کی خبر پہونچے یا ایسی کوئی اردوار دات ہو جاوے کہ جس سے اس کی توجہ کا رُخ یکدم پلٹ جاوے تو اُس شخص کے دِل سے گانے بجانے کا سارا مزا ایکدم غائب ہو جاویگا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اگر وہ شخص خبر پاکر فوراً اس کے متعلق مناسب کارروائی نہ کرنے پاویگا تو اس کے لئے وہ گانا بجانا جو تھوڑی دیر پہلے پرم سُکھ دایک تھا گھور دُکھ دایک ہو جاویگا اس قسم کے اور بھی بہت سے درشٹانت دئے جاسکتے ہیں جن سے صاف معلوم ہوگا کہ سُکھ اوستھا میں ہمیشہ توجہ کی دھار کے ایکتر ہونے ہی کے کارن سُکھ کا انبھو ہوا کرتا ہے چنانچہ ایک اور مثال لیجئے۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ بچّوں کا من سیدھا سادہ و ناتجربہ کار ہونے کی وجہ سے سیانوں کی طرح سنسار کے پدارتھوں میں زیادہ اٹک نہیں مانتا ہے اور نہ ہی اسکو دنیوی بُرائی بھلائی کی زیادہ تمیز ہوتی ہے اِس لئے معمولی سے معمولی چیزوں میں بھی بچّوں کی توجہ لگ جاتی ہے اور لکڑی و پتھر کے بیکار ٹکڑے پاکر وہ مست و مگن ہو جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بچّوں کی بھولی بھالی مگنتا اور خوشی کا کارن صرف توجّہ کی یکسوئی یعنی ایکترتا ہی ہے۔ علاوہ اس کے خیال کرو کہ بہت سے دل بہلاؤ کے ایسے کھیل ہیں۔ جیسے چوپڑ۔ تاش۔ گنجفہ وغیرہ کہ جن میں از خود کوئی لبھانے والی بات نہیں ہے۔ لیکن ان کے کھیلنے میں جو توجہ کی یکسوئی کے تجربے ہوتے ہیں اُنکی وجہ سے لوگوں کو اِن کھیلوں میں بڑا رس آتا ہے۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ سُکھ صرف توجہ کی یکسوئی کا نتیجہ ہے۔ توجہ کے یکسو ہونے پر معمولی سُکھ و ہرکھ کی پراپتی کے علاوہ بعض اوقات منشیہ کی بدھی میں سہج گیان (Intuition) کے پرکاش کی مدد سے چمتکار بھی ہوا کرتا ہے اور اُس اوستھا میں بہت سی گپت باتیں بُدھی کے اندر پرکاشت ہو جاتی ہیں۔ سُکھ کی اوستھاؤں کے اِن سب تجربوں سے جو اوپر بیان

ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ توجہ کی یکسوئی یعنی ایکتر تا ہی کے کارن شاریرک اور مانسک سُکھ کا انبھو ہوتا ہے۔ لیکن اس سے اور نیز دفعہ ۵ میں جو دُکھ کی اوستھا کا ذکر نے ہوا اس سے اُس بھنڈار یا کیندر کے جوہر و گنوں کی نسبت کچھ پتہ نہیں چلتا کہ جس کے اندر سے گیان اندری کی سب دھاریں نکلتی ہیں۔ آگے چلکر ہم اِس مضمون پر مفصل بحث کرینگے۔ یہاں پر صرف اسقدر بیان کر دینے سے کام چل جاویگا کہ چیتن شکتی یعنی جیو آتما کا جوہر ست۔ چت اور آنند رُوپ ہے اور گیان اندریہ کی دھاریں اس شکتی کی کرنیں ہیں اور چیتن شکتی کی دھار ہی کا استھول پر کرتی یعنی مادہ اور من کے ساتھ سنجوگ ہونے سے سنسار کے اندر دُکھ سکھ کا ظہور ہوتا ہے۔

جیسے پچھلی دفعہ میں ہم نے دُکھ کی پری بھاشا مختصر لفظوں میں قائم کی تھی ویسے ہی اب سُکھ کی بھی پری بھاشا لکھتے ہیں۔

"شریر یا من کے گھاٹ پر اپنی گیان اندری کی دھاروں کے سمٹاؤ یعنی ایکترتا کا جو انبھو جیو کو ہوتا ہے وہی سنسار کا سکھ ہے"۔

۷۔ پرم آنند

دُکھ اور سُکھ کی اوستھاؤں پر جن کا بیان دفعات ۵ و ۶ میں ہوا غور کرنے سے صاف ہو جاتا ہے کہ جبتک جیو کا شریر اور من سے تعلق رہیگا اس کو سنسار کے دُکھ اور سُکھ کا اثر ضرور بھوگنا پڑیگا۔ اور اسلئے پرم آنند کی پراپتی۔ اور دکھ و کلیش سے سمپورن روپ میں نِورتی صرف ایسی اوستھا میں پرویش ہونے پر ممکن ہو گی کہ جس میں شریر و من کا لیش نہ رہتے ہوئے چیتن شکتی کے نرمل جوہر کا پرکاش ہو۔

کیا پرم آنند کی اوستھا ممکن بھی ہے؟ اور اگر ممکن ہے تو سچ مچ موجود بھی ہے؟ اور اگر موجود ہے تو کس پرکار سے یعنی کس سادھن و اُپائے کی مدد سے اُس کی پراپتی ہو سکتی ہے؟ ان پرشنوں کا ٹھیک ٹھیک اُتر حاصل کرنیکے لئے لازمی ہے کہ چیتن شکتی کی حقیقت کی جانچ کی جاوے اور اس کے نیم نشچت کئے جاویں۔

۸۔ دیہہ اور من کی سادھارن کریاؤں سے چیتن شکتی کا حال معلوم نہیں ہو سکتا

دیکھنے میں آتا ہے کہ اگر سُرت یا روح یعنی جیون شکتی کو جو تمام پرانیوں اور بنسپتیوں کی جان ہے شریر کے کسی حصّہ میں بار بار باقاعدہ رواں کیا جاوے تو وہ حصّہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ مثلاً چھوٹے بچے دودھ پلا کر جب چارپائی پر لٹا دئے جاتے ہیں تو وہ عرصہ تک روزانہ اپنے ہاتھ پیر مارا کرتے ہیں۔ ہاتھ پیر مارنے میں وہ اپنی سُرت کی دھار ہاتھ پیروں میں بار بار رواں کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں میں اچھی طرح جان آجاتی ہے اور یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ اگر برخلاف اس کے جسم یا رگوں کے کسی حصّہ میں سُرت کی دھار کا گذر کم ہو جاوے یا بالکل بند ہو جاوے تو جسم یا رگوں کا وہ حصّہ سوکھ جاتا ہے یا بیکار ہو جاتا ہے۔ اپنے جسم کو اس طریقہ سے جان دینا سُرت یعنی چیتن شکتی کے لئے کوئی اسبھاوک کریا یا بیگار نہیں ہے جسے کسی اور نے اس کے ذمہ ڈال دیا ہو بلکہ برخلاف اِس کے سُرت کا یہ سُبھاوک دھرم ہی ہے اور جب سے یہ رچنا میں آئی ہے تب سے بار بار مختلف

شکلوں میں اس دھرم کا پالن کر رہی ہے۔ منشیہ کا شریر اور اس کے متعلق دسوں اندریاں
اور من کے چاروں خواص یعنی من۔ چت بدھ اور اہنکار کوئی بھی بغیر مناسب ورزش
یعنی کسرت کے نہ تو ٹھیک طور پر جگ سکتے ہیں یعنی چیتن ہو سکتے ہیں اور نہ ہی چست
و چالاک رہ سکتے ہیں۔ ورزش یعنی کسرت سے ہماری مراد اس قسم کی کارروائیوں
سے نہیں ہے جو اکھاڑوں یا سکولوں میں بچوں سے کرائی جاتی ہیں بلکہ پرکرتی یعنی قدرت
کے سامان دیکھنے پر جو لہریں ہمارے من کے اندر اٹھتی ہیں اور دوڑ دھوپ ہم سے
بن پڑتی ہے وہ اور ہمارے من کی باسنائیں اور ہماری دیہہ کی ضروریات یہ سب
سُرت کے لئے قدرتی کسرتیں ہیں جن کی مدد سے ہمارا شریر من اور بدھی وغیرہ چیتن
ہو جاتے ہیں۔ ان کسرتوں کا پرنیام صرف یہ ہوتا ہے کہ ہماری سُرت ہمارے شریر
اور من کے جڑ مصالحہ میں پیوست ہو جاتی ہے۔ لیکن من اور اندریوں وغیرہ کے
اس طور پر چیتن ہونے سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ سنگ سنگ ہماری سُرت کے
جوہر کے اندر بھی چیتنتا جاگ رہی ہے۔ ہمارے شریر کا چیتن ہونا اور اندریوں و من
بدھی وغیرہ کا جگ جانا ایک بات ہے اور سرت کے جوہر کا چیتن ہونا دوسری بات
ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ سادھارن طور پر جو گیان منشیہ لیتا ہے اور جو کرم وہ کرتا
ہے اُن سے یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ ہمارے اندر کی چیتن شکتی یعنی سرت کی
اصلیت کیا ہے اور شریر میں اُس کا نواس استھان کہاں پر ہے
اور شریر اور من کے گھاٹوں پر کس پرکار سے اس کا پرکاش ہوتا ہے۔ اِن
باتوں کو جاننے کے لئے ہم کو ذرا گہرا غوطہ لگانا ہوگا۔

۹۔ من اور سُرت دو الگ بستوئیں ہیں

معلوم ہووے کہ شریر کے اندر بچار یا چنتون کرنے کے اوزار کو من کہتے ہیں۔ یہ من اپنی کریا کرنے کے لئے سُرت کی دھار کا ویسا ہی آدھین ہے جیسے کہ اندریاں کیونکہ سُرت کی دھاروں کے سمٹ جانے پر جیسا کہ سشپتی یا مُورچھا اوستھا میں ہوتا ہے من بھی اندریوں کے مانند بیکار ہو جاتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ من اور سُرت دو علیحدہ علیحدہ بستوئیں ہیں اور سُرت پران شکتی یا جان کے جوہر کا ایک کیندر ہے کہ جہاں سے دھاریں نکلکر شریر اور من کو جان دیتی ہیں۔

۱۰۔ پریت یونی

پریت وِدیا کے متعلق تحقیقات کرنے والوں نے بہت سے ایسے غیر معمولی تجربات لکھے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہہ چھوڑنے پر سُرت یعنی جیو آتما کا ابھاؤ یا ناش نہیں ہو جاتا بلکہ سُرت دوسری اوستھاؤں میں جنکا ذکر آگے آویگا پرویش کر جاتی ہے۔ اگر واقعی یہ اوستھائیں کوئی وجود رکھتی ہیں تو چیتن شکتی کے جوہر اور نیموں کی جانچ و دریافت کے سلسلے میں یہ نہایت کار آمد ثابت ہونگی۔ اسلئے ہم صلاح دینگے کہ پریت ودیا کے جانکاروں نے جو غیر معمولی واقعات قلمبند کئے ہیں ان کی اس طور پر آزمائش کیجاوے کہ یا تو ہمیشہ کے لئے پریت یونی کو سچ ہی مان لیا جاوے یا ہمیشہ کے لئے اُس کا نشیدھ ہی کر دیا جاوے۔ اس یونی کی نسبت جو کچھ کہا جاتا ہے۔ اگر وہ سچ ثابت ہو جاوے تو اس سے بہت کچھ روشنی چیتن شکتی کے جوہر اور نیموں پر پڑیگی۔ اور نیز

بھاری سہائتا اس کے بھید سمجھنے میں ملیگی۔ اگر اسوقت مان لیا جاوے کہ بڑھکے قابل تجربہ کاروں نے پریت ودّیا کی نسبت جو کچھ تحقیقات کی ہے وہ سچ ہے تو اس سے چند مفید مطلب نتیجے برآمد ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ استھول شریر چھوڑنے پر سُرت سب سے اوّل ایک سوکشم شریر دھارن کرتی ہے جس کو نورانی جسم کہتے ہیں اور یہ کہ اُس سُوکشم شریر میں رہتے ہوئے جیو کے اندر استھول دیہہ والے راگ وودیش کم وبیش بدستور بنے رہتے ہیں بلکہ سوکشم شریر کا روپ اور رنگ بھی استھول شریر کے روپ رنگ سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ ان نتیجوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ استھول شریر سے چھٹکارا پانے پر جیو کی اُس مانسک پربنج سے رہائی نہیں ہو جاتی جس کی وجہ سے اس کو دکھ وکلیش بھوگنا پڑتا ہے یعنی استھول شریر کے چھوٹنے پر وہ سب کارن بدستور بنے رہتے جنکی وجہ سے من کے بندھن پیدا ہوا کرتے ہیں اور بعد میں استھول دیہہ دیراویر دھارن کرنی پڑتی ہے۔ آگے چلکر ہم تشریح کے ساتھ بیان کرینگے کہ ان بندھنوں یعنی راگ دویش لوبھ موہ وغیرہ اور سنساری باسناؤں ہی کی وجہ سے سُرت کو اس استھول منڈل میں اُترکر استھول دیہہ دھارن کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے جب تک اِن کارنوں کا بالکل صفایا نہ کیا جاویگا اور ان کے بجائے اونچے طبقہ کے چیتن یعنی روحانی کیندروں یا بھنڈاروں سے سمبندھ قائم نہ ہوگا جیو کے سنگ من اور استھول مصالحہ کا جھگڑا برابر لگا رہیگا اور اس کی وجہ سے سنسارک دُکھ سُکھ کا بھوگ ابھوگ برابر کرنا پڑیگا۔ اس دفعہ میں جو بیان ہوا اس سے دو بڑے نتیجے برآمد ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ استھول دیہہ چھوٹ جانے پر بھی پریت یونی میں جیو کو بدستور استھول دیہہ دھاریوں کی طرح دُکھ سُکھ بھوگنے پڑتے ہیں اور دوسرا یہ کہ جسم کی موت ہو جانے پر جیو کا ناش نہیں ہو جاتا۔

۱۱۔ چیتن شکتی اور پرکرتی کی استھول شکتیوں میں بھید

معلوم ہووے کہ چیتن شکتی پرکرتی کی استھول شکتیوں کی مِلونی کا پرینام نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا خیال کرے کہ سُرت جڑ شکتیوں کی مِلونی کا پرینام ہے تو اس کی بھول پرکرتی کی شکتیوں کی موجودہ حالت پر نظر ڈالنے سے ثابت ہو سکتی ہے۔ دیکھئے سنسار میں جتنی بھی استھول شکتیاں مختلف پرسدھ روپوں میں اپنا اظہار کر رہی ہیں ان میں ایک بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کا اس منڈل میں کوئی گپت خزانہ یعنی بھنڈار موجود نہ ہو۔ اگر یہ درست ہے تو اس حساب سے چیتن شکتی کا بھی کہیں پر بھنڈار موجود ہونا چاہئے۔ استھول شکتیوں کے گپت خزانے موجود ہونے کے ثبوت میں ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ فرض کرو کہ کوئی موم بتّی دیا سلائی لگا کر روشن کی جاتی ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ بتّی کے روشن ہونے کا کارن کیا ہے؟ اگر درشٹی صرف جلنے کی کریا پر جس سے شعلہ پیدا ہو رہا ہے۔ رکھی جاویگی تب تو جواب یہی ہوگا کہ جلنے کی وجہ سے بتّی روشن ہو رہی ہے یعنی جلنے کی کریا ہی بتّی کے روشن ہونے کا کارن ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ جلنے والے مصالحہ کے پرمانوؤں کے اندر موجود شسشٹ تاپ یعنی سُبھاوک گپت اگنی موجود ہے وہ اپنے آپ کو بڑے بیگ کے ساتھ پرکاشت کرتی ہے اور اِس سے بتّی روشن ہو رہی ہے۔ یہی سُبھاوک گپت اگنی یا حرارت طبعی پرگٹ ہونے والی اگنی کا گپت خزانہ یعنی بھنڈار ہے جس کے بغیر اگنی کا پرکاش قطعی ناممکن ہے۔ معلوم ہووے کہ پرکرتی کی دوسری شکتیوں کے لئے بھی ٹھیک ایسا ہی انتظام ہے۔ اور اگر چیتن شکتی پر یہ اصول لگا دیا جاوے تو نتیجہ نکلتا ہے کہ چیتن شکتی

کا بھی اس رچنا میں کہیں پر گپت بھنڈار و مخزن موجود ہونا چاہئے۔ درشٹانت کی مدد سے ہر چند یہاں پر چیتن شکتی کے گپت بھنڈار کی موجودگی ثابت کر دیگئی لیکن یہ ثبوت ہمارا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ درشٹانت دوارا قائم کئے ہوئے انومان ہمیشہ پرمانک نہیں ہوتے اور چونکہ ہم کو وگیانک ریت سے تحقیقات کرنی منظور ہے اسلئے ثبوت میں ہم کو اصلی واقعات یعنی تجربہ کی باتیں پیش کرنی مناسب ہیں۔

دفعہ ۱۰ میں ہم نے ضرورت اس بات کی دکھلائی تھی کہ پریت ودّیا کے جاننے والوں نے جو بہت سی عجیب و غریب باتیں بیان کی ہیں اُن کی وگیانک لوگ مناسب جانچ کر کے یا تو ہمیشہ کے لئے ان کو مان لیں یا ردّ کر دیں۔ چنانچہ پریت ودّیا کے ماہر کہتے ہیں کہ پریت یونی کے ہونے میں قطعی شُبہ نہیں ہے۔ اگر سائینس اس امر کو تسلیم کرلے تو یہ ثابت کرنے کے واسطے کہ چیتن شکتی اپنے قیام کے لئے استھول دیہہ کی محتاج نہیں ہے یعنی بغیر استھول دیہہ کے بھی اُس کا وجود بنا رہتا ہے۔ ایک بڑی پکّی اور لاجواب دلیل ہمارے ہاتھ لگ جاتی ہے۔ علاوہ اس کے اگر یہ بھی مان لیا جاوے کہ بھُوت پریت ایسے مقامات میں آسانی سے گھُس جاتے ہیں جہاں سادھارن تین ناپوں کے قاعدہ کے اندر برتنے والا یعنی استھول دیہہ دھاری نہیں پہونچ سکتا تو نتیجہ نکلیگا کہ پریت یونی کے جیو آکاش (ایتھر) کے سے اوصاف میں برتنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور نیز اسطرح کے بہت سے واقعات بیان کئے جاتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جیو استھول دیہہ کو بیاپنے والی گرمی سردی ذرا بھی محسوس نہیں کرتے۔ اگر یہ بھی درست نکل آوے تو پریت یونی میں جیو کی دیہہ آکاشک ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کیونکہ سائنس مانتا ہے کہ آکاش (ایتھر) پر گرمی کی کرنوں کا زیادہ اثر نہیں ہوتا۔ آکاشک دیہوں کی ہستی یعنی ستّا ماننے سے موجودہ گیٹ انوباد

(Germ Theory) میں جس کا دعویٰ ہے کہ خاص درجہ کی حرارت یعنی گرمی کے بعد کوئی کیٹ انو (germ) قائم نہیں رہ سکتا۔ کچھ تبدیلی کرنی ہوگی۔ کیونکہ جب آکاش (ایتھر) پر گرمی کا زیادہ اثر نہیں ہوتا تو کسی بھی درجہ کی گرمی موجود رہتے ہوئے آکاشک دیہہ دھاری نہایت سہولیت سے زندہ رہ سکتے ہیں۔ اسلئے یہ کہنا کہ خاص درجہ کی گرمی سے آگے بڑھنے پر زندگی کا بیج یعنی کیٹ انو قائم رہ ہی نہیں سکتا۔ غلط ہو جاتا ہے اس صورت میں کیٹ انو باد (Germ Theory) کا صرف اسقدر دعویٰ ٹھیک رہ جاتا ہے کہ خاص درجہ کی گرمی سے آگے بڑھنے پر استھول دیہہ والے کیٹ انو زندہ نہیں رہ سکتے لیکن آکاشک اور دوسری سوکشم دیہہ والے کیٹ انوؤں سے اس واد (Theory) کا کوئی تعلق نہیں رہتا اور پر کے بیان سے اتنا اور نتیجہ نکالنا بیجا نہ ہوگا کہ اس پرتھوی پر جو انیک استھول شریر کی یونیاں دیکھنے میں آتی ہیں وہ ہماری گیان اندریوں کی گم سے پرے کے ایسے سوکشم منڈلوں سے اتر کر آئی ہیں جن میں اس پرتھوی کے مانند زندگی کا اظہار اور یونیوں کی بھرمار ہے۔ اگر یہ بھی نتیجہ درست مان لیا جاوے تو اس حالت میں تو موجودہ کیٹ انو باد (Germ Theory) کے ایک دم پاؤں اکھڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ پھر یہ کہنے کیلئے قطعی گنجائش نہیں رہتی کہ استھول کیٹ انوؤں ہی سے رفتہ رفتہ ترقی پا کر اونچے درجہ والی یونیاں پرکٹ ہوئی ہیں۔ برخلاف اسکے یہ ماننا ہوگا کہ استھول کیٹ انو اونچے درجہ کے چیتن منڈلوں و مخزنوں سے جھڑی ہوئی کمزور اور خفیف چھینٹیں ہیں۔ یہ خیال پرکرتی کی شکتیوں کی نسبت جو کچھ تجربہ میں آتا ہے اس سے میل بھی کھاتا ہے کیونکہ دیکھنے میں آتا ہے کہ پرتھوی پر گرمی روشنی وغیرہ شکتیاں اونچے درجہ کے مخزنوں ہی سے آ رہی ہیں۔

کئی ایک سچے واقعات دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سکتہ (سمادھی) کی اوستھا میں منشیہ کی استھول کریا بند ہو جانے پر اس کی روحانی اور دماغی طاقتیں بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں اور وہ آیندہ ہونے والی باتیں اور دور دراز فاصلوں کے واقعات ٹھیک ٹھیک بیان کر دیتا ہے۔ اس سے انومان ہوتا ہے کہ آگے بڑھنے پر یعنی سُرت کے اوپر سے جھینے غلاف (کوش) اترنے سے منشیہ کے اندر اور بھی زیادہ اونچے درجہ کی شکتیاں پرکٹ ہونے لگینگی اور اخیر میں صرف نرمل سرت کے جوہر کا پرکاش رہ جاویگا۔ مطلب یہ ہے کہ جب سکتہ کی حالت میں استھول دیہہ سے تھوڑا سا ہٹاؤ ہونے پر منشیہ کے اندر اونچے درجہ کی شکتیاں پرکٹ ہو جاتی ہیں تو یہ ناممکن نہیں ہے کہ استھول دیہہ سے پرے جو سوکشم یعنی جھینے پردے ہیں ان کے بھی دور ہونے پر اسکے اندر زیادہ اونچے درجہ کی شکتیاں جاگ اٹھیں اور اگر سُرت کے اوپر سے سب کے سب پردے پورے طور سے ہٹا دئے جاویں تو ظاہر ہے کہ اس حالت میں صرف سُرت کا بے غلاف اظہار رہ جاویگا اور اس بے غلاف اوستھا میں سرت نرمل گیان ستّا اور آنند کا ایک کیندر یعنی مخزن در سیگی۔

اگر ہم تھوڑی دیر کیلئے چیتن شکتی کی جانب سے خیال ہٹا کر پرکرتی کی شکتیوں کی طرف توجہ دیں تو معلوم ہوگا کہ ان سب کا وجود ان پردوں کی ہستی (ستّا) پر موقوف ہے جن کی معرفت وہ اپنا اظہار کرتی ہیں کیونکہ جب کسی شکتی کا پردہ ہٹا لیا جاتا ہے تو ہر چند وہ شکتی نشٹ تو نہیں ہو جاتی لیکن اس کا وہ سروپ جو پردہ کی موجودگی میں قائم تھا فوراً غائب ہو جاتا ہے۔ نمونہ کے طور پر رسائینک کریا (Chemical action) کی مثال لو۔ یہ کریا جیسا کہ سب کسی کو معلوم ہے پرمانوؤں یا ذرّوں کی ادلا بدلی کا پرنیام ہے۔ اب اگر رچنا کے پرمانوؤں اور ذرّوں والے منڈلوں سے پرے کوئی لوک موجود ہو جس میں سرشٹی پرمانوؤں سے رہت ہو تو رسائینک کریا جیسی کہ اس وشیش یعنی پرمانوؤں والے منڈل میں دیکھنے میں آتی ہے

اُس لوک میں ہرگز ممکن نہ ہوگی۔ کیونکہ جب وہاں پرمانو ہی نہیں ہیں تو ادلا بدلی کس کی ہوگی اور جب پرمانوؤں کی ادلابدلی نہ ہوگی تو اس کا پرنیام یعنی رسائنیک کریا کیسے ممکن ہو سکتی ہے۔ اب دوسری مثال بجلی کی لو۔ اگر یہ سچ ہے کہ بجلی شکتی کسی پردے کے دوارا اپنا اظہار کرتی ہے تو یہ ماننا ہوگا کہ ایک گھاٹ تو ایسا ہونا چاہئے کہ **جہاں سے** اُتر کر یہ شکتی کام کرتی ہے اور دوسرا گھاٹ ایسا ہونا چاہئے **جس پر** اُتر کر یہ کام کرتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ نہیں بجلی کے یہ دو گھاٹ الگ الگ نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہیں تو ایسا کہنا غلط ہوگا کیونکہ اگر یہ گھاٹ الگ الگ نہ ہوں تو نواس کے گھاٹ پر بجلی کا ہر وقت پرکاش یعنی اظہار رہنا چاہئے اور بجلی کی گُپت اوستھا قطعی نہ ہونی چاہئے لیکن یہ تجربہ کے بالکل خلاف ہے کیونکہ بجلی کی گپت اور پرکٹ دونوں اوستھائیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اسلئے بجلی شکتی کے یہ دو گھاٹ ایک دوسرے سے الگ ماننے ہونگے اور ان میں پرسپر سمبندھ لمبائی چوڑائی وغیرہ ناپوں کے باہمی رشتہ کا سا ماننا ہوگا یعنی جس طرح سے کوئی دو ناپ باوجود الگ الگ ہونے کے ایک دوسرے سے ملے ہوئے بھی رہتے ہیں اسی طرح بجلی کے یہ دو گھاٹ الگ الگ رہتے ہوئے آپس میں ملے ہوئے بھی ہیں۔ ان دو میں سے ایک کو اونچا گھاٹ اور دوسرے کو نیچا گھاٹ کہہ سکتے ہیں جب بجلی شکتی اونچے گھاٹ سے نیچے گھاٹ پر اُتری ہوئی ہوگی تو یہ نیچے کا گھاٹ چیتن یعنی کارکُن ہوگا اور جب وہ اس سے ہٹی ہوئی ہوگی تو یہ گھاٹ اچیت یعنی بیکار ہوگا۔ اگر بجلی شکتی کے سلسلہ میں یہ نیچے کا گھاٹ آکاش (ایتھر) مانا جاوے تو لازمی طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ بجلی ہر استھان میں بیاپک نہیں ہے بلکہ صرف اپنے نواس استھان ہی کے اندر محدود ہے یہاں پر یہ جتلا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمام رچنا صرف تین پرسدّھ ناپوں ہی کی حد کے اندر ختم نہیں ہے البتہ منشیہ کو جو درشٹی دُبدھی ملی ہے ان کی معرفت اُس کو صرف

تین ہی ناپوں کا گیان ہوتا ہے یعنی ہر ایک بستو جو منشیہ کے گیان میں آتی ہے وہ تین ناپ والی ہوتی ہے۔ ریکھا گنت (Geometry) میں تبلایا جاتا ہے کہ ریکھا یا لکیر ایک ناپ والی بستو ہے اور جوکون دو ناپ والی بستو ہے اور سب ٹھوس چیزیں تین ناپ والی بستوئیں ہیں۔ لیکن لکیر اور جوکون صرف خیالی بستوئیں ہیں اور تین ناپ میں سے ایک یا دو کو خیال میں رکھکر انکا انومان کر لیا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی ایسی یونی ہو کہ جس کے جیووں کی بدّھی صرف دو ناپ والی بستوؤں کا گیان لے سکتی ہو تو اس یونی کو ٹھوس یعنی تین ناپ والی بستوؤں کا کبھی گیان نہ ہو سکیگا۔ ٹھیک اسی طرح منشیوں کو جن کی درشٹی و بدّھی تین ناپ کی بستوؤں کا گیان لے سکتی ہے تین ناپ سے پرے کا کوئی گیان نہیں ہو سکتا لیکن پرسدّھ تین ناپ کے علاوہ اور بھی کئی ناپ ہیں۔ اسلئے موجودہ درشٹی و بدّھی کی مدد سے جو انومان رچنا کی نسبت من نے کر رکھا ہے اس کو بدلنا ہوگا اور یہ ماننے کیلئے طیّار رہنا ہوگا کہ رچنا میں ایسے ایسے منڈل موجود ہیں کہ جو نظر آئی دینے والے لوکوں سے کہیں زیادہ پھیلاؤ والے اور سوکشم ہیں اور جو ہماری نگاہ میں آنیوالی ہر بستو کے اندر باہر بیاپک و محیط ہیں اور جن کا ہم کو اس وقت کوئی گیان یعنی علم حاصل نہیں ہے۔ علاوہ اسکے بہت سے اس قسم کے واقعات منشیوں کے تجربہ میں آتے ہیں کہ جن سے تین ناپ کی حد سے پرے کریاؤں کا ہونا صاف معلوم ہوتا ہے۔ اِس پستک کے تیسرے یعنی رچنا بھاگ میں ہم اس مضمون کی اور زیادہ تشریح کرینگے۔

اگر پرکرتی کی دوسری شکتیوں کی بھی چھان بین کیجائے تو آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پرتے میں تبدیلی ہونے سے ان کے موجودہ رویوں میں بھی تبدیلی ہو جاتی ہے چنانچہ تیسری مثال حرارت یا تاپ کی لو۔ یہ کم و بیش مانی ہوئی بات ہے کہ حرارت یا

تاپ کا گذر ہونے سے آکاش (اتیھر) میں گرمی نہیں آتی ہے اسلئے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ گرمی یا تاپ کی اوستھا پیدا کرنیوالا مصالحہ آکاش (اتیھر) سے کوئی علیحدہ بستو ہے۔ اور بلحاظ گرمی کی اوستھا کے ان دونوں میں آپس میں زیادہ سمبندھ نہیں ہے۔ اگر ان میں کافی سمبندھ ہوتا تو دونوں ہی کے اوپر گرمی کا اثر آتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حرارت یا گرمی کی اوستھا آکاش (اتیھر) سمبندھی اوستھا نہیں ہے اور آکاش (اتیھر) کے این (mnna) گرمی کے اظہار میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ استھول پرکرتی یعنی مادہ کی اور صورتوں یعنی جل۔ پرتھوی وغیرہ پر البتہ گرمی کا اثر ہوتا ہے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ گرمی پرکرتی کے انوؤں یعنی مادہ کے ذرّوں کی اُس وِبھکت (علیحدہ علیحدہ پن کی) دشا کا نام ہے جو پرکرتی کے سادھارن استھول (پرتھوی۔ جل۔ وایو) اوستھا اور این اوستھا کے بیچ کی ہے۔ اس لئے جو کارن مادہ یعنی پرکرتی کے پرمانوؤں (atoma) کو وبھکت کرکے این اوستھا میں تبدیل کرتا ہے وہی گرمی کی اوستھا پیدا کرتا ہے۔ اور یہ لازمی نہیں ہے کہ وبھکت کرنے والا کارن خود گرمی ہی ہو شکتی اپنی ہر حالت میں پرمانوؤں کو پرتھک کرنیکی سمرتھتا رکھتی ہے اس لئے جوں ہی اس کی دھاروں کا پرمانوؤں کے منڈل سے گذر ہوتا ہے آپ سے آپ گرمی کا اظہار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بجلی جو نہایت بلوتی ہے گرمی سے بالکل رہت ہوتی ہے۔ لیکن جب اس کا اظہار پرمانوؤں کے گھاٹ پر ہوتا ہے تو فوراً گرمی اُتپن ہو جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ پرمانوؤں کی خاص وبھکت دشا ہی کے کارن گرمی کی اوستھا ظہور میں آتی ہے اور اگر پرمانوؤں کی یہ وبھکت دشا کسیطرح سے غائب کر دی جاوے تو گرمی کی اوستھا آپ سے آپ غائب ہو جاویگی ان سب وجوہات سے ثابت ہے کہ پرکرتی کی جتنی بھی شکتیاں ہیں ان کے موجودہ روپوں کا

وجود ان پردوں کی موجودگی ہی پر قائم ہے جن کی معرفت وہ اپنا اظہار کیا کرتی ہیں اور پردے ہٹا لینے پر ان کا پردوں دوارا پرکٹ روپ فوراً غائب ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ پرانے زمانہ کے پانچ مول تتو

پرمانوؤں کی جس وبھکت دشا کا اوپر برنن ہوا پرانے زمانہ میں اس اوستھا کو پراپت پرکرتی کو بزرگان اگنی تتو کہتے تھے۔ اسی طرح پر باقی کے اور چار تتو بھی پرکرتی کی دوسری چار (ٹھوس۔ ترل۔ وایویہ اور آکاشیہ) اوستھاؤں کے نام تھے۔ لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ سادھارن مٹی اور پینے کے جل وغیرہ کو وہ لوگ ان ناموں سے پکارتے تھے برخلاف اس کے جیسا کہ بیان کیا گیا پرکرتی یعنی مادہ کی ٹھوس ترل وغیرہ اوستھائیں ہی مول تتو کہلاتی تھیں یعنی قدیم بزرگوں کا مطلب پانچ مول تتوؤں سے ان پانچ اوستھاؤں کو بہت پرکرتی سے تھا جو نہایت اُتم وگیانک ریت سے درجہ بدرجہ قائم ہیں۔

۱۳۔ سُرت یعنی چیتن شکتی ہی آد شکتی ہے

اب ہم لوٹ کر چیتن شکتی کی طرف آتے ہیں اور اس کی پریکشا شروع کرتے ہیں۔ مناسب ہوگا کہ جو غلاف پردے یعنی غلاف دور کرنے کا پرکرتی کی شکتیوں پر لگایا گیا تھا وہ چیتن شکتی پر بھی لگا کر دیکھا جاوے کہ ایسا کرنے سے چیتن شکتی کا کیا حال ہوتا ہے۔ اس کے لئے موت اور سکتہ یا مورچھا وغیرہ کی اوستھاؤں کی جانچ کرنا مناسب ہوگا کیونکہ ان میں سے پہلی یعنی موت کی اوستھا میں استھول شریر کا پردہ بالکل علیحدہ ہو جاتا ہے اور باقی کی اوستھاؤں میں یہ بیکار رہتا ہے۔ منشیہ کے اندر معمولی طور پر سُرت کے چار خواص دیکھنے میں آتے ہیں۔ اول گیان لینا

دوسرے دُکھ سُکھ کا انبھو کرنا، تیسرے سنکلپ بکلپ یعنی خیالات اُٹھانا وو دوسری مانسک کریائیں کرنا اور چوتھے طاقت یا جان دینا جس کی مدد سے کھانا ہضم ہو کر شریر پلتا رہتا ہے۔ لیکن یہ چاروں خواص پریت یونی کے اندر بھی دکھلائی پڑتے ہیں اور سکتہ کی حالت ہو جانے پر بھی دیکھنے میں آتے ہیں بلکہ استھول دیہہ کی کریا ہٹنے یا بند ہونے پر علاوہ ان خواص کے قائم رہنے کے منشیہ کے اندر گیان لینے کی اونچے درجہ کی شکتیاں اور آگامی یعنی ہونہار باتوں کے جاننے وسادھارن منشیہ گتی سے پرے کے گھاٹ میں پرویش کرنے وغیرہ کی طاقتیں جاگ اُٹھتی ہیں۔ اس سے لازمی طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ پرکرتی کی شکتیوں کے ستوور کے خلاف جیتن شکتی کے غلاف یعنی پردے دور ہونے پر اسکے سب خواص برابر قائم رہتے ہیں۔ اس لیکھ میں پریت یونی کا جو ہم نے ذکر کیا ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دیہہ چھوڑنے پر سبھی جیو پریت یونی کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس پستک کے تیسرے بھاگ کی دفعہ ۱۱۲ میں ہم بیان کرینگے کہ دیہہ چھوڑتے وقت جیو پر کیا حالت گذرتی ہے اور انیک درجوں کے جیو جو اس رچنا میں بچر رہے ہیں ان کیلئے موت کے بعد کا انتظام کن نیموں کے انوسار ہوتا ہے یہاں پر پریت یونی کا ذکر صرف اس غرض سے کیا گیا ہے کہ پرتکش ثبوت پیش کر کے یہ ثابت کیا جاوے کہ استھول غلافوں کے علیحدہ ہونے پر سُرت کے نج خواص نہ صرف بدستور قائم رہتے ہیں بلکہ ان کا اظہار زیادہ بیگ کے ساتھ ہونے لگتا ہے۔

پیچھے دفعہ ۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمارا من ایک ایسا اوزار ہے کہ جس کے دوارا سُرت اپنی مختلف مانسک کریائیں کرتی ہے۔ جب من کو مانسک کریا کرنے کا اوزار کہا تو ماننا ہوگا کہ من بھی ایک پردہ ہی ہے جس کی معرفت مانسک کریاؤں کا اظہار ہوتا ہے دفعہ ۲۱ میں

آگے چل کر ہم دکھلاوینگے کہ چیتن شکتی کیسے من کی مدد کے بغیر اپنے نج خواص کا اظہار کرسکتی ہے اسوقت صرف اسقدر جتلادینا کافی ہوگا کہ سُرت کے اوپر سے درجہ بدرجہ اسھتول وسوکشم پردے ہٹنے پر اس کے نج خواص زیادہ ہی زیادہ روشن ہوتے جاتے ہیں۔ اور اگر اسکے اوپر سے تمام کے تمام پردے اسھتول وسوکشم دور کردئے جاویں تو اخیر میں سُرت یعنی چیتن شکتی شدھ روپ ہوجاویگی اور اُس اوستھا میں یہ شکتی آدشکتی گیان اور آنند کا مخزن یعنی سوت نمودار ہوگی۔

اگر اوپر کی سب دلیلیں درست ہیں تو نتیجہ نکلتا ہے کہ پرکرتی کی تمام شکتیوں کا وجود چیتن شکتی کے آدھار ہی پر قائم ہے اور اس نتیجہ کی درستی جانوروں ونبتیوں کے بیجوں کے اُگنے وپرورش پانے کی نسبت جو قدرت میں انتظام ہے اُس پر نگاہ ڈالنے سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب تک سُرت یعنی روح کاکسی دیہہ کے اندر قیام رہتا ہے سب تتو اور پرکرتی کی شکتیاں باہم میل سے کام کرتی ہیں اور اس دیہہ کے قائم رکھنے اور بڑھنے میں مددگار رہتی ہیں لیکن جسدم سُرت دیہہ سے علیحدہ ہوجاتی ہے سب کا سب کارخانہ اُلٹ جاتا ہے اور وہ شکتیاں اور تتو توڑ پھوڑ کی کارروائی شروع کردیتے ہیں۔ اور بالآخر جہاں سے وہ آئے تھے وہاں لوٹ جاتے ہیں۔ اگر سُرت انش کی نسبت یہ اصول درست ہے کہ اُس کی اسھتول دیہہ کا وجود سُرت انش کی مدد سے قائم ہوتا ہے۔ اور اُسی کے آسرے قائم رہتا ہے تو اس کے انشی یعنی سُرت کے بھنڈار ستّ کرتار کی نسبت اس اصول کا درست ہونا اور بھی زیادہ لازمی ٹھہرتا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس ستّ کرتار ہی کی چیتن دھاروں کے پرتاپ سے یہ تمام رچنا روپ وان ہوئی ہے اور اُس کے قیام اور انتظام کے لئے اٹل اور دانائی میں مکمل نیم اُسی آدکارن نے قائم کئے ہیں۔

۱۴۔ سُرت کا نج بھنڈار

یہ پیچھے بیان کر آئے ہیں کہ سُرت ست چت اور آنند روپ ہے اب ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر سنسار کے اُن اعلیٰ سے اعلیٰ یعنی حد درجہ کے آنند وغیرہ کی خیالی تصویر پیش کریں جو جیو کے تجربہ میں آسکتے ہیں کیونکہ اُس کی مدد سے چیتن شکتی کے آدا ور نج بھنڈار یعنی سچے اور پرم سمرتھ کل مالک کی اوستھا کا کسیقدر انومان ہوسکیگا (ہرچند یہ انومان نہایت اوچھا اور استھول ہوگا۔ ہم بچار سکتے ہیں کہ پرم سُہاون رُوپکوں کے خیال میں آنے مہاپر کاشوان اور تیز بُدّھی کے جھکنے۔ اتینت منوہر راگ کے الاپنے۔ پرم سندر روپ کے درسنے۔ اور دوسری اندریوں کے متعلق اعلیٰ درجہ کے رس پراپت ہونے پر جنکی وجہ سے انسان حد درجہ کا سرشار اور از خود رفتہ ہوجاتا ہے ہمارے اندر کیا حالت ہوتی ہے۔ اب اگر انسان کے وجود میں مقیم سُرت انش کے اندر جوکہ نہایت ہی کم حقیقت کرن چیتن شکتی کی ہے اور انشی نج بھنڈار کے مقابلہ میں جسکی کوئی حیثیت نہیں ہے قابلیت اسقدر مگن ورت ہونے کی موجود ہے تو انشی چیتن بھنڈار کے پرم آنند پرم گیان اور پرم ستّا کی کیفیت کا کیا وار پار ہوسکتا ہے۔ وہ چیتن بھنڈار کل مالک کا دھام ہے اور اُس میں پرم شکتی پرم آنند اور پرم سُکھ ہی کا راج ہے۔ اور کسی طرح کی ردّوبدل و فنا کا وہاں پر دخل نہیں ہے اور وہ دھام امر وابناشی ہے کل مالک اور اس کے دھام کا رچنا کے اور استھانوں اور ان کے باسیوں سے کیا سمبندھ ہے یہ آگے چل کر تفصیل کے ساتھ بیان کرینگے۔ اسوقت صرف اسقدر جتلانا چاہتے ہیں کہ ہرچند کل مالک کی کرنیاں ہر جگہ موجود ہیں لیکن اسکا نج دھام ایک الگ ہی دھام ہے۔

اور وہ من اور مایا کے منڈلوں سے پرے واقع ہے۔ من اور مایا کے منڈل کل مالک کے دھام سے علیحدہ تبلانے پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ وہ مالک اننت واپار نہیں رہتا تو ہم سوال کرتے ہیں کہ آسمان کے اندر بادل کا ایک ٹکڑا موجود ہونے سے کیا آسمان کے لامحدود ہونے میں فرق آجاتا ہے؟ (ملاحظہ کرو دفعہ ۶۹ بھاگ تیسرا)

۱۵۔ پرمارتھ کے اُدیش کی پراپتی

اوپر کی دفعہ سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس پستک کے شروع میں پرمارتھ کا جو اُدیش قائم قائم کیا گیا اُس کی پراپتی کب اور کہاں پہنچنے پر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ دریافت ہو گیا ہے کہ سُرت جب سچے کل مالک کے نرمل چیتن دھام میں داخل ہو گی تو اجر اور امر ہو جاوے گی اور سب پرکار کے دُکھ و کلیش سے چھٹکارا پاکر کل مالک کے درشن کے پرم آنند میں سدا مگن و سرشار رہیگی۔

۱۶۔ سُرت اور اُس کا بھنڈار

یہ معلوم ہونے پر کہ کس گتی کے ملنے یعنی کس دیش میں پہونچنے سے پرمارتھ کے اُدیش کی پراپتی جیو کے لئے ممکن ہے یہ دریافت کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ کل مالک کا وہ دیش کہاں پر واقع ہے اور سُرت انش یعنی بُنتھی کا موجودہ حالت میں قیام کس جگہ پر ہے کیونکہ بغیر یہ دو امور طے کئے جو بھی جتن یا اُپائے تجویز ہونگے وہ مہمل یعنی انشچت ہونگے اور انکے بن پڑنے و نہ بن پڑنے کی نسبت کوئی رائے قائم کیجا سکیگی۔ اسلئے پہونچنا کہاں ہے اور چلنا کہاں سے ہوگا۔ اب انھیں دو باتوں کی نسبت تحقیقات کرتے ہیں

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ چیتن شکتی ہی اس رچنا میں آدشکتی (Prime Energy) کا مخزن یعنی سوت ہے اور پرکرتی کی سب شکتیاں اسی کے آسرے قائم ہیں ایسی صورت میں یہ خیال کرنا غلط نہ ہوگا کہ چیتن شکتی میں اور پرکرتی کی شکتیوں میں بہت سی صفتیں ملتی جلتی موجود ہونگی اور یہ بھی ماننا غلط نہ ہوگا کہ پرکرتی کی شکتیوں کے موافق چیتن شکتی میں اس کے نج بھنڈار کے خواص کا اثر موجود رہتا ہے اور جب چیتن شکتی کی دھار کسی مقام پر ایکتر ہو کر کوئی کیندر یا نقطہ (Focus) قائم کرتی ہے تو اس مقام پر دشا آدبھنڈار کی دشا سے کچھ کچھ مشابہ ہونی چاہئے اور اگر دھار کو ایکتر کرنے والے شیشے یا پردے کا مصالحہ کسی طرح کی رکاوٹ نہ ڈالے تو اس صورت میں کیندر کی دشا اور آدبھنڈار کی دشا میں مکمل مشابہت ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے آتشی شیشہ سے گذرنے پر سورج کی کرنیاں باہر ایک کیندر (Focus) بناتی ہیں اور اس کیندر کی شکل صورت اور نیز بہت سے دوسرے انگ کرنیوں کے بھنڈار یعنی سورج سے مشابہ رہتے ہیں اور جسقدر شیشہ صاف ہوتا ہے اسیقدر کیندر بھی صاف اور سورج کے ٹھیک مشابہ ہوتا ہے ایسے ہی چیتن شکتی کی دھاروں سے بنے ہوئے کیندر بھی درمیانی شیشہ یا پردہ کے بالکل صاف شفاف ہونیکی صورت میں چیتنیہ شکتی کے بھنڈار کے مشابہ ہونے چاہئیں لیکن اس استھول سرشٹی میں شیشہ یا پردہ کے ناقص ہونے کی وجہ سے اس طرح کی مکمل مشابہت رکھنے والی صورتیں بالکل نایاب ہیں۔ البتہ منشیہ چولے میں جو کہ پرتھوی پر چیتن انش کی سب سے بڑھکر چیتن ادستھا ہے چیتن بھنڈار کی بہت کچھ نقل دیکھنے میں آتی ہے اسلئے رچنا یعنی عالم کبیر کا حال جاننے اور اسکے مختلف بھاگوں کی تقسیم سمجھنے اور پرم آنند کا دھام تحقیق کرنے کے لئے سب سے سہل اور اصلی طریقہ منشیہ شریر

کا بھید دریافت کرنا قرار پاتا ہے۔ اگر کوئی یہ حوصلہ کرے کہ بڑھیا آلہ جات اور اوزاروں کی مدد سے عالم کبیر کی رچنا کا بھید جان لے تو بالکل بے مصرف ہوگا کیونکہ آلے اوزار بیچارے کیا کرینگے جبکہ خود ہماری گیان اندریوں کی جن پر آلے اور اوزار لگائے جاوینگے اس رچنا کے نیچے ہی درجہ کے بہت سوکشم منڈلوں میں کوئی گتی یعنی پہنچ نہیں ہے۔ اسلئے رچنا کا بھید سمجھنے کے واسطے چیتن بھنڈار سے آئی ہوئی کرن روپی سُرت انش کا حال دریافت کرنا ہی بن پڑنے والا طریقہ رہ جاتا ہے۔

۱۷۔ منشیہ یونی کے تین بڑے حصّے

منشیہ کے استھول شریر اور اس کی مانسک کریاؤں کی جانچ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منشیہ میں تین مکھیہ چیزیں ہیں۔

(۱) باہری جامہ یا شریر اور اسکے اندر قائم اندریاں۔ یہ پرتھوی جل۔ وایو۔ اگنی اور آکاش تتوؤں کی ملونی سے اور پرکرتی کی اُن سب جڑ شکتیوں کی مدد سے جو چیتن شکتی کا مختلف پردوں کی معرفت اظہار ہونے سے اُتپن ہوتی ہیں تیار ہوئی ہیں۔

(۲) من۔ اس کی بیٹھک انتہ کرن میں ہے۔ جسکے چار انگ ہیں۔

اوّل من جس سے انتر میں خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

دوسرا چیت یا توجہ کی دھاریں جن کے دوارا خیالات مختلف بستوؤں کیجانب مخاطب کئے جاتے ہیں اور ان کے سنگ جوڑے جاتے ہیں۔

تیسرا بُدھی جس کے دوارا منشیہ کو کل باتوں کا بودھ ہوتا ہے یعنی سمجھ آتی ہے اور جو توجہ کی دھار کے یکسو ہونے سے پرکٹ ہونے والا پرکاش ہے۔

چوتھا اہنکار جس سے میں تُو کی تمیز قائم ہوتی ہے۔
(۳) سُرت یعنی چیتن شکتی۔ یہ پہلی دو چیزوں یعنی شریر اور من کو جان دیتی ہے اور اسکی مدد کے بغیر وہ دونوں بیکار رہتے ہیں۔

۱۸ انسانیہ شریر میں چھ چکر

اوپر کی دفعہ میں بیان کئے ہوئے تین مکھیہ وبھاگوں کے علاوہ جن کو عالم صغیر کے تین بڑے درجہ کہنا چاہئے۔ پہلے وبھاگ یعنی شریر کے اندر چھ اُپ بھاگ دیکھنے میں آتے ہیں جنکو کھٹ چکر کہتے ہیں اور جنکی تفصیل یہ ہے۔
(۱) گدا چکر یعنی مُولادھار۔ اِس کا کام فُضلہ یعنی مَل خارج کرنا ہے۔
(۲) اندری چکر۔ اس کا کام اولاد پیدا کرنا یعنی ایسے بیج کا بنانا ہے جو ترقی پاکر اخیر میں منشیہ چولہ بن جاوے۔
(۳) نابھی چکر۔ اس کا کام کھانا ہضم کرنا اور تمام شریر کی پرورش کرنا ہے۔
(۴) ہردے چکر۔ یہ چھاتی کی ہڈی کے نچلے سرے کے قریب جس کو کوڑی کا مقام کہتے ہیں واقع ہے۔ اسکا کام تمام شریر کا بندوبست کرنا ہے سنکلپ بکلپ سب اسی استھان سے پیدا ہوتے ہیں۔ رنج وخوشی اور امید وخوف وغیرہ کا اثر اسی مقام پر ہوتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دِل کی حرکت اور نبض کی چال بند ہو جانے پر یہ چکر اپنا کام بدستور کرتا رہا اور دُکھ سُکھ وغیرہ کا انجھو اور گیان اندریوں وکرم اندریوں کی کریا بھی کچھ دیر تک بدستور جاری رہی لیکن جب اس چکر پر کوئی ایسی چوٹ لگ گئی کہ جس سے اِس کی کریا بالکل رک گئی تو شریر کا سب کارخانہ مانسک کریاؤں کے سمیت قطعی بند ہو گیا۔

(۵) کنٹھ چکر۔ اس کا کام سوکشم پران کا رواں یعنی چالو رکھنا ہے۔

(۶) چھٹا چکر۔ جو دونوں آنکھوں کے مدھ استھان میں ناک کی جڑ سے قریب ایک انچ اندر کی جانب واقع ہے اور سُرت یعنی روح کی نشست یا بیٹھک کا مقام ہے۔

نیچے کے چار چکروں کی کریائیں کم و بیش پرکٹ ہیں اور ہر کوئی ان کو سمجھتا ہے لیکن اوپر کے دو چکروں کی کریائیں صرف ان خاص شغلوں یا سادھنوں کی کمائی کرنے سے جانی اور پرکھی جا سکتی ہیں جنکا آگے چلکر ذکر کیا جاویگا۔ ان سادھنوں کی کمائی کے دوران میں وہ سب سُرت کے کھنچاؤ کی حالتیں جو مرتیو سے پہلے اور مرتیو ہونے پر جیو پر آتی ہیں ہوش و حواس قائم رہتے ہوئے درجہ بدرجہ ابھیاسی پر گذرتی ہیں اور اسوقت جو تجربے پراپت ہوتے ہیں ان کے دوارا ہمارے اوپر کے لیکھ کی درستی کی کافی و شافی عملی جانچ ہو سکتی ہے آئندہ چلکر اگر وگیانک لوگ ایسی ترکیبیں نکال لیویں کہ جن کے ذریعہ سے مرتے ہوئے انسان کے جسم میں مردہ اور زندہ حصّوں کے باہمی فرق کی تمیز ہو جاوے تو ان کی معرفت بھی ہمارے اوپر کے لیکھ کی تصدیق ہو سکتی ہے اور غالباً اس قسم کی تصدیق وگیانک درشٹی سے زیادہ تسلی بخش ہو گی۔

۱۹۔ گیان اندری اور کرم اندری کی دھاریں

استھول شریر۔ اندریوں اور چھ چکروں کا سب کام دو مکھیہ دھاروں کی معرفت چلتا ہے۔ جن کا حال مختصر طور پر نیچے لکھا جاتا ہے۔

پہلی انترمکھی دھار۔ جو نقش باہر سے گیان اندریوں پر پڑتے ہیں ان کو یہ دھار اندر پہونچاتی ہے اور شریر کے پالن پوشن و بڑھنے کیلئے جان بھی اسی دھار کی معرفت ملتی ہے

سرت کی دھار ہے اور انتر مکھی اور آکر شک ہے۔ اِسکا اظہار خاص کر دو روپوں میں ہوتا ہے جن میں سے ایک کو بودھن آتمک (Sensory) اور دوسرے کو رچن آتمک (Structural) کہتے ہیں۔ بودھن آتمک کا مطلب بودھن یعنی گیان کرانے والا۔ اور رچن آتمک کا مطلب شریر رچنے یا طیار کرنے والا ہے۔ اول قسم کا اظہار مانسک کریاؤں والے سب جانداروں کے اندر دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ کریائیں رگوں اور دوسری سوکشم نالیوں کی معرفت ہوا کرتی ہیں۔ سرت دھار کا بودھن آتمک انگ رچن آتمک انگ کے مقابلہ میں اونچا درجہ رکھتا ہے۔ اس پستک کے رچنا بھاگ میں اس انگ کے متعلق ہم مفصل ذکر کرینگے۔ رچن آتمک انگ اگرچہ نیچا درجہ رکھتا ہے تاہم رچنا کے کام کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ آگے چلکر رچنا کے بیان میں ان دونوں انگوں میں جو پرسپر سمبندھ ہے اس کا بھی مفصل بیان کرینگے۔ جانداروں کے اندر دوسرا انگ پہلے انگ کے آسرے ہی کام کرتا ہے کیونکہ ان کے استھول اور سوکشم گھاٹوں سے بودھن آتمک انگ بالکل جاتے رہنے پر رچن آتمک انگ کا بھی کام بند ہو جاتا ہے اور آخر کار شریر مردہ ہو جاتا ہے۔

دوسری۔ بہر مکھی دھار۔ اس کا کام من کے اندر ارادہ قائم کرنا (اِچھا اُٹھانا) دیہہ اور اندریوں کا چلانا۔ فضلہ کا خارج کرنا اور سنگھار کریا کرنا ہے۔ منشیہ شریر میں سب بہر مکھی انتظام شاریرک و مانسک اسی دھار کی معرفت ہوتا ہے۔ یہ دھار من سے پرکٹ ہوتی ہے۔ بنسپتی یونی میں ارادہ یعنی اِچھا کی کریا کا بالکل ابھاؤ رہتا ہے اور دیہہ کا چلانا صرف شریر بردھی یعنی جسم کے بڑھنے کی شکل میں دکھائی دیتا ہے مگر باقی کے دو خواص یعنی فضلہ نکالنے اور سنگھار کرنے کے کام اس یونی میں جانداروں کے مقابلہ میں اگر زیادہ نہیں تو برابر پر بل ضرور رہتے ہیں۔ من جو کارکن یعنی چلائمان ہونے پر سب مانسک کریاؤں میں شامل ہوتا

ہے ہنسپتی یونی میں سویا رہتا ہے۔ اور ایسے ہی سُرت بھی بلحاظ بودھن آتمک کریاؤں کے اس یونی میں اچیت رہتی ہے۔ یہ بہرمکھی دھار بھی سُرت دھار کے رچن آتمک انگ کی طرح اس کے بودھن آتمک انگ کے آسرے رہتی ہے۔ کیونکہ اسکے پورے طور پر کھینچ جانے سے بہرمکھی دھار کا بھی سب کام بند ہو جاتا ہے۔

اوپر کے لیکھ سے ظاہر ہے کہ سُرت اور من دونوں کی دھاروں کے باہم ملکر کام کرنے سے منشیہ شریر اور اس کے چھ چکر طیار ہوئے ہیں۔ اور سُرت من کے پردے کے دوارا شریر کے اندر طاقت جان اور چیتن خواص بہم پہونچاتی ہے۔

۲۰۔ برہمانڈی من کا دیش اور اُسکے چھ ابھاگ

من کے خیالات اور راگ دویش کا ہمارے شریر پر بھاری اثر پڑتا ہے یعنی ہر چند خیالات اور راگ دویش من کے اندر بیاپتے ہیں لیکن شریر پر بھی ان کا بھاری پربھاؤ پڑتا ہے۔ اس کے سمجھانے کیلئے ہم ایک درشٹانت دیتے ہیں۔ خیال کرو کہ کوئی چڑچڑے مزاج والا شخص ہے جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر وقت بے وقت کرودھ میں آجاتا ہے کرودھ بش ہونے پر اس کے چہرے کی رگیں خاص طور پر کھنچ جاتی ہیں اور چونکہ کرودھ انگ اُس کے اندر بار بار پرکٹ ہوتا ہے اسلئے نسیں بار بار ایک طور پر کھنچتی ہیں۔ بار بار کھنچاؤ ہونے سے چہرہ کی نسوں کا تناؤ مستقل طور پر قائم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسکی اولاد کے اندر بھی وہ انگ پہونچ جاتا ہے۔ اس درشٹانت کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ منشیہ کے من کے اندر جو بھاؤ پربل ہوتا ہے اسکا عکس اُسکے شریر پر ظاہر ہوا کرتا ہے اور اسکے بیج کی معرفت ایسے بھاؤ اسکی نسل کے اندر پرویش کر جاتے ہیں لیکن اگر یہ اصول

منشیہ کے انش روپ من و سرت کے گھاٹوں پر تھوڑی دیر بیان نے والی اوستھاؤں کی نسبت درست ہے تو عالم کبیر کے گھاٹوں اور من و سرت کے سب کیندروں کی نسبت بھی درست ہونا چاہئے اسلئے اس اصول سے اور منشیہ شریر کی نسبت جو بھید پیچھے دریافت ہوا اُس کی روسے نتیجہ نکلتا ہے کہ عالم کبیر میں منشیہ شریر کے چھ چکروں کے مطابق چھ استھان موجود ہیں اور اُن کے پرے سُرت کے بھنڈار سے ملا ہوا برہمانڈی من کا ایک بھاری دیش ہے جس میں منشیہ شریر کے اندر نواسی انش روپ من کے استھانوں کے موافق چھ استھان قائم ہیں۔

سنت مت میں برہمانڈی من کے اس دیش کو برہمانڈ کہتے ہیں جسکے لفظی معنی برہم یعنی برہمانڈی من کا انڈاکار دیش ہے۔ اس برہمانڈ دیش میں پربرہم پد (برہم سے پرے کا منڈل) بھی شامل ہے۔ بغیر اس پد کے شامل کئے برہمانڈ کے چھ اُپ بھاگ پورے نہیں ہوتے اور ایسی صورت میں منشیہ شریر کے چھ چکروں اور برہمانڈ کے استھانوں میں (جنکی کہ چھ چکر چھایا ہیں) پوری مطابقت نہیں ہوتی۔

دفعہ۱ میں یہ بیان ہوا تھا کہ منشیہ شریر کا چھٹا چکر سُرت کی بیٹھک کا استھان ہے اور پانچویں چکر میں سوکشم پران کا اور چوتھے چکر میں من کا نواس ہے۔ ان مقاموں پر اور نیز باقی کے اور چکروں کے مقاموں پر جو رگوں کے کیندر (Nerve centres) دکھائی دیتے ہیں وہ سب استھول مصالحہ سے بنے ہیں لیکن شکتی کے کیندر (Force centres) جو ان چکروں کے متعلق ہیں نہایت سوکشم ہیں اور ان کا رچنا یعنی عالم کبیر کے اندر اپنے سمبندھی سوکشم منڈلوں سے برابر تعلق یعنی میل رہتا ہے اور یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ان رگوں کے کیندروں میں سُرت کی طاقت من کے پردے کی معرفت آتی ہے کیونکہ چوتھے چکر

کی (جو کہ من کی بیٹھک کا استھان ہے) کریا بند ہونے پر تمام شریر کی کارروائی ملتوی ہو جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ چھ چکروں کی کارروائی سُرت اور من دونوں ملکر کرتے ہیں اور برہمانڈ کے چھ اُپ بھاگوں کا بھی یہی حال ہے۔ اس بیان کی رو سے برہمانڈ ولیش میں برہمانڈی من سے ملا ہوا کوئی بھاری سرت کا کیندر ہونا چاہیے جسکی مدد سے برہمانڈی من برہمانڈ کی سنبھال کرتا ہے۔ ویدک دھرم یا ویدانت فلاسفی کو اس کیندر کی نسبت اس کے وجود کی ہستی کے سوا اور کچھ تحقیق معلوم نہیں ہے چنانچہ اس نے "نیتی" "نیتی" یعنی "یہ نہیں ہے" "یہ نہیں ہے" کہکر ہی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ سنت مت میں اسی کو پربرہم پد کہتے ہیں مگر معلوم ہووے کہ یہ پد برہم سے ایسا ہی علیحدہ ہے جیسا کہ ہماری سُرت کا کیندر ہمارے من سے علیحدہ ہے اور ان دونوں کا آپس میں سمبندھ بھی اسی طرح پر ہے جیسا کہ ہماری سُرت کا ہمارے من کے ساتھ ہے۔ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ جب ان دونوں (برہم اور پربرہم) پدوں کو الگ الگ کہا جاتا ہے تو ان میں باہمی سمبندھ کیسے ہو سکتا ہے۔ جواب میں ہم پوچھتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز کے اندر تین ناپوں میں باہمی تفاوت و میل دونوں موجود ہیں یا نہیں؟ مثلاً موٹائی کا ناپ اور چوڑائی کا ناپ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں لیکن موٹائی اور چوڑائی دونوں ہمیشہ اکٹھی ہی دیکھنے میں آتی ہیں یعنی جہاں پر موٹائی ہے وہاں چوڑائی بھی ہے اور جہاں پر چوڑائی ہے وہاں پر موٹائی بھی ہے اور دونوں کا آپس میں سمبندھ ان کے باہم ملنے کے مقام پر ہوتا ہے لیکن اس سمبندھ کی مدد سے ایک ناپ میں برتتے ہوئے دوسرے ناپ کا کچھ گیان نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ معمولی تین ناپوں کے گھاٹ پر جو کچھ اثر ان کے پرے سے آتا ہے اس کے ذریعہ سے ہر چند پرے کے گھاٹوں کی ہستی یعنی موجودگی ثابت ہوتی ہے لیکن ان پرے کے گھاٹوں کا کچھ حال معلوم نہیں ہوتا

اور یہی وجہ ہے کہ ویدک دھرم کو برہم پد سے ملے ہوئے سرت کے اس بھاری کیندر یعنی پربرہم پد کی نسبت کچھ گیان نہیں ہوا کیونکہ جہانتک اس دھرم کے بھید بھاؤ سے معلوم ہوتا ہے اس میں کیول برہم پد ہی تک کا گیان موجود ہے۔ اس پستک کے رچنا بھاگ میں پربرہم کا مفصل ذکر آویگا۔ یہاں پر ہم نے ویدک دھرم اور ویدانت کے سدھانت کا حوالہ صرف لفظ "برہمانڈ" کی نسبت اپنا مطلب صاف کرنے کی غرض سے دیا ہے یعنی یہ تبلانے کے لئے کہ ہم اس لفظ کو ویدک دھرم کی نسبت زیادہ وسیع معنی میں استعمال کرتے ہیں اور برہمانڈ دیش کے اندر پربرہم پد کو بھی شامل کرتے ہیں اور ویدک دھرم کی طرح برہم پد ہی پر اس کو ختم نہیں کرتے۔ رادھاسوامی مت کی سکشا کے بموجب جو کبیر صاحب۔ جگجیون صاحب وغیرہ سب سنتوں کے مت کے انتری بھید سے مطابقت رکھتی ہے۔ برہمانڈ دیش کے اوپر کے تین استھان سُنّ۔ ترِکُٹی اور سہس دَل کنول کہلاتے ہیں۔ اوّل استھان یعنی سُنّ کے دھنی کو اکشر کہتے ہیں یعنی جو کشے یا ناش کو پراپت نہیں ہوتا۔ اِس اکشر کا برہمانڈی من یعنی برہم کے سب سے اونچے درجہ کے روپ سے جس کو پُرش کہا جاتا ہے تعلّق ہے۔ پرش (برہم) نے اکشر سے شکتی پاکر یہاں پر پرکرتی کا متھن کیا اور برہمانڈ دیش کی رچنا کی۔ چونکہ ان استھانوں اور ان کے دھنیوں کی نسبت مفصل ذکر رچنا بھاگ میں کیا جاویگا اسلئے اس جگہ پر ان کی شرح نہیں کی جاتی۔ صرف ترِکُٹی اور سہس دل کنول کے دھنیوں کے نام اور منشیہ شریر کے اندر ان استھانوں سے مطابقت رکھنے والے چکروں کے نام بیان کرتے ہیں۔ ترکُٹی کے دھنی کو برہم کہتے ہیں اور سہس دل کنول کے دھنی کو نرنجن کہتے ہیں۔ اس طور سے برہم کے تین روپ ٹھہرتے ہیں یعنی ایک آدیا کرت جو سُنّ میں ہے۔ دوسرا ہرنیہ گربھ جو ترِکُٹی میں ہے اور تیسرا وراٹ جو سہس دل کنول میں

ہے۔ جیسے تین روپ برہم کے ہیں ویسے ہی تین روپ جیو کے بھی ہیں جو جاگرت سپن و سشپتی یا سکتہ کی اوستھاؤں میں پرکٹ ہوتے ہیں۔ چونکہ سشپتی اوستھا میں جیو کا روپ عام طور پر پرکٹ نہیں ہوتا۔ اسلئے ہم نے سشپتی کے سنگ سکتہ کی غیر معمولی استھا کا حوالہ دیا ہے کیونکہ اس اوستھا میں جیو کا روپ پرکٹ یعنی چیتن ہوا کرتا ہے اور یہ اوستھا سشپتی اوستھا سے پرے کی ہے۔ جیو کے ان تین روپوں کو وشو تیجس اور پراگیہ کہتے ہیں۔ منشیہ کی سُرت یعنی آتما اور اس کی بیٹھک کا استھان جیو کے ان روپوں سے بالکل علیحدہ چیزیں ہیں۔ ہر چند ان روپوں میں ستا انہیں سے آتی ہے۔ منشیہ شریر کے اوپر کے تین چکر البتہ ان تین روپوں سے تعلق رکھتے ہیں یعنی ہردے کا تعلق وشو سے اور کنٹھ کا تیجس سے اور چھٹے چکر کا پراگیہ سے ہے۔ برہمانڈی من کے دیش کے تین نیچے کے استھان ان تین ست۔ رج۔ تم۔ گنوں کے علیحدہ علیحدہ کیندر یا استھان ہیں۔ تموگن کا کام مل یعنی فضلہ کا نکالنا ہے۔ شاستروں میں اس کو "شو" کہا گیا ہے اور یہ سنگھار شکتی کا کیندر ہے۔ رجوگن کا کام مصالحہ کا جذب یعنی اکٹھا کرنا اور بعد میں اُتپتی کرنا ہے۔ شاستروں میں اسکو "برہما" کہا گیا ہے۔ تیسرے گن یعنی ستوگن کا کام پالن پوشن کرنا ہے شاستروں میں اسکو "وشنو" کہا گیا ہے۔ یہ گن پہلے دو گنوں کو جان اور شکتی دیتا ہے اور ان کی کریاؤں کو تلا ہوا رکھتا ہے۔ ان تینوں گنوں کی چھایا یا نقل یہاں پر جانداروں اور غیر جانداروں دونوں کے اندر دیکھنے میں آتی ہے۔ غیر جاندار چیزوں میں جو ملاپ شکتی (Cohesive force) مختلف مول تتوؤں اور ان کی ملونی سے بنے ہوئے پدارتھوں کے روپوں کو قائم رکھتی ہے وہی غیر جاندار چیزوں کا ستوگن ہے مطلب یہ ہے کہ مول تتو جو گنتی میں پانچ ہیں سب الگ الگ روپ رکھتے ہیں اور ان کے باہم ملنے

ہے جو انیک سُرت پدارتھ (Compounds) تیار ہوتے ہیں ان کے روپ بھی علیحدہ علیحدہ ہیں جو شکتی پرکرتی کے پرمانوؤں کو ان سب علیحدہ علیحدہ روپوں میں ٹھہرائے ہوئے ہے اور جس کو ملاپ شکتی کہتے ہیں وہ اس سنسار کی غیر جاندار چیزوں کے اندر کام کرنیوالا ستوگن ہے اور سنسار میں موجودہ روپوں کے سنگھار ہونے کی جو کارروائی ہر وقت جاری ہے وہ تموگن کا اظہار ہے اور آکاش کے اَینوں کا وہ پرواہ (بہاو) جس سے انیک نئے شریروں کے پرمانوں اور اَنوں (atoms and molecules) دوبارہ طیار ہوتے ہیں رجوگن کا اظہار ہے۔ بنسپتیوں اور جانداروں کے اندر ان گنوں کی چھایا اور بھی پرکٹ طور پر دکھائی دیتی ہے۔ چونکہ غیر جاندار چیزوں کے اندر چیتن خواص رکھنے والی سُرت گپت روپ میں رہتی ہے اسلئے ان چیزوں کے اندر برہمانڈ کے اونچے درجہ والے تین روپوں کی نقل کا اظہار دیکھنے میں نہیں آتا کیونکہ اوپر کے تین روپوں کا اظہار سُرت کی چیتن اوستھا ہی میں ہو سکتا ہے۔ جانداروں کے اندر گدا۔ اندری اور نابھی چکروں میں تینوں گنوں کی کارروائی کا اظہار صاف صاف دکھائی دیتا ہے اور بنسپتیوں کے اندر پھول پتّے و پھل کے جھاڑنے بیج کے پیدا کرنے اور شریر کی باڑھ کے قائم رکھنے کی کریائیں انھیں گنوں کا ذرا ہلکی شکل میں اظہار ہیں۔ ہمارے خیال میں اوپر کے بیان سے یہ صاف ہو جاتا ہے کہ برہمانڈ کے چھ استھانوں میں اور منشیہ شریر کے چھ چکروں میں باہمی مطابقت مکمل طور پر ہے اسلئے اب ہم نرمل چیتن دیش کی تلاش کیلئے جو ہماری پرمارتھی تحقیقات کا مکھیہ ادیش نشانہ ہے قدم آگے بڑھاتے ہیں

۲۱- نرمل چیتن دیش

یہ معلوم ہو چکا ہے کہ منشیہ کا من اس کی سُرت کے آدھین ہے اور من کو چیتنتا اور شکتی اپنی

کریائیں کرنیکے لئے سرت ہی سے ملتی ہیں اور اس کا سُرت کے ساتھ بندھن ہے جو حال منشیہ کے من کا ہے وہی حال برہمانڈی من کا بھی ہے۔ ہمارے اس بچار سے ہر چند سُرت اور من کے اندرونی تعلق پر بہت کچھ روشنی پڑ جاتی ہے لیکن یہ واضح نہیں ہوتا کہ نرمل چیتن دیش کے استھان اس رچنا میں کہاں پر واقع ہیں۔ اسلئے یہ بات دریافت کرنیکے لئے ہم اس مضمون کی تحقیقات دوسرے ڈھنگ سے کرتے ہیں۔

دفعہ ۱۳ میں یہ دکھلایا گیا تھا کہ استھول شریر کے (اس کے سوکشم روپوں کے سمیت) علیحدہ ہونے پر سُرت یعنی جیوآتما کے سب خواص زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں اور بہت سی نئی شکتیاں بھی جاگ اٹھتی ہیں اور دفعہ ۹ میں ہم نے یہ دکھلایا تھا کہ من سُرت کا ایک اوزار ہے جس کی معرفت سُرت اپنی چیتن کریائیں کرتی ہے اور من سے سُرت کی دھار کے کھنچ جانے پر یہ بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ منشیہ کا من بھی سُرت کے لئے ایک ویسا ہی پردہ ہے جیسا کہ استھول شریر۔ اسلئے سُرت کے اوپر سے من کا پردہ اترنے پر ویسے ہی نتیجے ظہور میں آنے چاہئیں جیسے استھول شریر کا پردہ ہٹنے کی نسبت اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی من کا پردہ ہٹنے پر خالص روحانی خواص یعنی نرمل چیتن انگ (مانسک انگ جنکا صرف ابھاس یا پرچھایا ہیں) پرکٹ ہونگے اور ان خواص یا انگوں کی پہونچ من کی نسبت کہیں زیادہ ہوگی اور سُرت کی اس حالت کی ہر ایک کریا کے اندر چیتن شکتی کے تین نج خواص یعنی ست۔ چیتنتا۔ اور آنند کی کیفیت ضرور نمایاں ہوگی اور اسکے اندر دکھ و کلیش کا نام و نشان بھی نہ ہوگا۔ اب اگر اس دلیل کو برہمانڈ پر گھٹا کر دیکھا جاوے تو نتیجہ نکلتا ہے کہ سُرت کے بھنڈار کے اوپر سے برہمانڈی من کا پردہ دور کرنے پر ہم کو نرمل چیتن دیش یعنی ہماری تحقیقات کا نشانہ مل جاویگا۔ مگر اس نتیجہ سے ہماری پوری مطلب برآری نہیں ہوتی کیونکہ اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ برہم کیوں پیدا کیا گیا اور کیوں اسکا سُرت کے بھنڈار کے

سنگ سمبندھ قائم کیا گیا ہے اور کیوں اب اس کو سرشٹ کے بھنڈار سے علیحدہ کیا جاوے ان باتوں کا مفصل بیان تور چنا بھاگ میں کیا جاویگا۔ یہاں پر مختصر طور پر اتنا ہی جتلا دینگے کہ نرمل چیتن دیش جو برہمانڈ کے پرے واقع ہے چھ اُپ بھاگوں میں منقسم ہے اور اسی تقسیم کی وجہ سے نرمل چیتن دھار کے برہمانڈ دیش میں اترنے پر برہمانڈ کے اندر اسی نمونہ کے چھ استھان ظاہر ہوئے۔

۲۲۔ منشیّہ شریر (عالم صغیر) اور رچنا (عالم کبیر) کا پرسپر میل

منشیّہ شریر کے اندر ایسے چھدّر یا سوراخ بنے ہیں جنکی معرفت شریر کا رچنا سے تعلّق یعنی میل ہوتا ہے۔ اِس کریا میں زیادہ تر کھیل چھدروں کے اندر موجود چیتن یعنی گیان اندریہ کی دھار کا رہتا ہے۔ یہ کریا کس پرکار سے ہوتی ہے اور میل ہونے پر منشیّہ کو سنسار کا گیان کس ریت سے ہوتا ہے اب اس کی تشریح کرتے ہیں۔ پہلے توَچا (حس لامسہ) اندریہ کو لیتے ہیں۔ اس اندریہ کا اوزار یعنی دوارا منشیّہ کے استھول شریر کا مصالحہ ہے (شریر کے مصالحہ کے اندر ہڈی چمڑا کھال رگ نس وغیرہ سب شامل ہیں) جب اس پر کوئی اثر پہونچتا ہے تو ہم کو خوشگوار یا ناخوشگوار سپرش کا گیان ہوتا ہے باہر سے اثر آنے پر اس کے مساموں یعنی چھدّروں کے اندر جو گیان اندریہ کی دھاریں بیاپک ہیں وہ اس اثر کو گیا تا تک پہونچا دیتی ہیں۔ اگر یہ چھدّ بند کر دے جاویں یا ان سے گیان اندریہ کی دھاریں ہٹالی جاویں تو پھر منشیّہ کو سپرش کا کچھ گیان نہیں ہو سکتا۔ جو حال توَچا اندریہ کا ہے وہی حال دوسری اندریوں کا بھی ہے یعنی ہر یک اندریہ کا اپنا خاص اوزار یا دوارا ہے اور اس کے وشے سے ملتا جلتا مصالحہ اس اوزار کے اندر موجود ہے اور گیان اندریہ کی دھاریں اس اندرونی مصالحہ

سے میل کئے ہوئے ہیں۔ اب درشن اندریہ یعنی آنکھ کو لیتے ہیں۔ آنکھ کے اندر کی رگ میں جو روشنی موجود ہے وہی درشن اندریہ کا خاص مصالحہ ہے جس کی معرفت باہر کے پرکاش سے میل ہو کر اُس کا گیان حاصل ہوتا ہے۔ اس بیان کی صراحت کیلئے ہم درشن اندریہ پر باہری پرکاش کا جو اثر پڑتا ہے اس کی جانچ کرتے ہیں۔ باہری پرکاش اول آنکھ یعنی آنکھ کے لینز (Lens) سے گذر کر آنکھ کے پردے (Retina) پر باہر کی چیزوں کا پرتی بمب یعنی عکس ڈالتا ہے۔ بعد میں اسکا گیان آنکھ کی رگ (Optic Nerve) اور اسکے اندر موجود گیان اندریہ کی دھاروں کی معرفت درشٹا تک پہونچتا ہے۔ یہ رگ چمکیلی ہے اور اس کے اندر روشنی موجود ہے۔ اس روشنی ہی کی معرفت گیان اندریہ کا باہر کے پرکاش کے ساتھ میل ہوتا ہے جس کے بعد گیان اندریہ کی دھاریں درشن کریا کو پورا کردیتی ہیں۔ درشن اندریہ کی نسبت جو کچھ بیان ہوا وہ دوسری اندریوں کی کریاؤں کی نسبت بھی مناسب ردوبدل کے ساتھ دیکھنے میں آتا ہے۔ (دیکھو دفعہ ۷۹ بھاگ تیسرا) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم کبیر کا گیان حاصل ہونے کے لئے یہ لازم ہونا چاہئے کہ سُرت کی دھار کا عالم کبیر سے ملتے جلتے مصالحہ اور شکتیوں کے ساتھ جو منشیہ شریر کے چھدروں کے اندر موجود ہیں میل ہو۔ چنانچہ منشیہ شریر کے چکروں کا ان سے مطابقت رکھنے والے عالم کبیر کے مختلف استھانوں کے ساتھ میل اسی پرکار ہوتا ہے۔ لیکن یہ میل قائم کرنے کیلئے خاص طرح کے سادھن کی ضرورت ہے کیونکہ سادھن ہی سے چکروں کے اندر خاص جاگتے ہیں اور وہ چکر اس قابل ہوتے ہیں کہ ان کا باہری استھانوں سے میل ہو سکے۔

عالم کبیر میں رچنا کے سب سے نیچے استھان کے دھنی کا نام گنیش ہے جو شیو یعنی سنگھار شکتی کا پتر ہے۔ اگر اس استھان سے مطابقت رکھنے والے منشیہ شریر کے سب سے نیچے

چکر کے اندرونی چھدر اور اس کے خواص کو جگایا جاوے تو گنیش اور اس کے استھان سے میل قائم ہو جاویگا۔ اور ابھیاسی کے اندر گنیش کے خواص اور شکتیاں کیسقدر آجاوینگی اسی طرح پر شریر کے دوسرے پانچ چکروں کا بھی عالم کبیر کے پانچ استھانوں کے ساتھ میل قائم کیا جاسکتا ہے۔ یہ سرشٹی جو ہم کو آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہے اور جس میں سورج نکشتر تارا گن وغیرہ شامل ہیں چھ اپ بھاگوں میں منقسم ہے اور یہ اپ بھاگ منشیہ شریر کے چھ چکروں سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اِس سرشٹی کے پرے برہمانڈ دیش واقع ہے مگر استھول اندریوں یا ان کے سمبندھی آلہ اوزاروں کے ذریعہ سے اس کا کوئی علم حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ برہمانڈی من کے دیش کے استھانوں اور نرمل چیتن دیش کے مقاموں کی تشریح اس پستک کے تیسرے بھاگ میں کیجاویگی اسلئے ان کی تفصیل میں نہ جاتے ہوئے ہم فی الحال یہ بیان کرینگے کہ برہمانڈ اور نرمل چیتن دیش کے استھانوں کے ساتھ کس طریقہ سے میل قائم ہو سکتا ہے۔

۲۳۔ دماغ کے ذمہ کیا کیا کام ہیں

منشیہ شریر میں دماغ ایک نہایت ہی ادبھت انگ یعنی عضو رکھا گیا ہے لیکن جو سیوائیں دماغ کے مختلف بھاگوں کے سپرد ہیں ابھی تک پورے طور پر لوگوں کی سمجھ میں نہیں آئی ہیں۔ یہ درست ہے کہ اس کے اندر ایسے الگ الگ بھاگ قائم کئے گئے ہیں جن سے شریر کے نیچے کے حصّوں سے متعلق مختلف کام سرانجام پاتے ہیں۔ مثلاً ایک کیندر واک شکتی کا ہے اور ایک کیندر چلنے پھرنے کی کریا کرانے والا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن باوجود اس دریافت کے دماغ کے ذمہ جو کام سپرد ہیں ان کی نسبت ہم کو محض اوپری گیان حاصل

ہے جو بلحاظ اس عجیب و غریب اوزار کی اندرونی حکمت کے نہایت اچھا ہے۔ اسکی نیچے
کے بیان سے پوری تصدیق ہو جاویگی۔ فرض کرو کوئی شخص سکتہ کی حالت میں کھنچ گیا
ہے یا کلوروفارم سنگھانے سے بیہوش ہو گیا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں دماغ کے
اندر کا بھورے اور نیز سفید رنگ کا مصالحہ جس سے منشیہ شریر کے چھ چکر پیدا ہوئے معلوم
ہوتے ہیں۔ استھول شریر کی طرح شتھل ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سُرت کی
بیٹھک کا مقام دماغ کے مصالحہ کے اندر قائم نہیں ہے بلکہ دماغ کے مصالحہ کے گھاٹ
کے بجائے دوسرے کسی گھاٹ پر قائم ہے۔ علاوہ اس کے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ گیان لینے
کی کریا (Sensory action) کا گھاٹ بھی دماغ کے مصالحہ کے گھاٹ سے
علیحدہ ہے۔ نیچے درجہ کے جانوروں میں دماغ کا استعمال درجہ بدرجہ کم ہوتا چلا جاتا
ہے اور یہانتک نوبت آجاتی ہے کہ ایک درجہ میں جانور اپنی زندگی بسر کرنیکے لئے دماغ سے
قطعی بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس درجہ سے اتر کر نیچے کی یونیوں میں دماغ کا نام و نشان
تک نہ رہتے ہوئے خوراک کا ہضم کرنا اور زندگی کی دوسری کریائیں بدستور جاری
رہتی ہیں بنسپتیوں کے رگیں اور چکر بھی نہیں ہوتے لیکن پھر بھی ان کے شریر کا پالن
پوشن اور بارڈھ برابر جاری رہتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رگوں
چکروں اور دماغ (جس کو رگوں کی شکتی کا بھنڈار کہنا چاہئے) کے ذمہ شریر کا پالن
پوشن کرنا نہیں ہے۔ بلکہ کسی دوسرے ہی ضروری مطلب کے لئے یہ تینوں رچے
گئے ہیں۔ معلوم ہووے کہ یہ درحقیقت تین کام کرنے کے لئے رچے گئے ہیں اور گیان
لینا (Perception) اور ارادہ یعنی اچھا کرنا (Volition) انکے کاموں
کی مکھیہ قسمیں ہیں لیکن گیان لینے اور ارادہ کرنے کی شکتیاں اپنے کام کے بیئے

ہمیشہ رگوں وغیرہ کے آدھین نہیں رہتی ہیں۔ چنانچہ دفعہ ۱ میں دکھلایا گیا ہے کہ پریت یونی کے جیو بلا رگوں وغیرہ کی موجودگی کے ہی گیان بھی لیتے ہیں اور اِچّھا بھی کرتے ہیں علاوہ اس کے سکتہ کی حالت میں رگوں وغیرہ کا کام بند ہو جانے پر بعض اوقات انسان کے اندر غیر معمولی طاقتیں جاگ جاتی ہیں اس سے بھی اوپر کے بیان کی تصدیق یعنی پُشٹی ہوتی ہے۔ ان طاقتوں کے جاگنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منشیہ شریر کے اندر اس قسم کی شکتیاں گُپت ہیں جو مناسب سادھن کرنے سے ابھیاسی کے اندر پریت یونی اور اس سے اونچے درجہ کی یونیوں کے خواص پیدا کر سکتی ہیں مثلاً دوسرے کے من کا حال جان لینا اور ایسی جگہوں سے چیزیں نکال لانا جہاں انسان کے ستھُول شریر کی پہونچ نہیں ہے وغیرہ وغیرہ اور نیز یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کے شریر کے اندر جو چیتن انتظام رکھا گیا ہے وہ عام لوگوں کے خیال و وہم کی نسبت بہت زیادہ گمبھیر ہے۔

منشیہ شریر کے اندر (جس میں رگ منڈل بھی شامل ہے) معمولی طور پر تین کام ہوتے ہیں یعنی زندگی یا چیتنا کا بہم پہونچانا۔ چیتنا کا قائم رکھنا اور سنسار سے اثر یا سنسکار لیکر ان کے اُنوسار کریا کرنا۔ اس تقسیم کے اندر منشیہ جیون کی سب کی سب معمولی شاریرک اور مانسک اوستھائیں آجاتی ہیں۔ ان تین کریاؤں کے جو گھاٹ ہیں ان کی تہ میں رگ منڈل کے اندر کئی ایک نہایت سُوکشم گھاٹ موجود ہیں اور ہر چکر کے سب سے اندرونی حصہ کا اپنے سُوکشم گھاٹ کے ساتھ تعلق ہے۔ جب چکروں کے دوارا ان سُوکشم گھاٹوں پر اثر پہونچتا ہے تو فوراً باہر یعنی عالم کبیر میں ان سے مطابقت رکھنے والے منڈلوں کے ساتھ میل قائم ہو جاتا ہے اور ایسا ہونے پر ان منڈلوں کے دھنیوں کی شکتیاں ابھیاسی کے اندر جاگ جاتی ہیں۔ اسیطرح دماغ کے اندر بھی جس سے منشیہ شریر

کے نیچے کے سب چکر اُتپن ہوئے ہیں۔ سُوکشم گھاٹ موجود ہیں لیکن ان سُوکشم گھاٹوں کا اس نظر آئی دینے والے جگت سے کوئی واسطہ نہیں ہے ان کا سمبندھ رچنا کے اونچے درجہ یعنی برہمانڈی من اور سُرت کے بھنڈار یعنی کل مالک کے دیش سے ہے دماغ کے ان گھاٹوں کی گپت شکتیاں جگا لینے پر برہم پرش اور سچے مالک کے ساتھ میل یعنی رشتہ قائم کیا جا سکتا ہے اور اسی وجہ سے منشیہ کے دماغ کی اسقدر بھاری مہماں کیجاتی ہے۔ اب یہ دکھلاتے ہیں کہ یہ سُوکشم اور اونچے درجے کے گھاٹ دماغ کے اندر کہاں پر واقع ہیں۔

۲۴۔ دماغ اور اُسکے اندر کے چھدر (سوراخ)

دماغ کے دو حصوں کے بیچ میں جو درز یعنی شگاف ہے اس میں بارہ چھدر ہیں انہیں کی معرفت برہمانڈ اور نرمل چیتن دیش کے چھ چھ درجوں کے ساتھ میل کیا جا سکتا ہے دماغ کے بھورے رنگ کے مصالحہ کے اندر برہمانڈ کے منڈلوں سے میل کرانیوالے چھ چھدر ہیں اور سفید رنگ کے مصالحہ کے اندر نرمل چیتن دیش کے منڈلوں سے میل کرانے والے چھ چھدر موجود ہیں۔ چونکہ دماغ کے ان دونوں رنگ کے مصالحہ کی کوئی خاص مہماں نہیں ہے بلکہ اصل مہماں ان اندرونی مقاموں کی ہے جو ان چھدروں کے اندر واقع ہیں۔ اور جن کی معرفت منشیہ شریر کا برہمانڈ اور نرمل چیتن منڈلوں سے تعلق ہوتا ہے اسلئے اُن مقاموں کی نسبت تحقیقات کرنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہاں پر ایک درشٹانت دیکر اپنے مطلب کو اور زیادہ صاف کر دیتے ہیں۔ ہر چند یہ درشٹانت ذرا اسٹھول ہے لیکن اس سے مطلب سمجھنے میں ضرور مدد ملیگی۔ فرض کرو کہ کوئی اندھیرا کمرہ ہے جسکی

کسی دیوار میں ایک چھوٹا سا سوراخ واقع ہے اور اس کے دوار اندھیرے کمرے میں سورج کی کرن آرہی ہے۔ خیال کرنا چاہئے کہ دیوار کا سوراخ دیوار کے مصالحہ سے نہیں بنا ہے بلکہ وہ دیوار کے اندر واقع ہے اور دیوار کے اُس حصّہ میں دیوار کا مصالحہ نہ ہونے ہی سے بنا ہے۔ اب اگر کوئی شخص جو کمرہ کے اندر داخل کر دیا گیا ہے یہ ارادہ کرے کہ وہ سورج کی کرنوں کو دیکھے یا سُوکشم بنکر اور کرنوں پر سوار ہو کر کمرہ سے باہر نکل آوے تو اس کو سوراخ کے منہ پر آنا ہو گا۔ اسی طور پر اگر کوئی شخص اونچے منڈلوں سے میل کیا چاہتا ہے اور منشیہ شریر کی اندھیری کوٹھری سے نکلکر برہمانڈ دیش اور اُسکے پرے کے منڈلوں میں پہونچا چاہتا ہے تو اس کو بھی دماغ کے اندر واقع سوراخوں کے اندرونی مقاموں کی تلاش کرنی ہوگی۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ دماغ کی نسبت یہ چند باتیں مجبوراً شُبد بیان کے طور پر پیش کیگئی ہیں لیکن ہمارا تکیہ کوری باتوں ہی کے اوپر نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ان سادھنوں کا جو دماغ کے اندر واقع مقاموں کے جگانے کیلئے مقرر کئے گئے ہیں کچھ عرصہ تک ابھیاس کرے تو اُس کو از خود اوپر کے بیان کی کامل طور پر تصدیق ہو جاویگی۔

۲۵۔ سادھن کرنے سے چیتنا بڑھ جاتی ہے

یہاں پر یہ جتلا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اونچے چیتن منڈلوں سے میل قائم کرنے کے سادھنوں کی کمائی سے ابھیاسی کی اندرونی طاقت یعنی چیتنا بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور نیز اونچے منڈلوں کی چیتنا یعنی روحانیت اس کے اندر آجاتی ہے جس سے اس کے شریر کو بھاری فائدہ حاصل ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ یہاں تک ہو جاتا ہے کہ

جب ابھیاس کے سمے وہ انترنگھ یعنی سمادھی میں ہوتا ہے تو اُسوقت اسکی سُرت کے بھاس ہی سے اُس کے شریر کی سب کارروائی سہولیت کے ساتھ چلتی رہتی ہے جیسے کہ سورج کا بھاس ہر چند سورج کا پرکاش نہیں ہوتا لیکن انسان کے بنائے ہوئے جتنے بھی پرکاش ہیں ان سب سے کہیں بڑھکر روشن ہوتا ہے ویسے ہی ابھیاسی کی سُرت کا بھاس سادھارن منشیوں کی سُرت کی دھار سے کہیں زیادہ بلوان اور چتین ہوتا ہے جس سے سادھن کرنے کے سمے ابھیاسی کو اندر اور باہر دونوں کی برابر سُدھ رہتی ہے۔ یہانتک کہ مرتیو کے درجہ تک کھنچاؤ ہو جانے پر بھی ابھیاسی بالکل باہوش رہتا ہے۔ اس حالت میں یعنی موت کے مقام تک کھنچنے پر اور اس کے آگے چڑھنے پر ابھیاسی کا اپنے جسم سے تعلق کم وبیش اسی طور کا رہتا ہے جیسا کہ بھوت پریت کا اپنے معمول کے شریر کے ساتھ رہتا ہے۔

بھاگ دُوسرا

بیان سُرت کے جگانے اور اُسے انتر میں چڑھانیکے سادھنوں کا

۲۶۔ سُرت کے جگانیکی ضرورت

عالم صغیر اور عالم کبیر کی باہم مطابقت کی نسبت جو کچھ تحقیقات ہم کرنا چاہتے تھے وہ ہو چکی ہے اور حالت موجودہ میں سُرت کی بیٹھک کہاں پر ہے اور اس کو کس منڈل میں پہونچنے پر پریم اور ابناشی آنند پراپت ہو سکتا ہے ان باتوں کا بھی پتہ لگا لیا گیا ہے۔ اب دریافت طلب یہ رہ جاتا ہے کہ وہ سادھن اور اُپائے کیا ہیں جن کو عمل میں لانے سے سُرت بیچ کے یعنی راستہ کے منڈلوں سے پار ہو کر اُس پریم اور ابناشی آنند کے منڈل میں دخل پا سکتی ہے۔ چنانچہ اب اُن سادھنوں ہی کا برنن کرتے ہیں۔

یہ سفر اختیار کرنے کیلئے سب سے اوّل یہ لازمی معلوم ہوتا ہے کہ سُرت کی اندری شکتیاں جگائی جاویں کیونکہ اِن کے جاگنے ہی پر وہ نرمل چیتن دھام تک پہونچنے کے قابل ہوسکیگی۔ چونکہ سُرت حالت موجودہ میں رچنا کے مایک منڈلوں میں آکر ٹھہری ہوئی

ہے اسلئے جو سنسکار باہر سے جیو پر پڑتے ہیں اور جو بھڑنائیں ان کی وجہ سے جیو کے اندر اٹھتی ہیں اُن سب کا تعلق پائک یعنی نیچے درجہ کے استھانوں سے رہتا ہے اس وجہ سے سُرت کی باہر مکھی یعنی من اور استھول پرکرتی سے تعلق رکھنے والی دھاریں تیز و تند ہوگئی ہیں اور اس کی انتری چیتن شکتی بالکل شتھل یا اچیت پڑی ہے۔ جس قسم کے سنکاروں کے ذریعہ سے سُرت کی باہر مکھی دھاریں چیتن ہوگئی ہیں اگر اُسی قسم کے انتری سنسکار سُرت کی بیٹھک کے مقام پر ڈالے جاویں تو سُرت کی گُپت یعنی اچیت شکتیاں ضرور ہی جاگ اٹھینگی اور اونچے مقاموں کی جانب روانہ ہونے کے لئے جو تیزی و تندی درکار ہے وہ بھی آپ سے آپ پیدا ہو جاویگی۔

۲۷۔ سُننا۔ دیکھنا اور بولنا انسانی زندگی کے ضروری انگ ہیں

پیشتر اس کے کہ ہم سُرت شکتی کے سمٹنے یا جگانے اور اونچے منڈلوں میں چڑھانیکے سادھنوں کے اصول بیان کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مطلب کو واضح کرنے کیلئے دو ایک خارجی باتوں کا تذکرہ کریں۔

سب کوئی جانتا ہے کہ سنسار کے پدارتھوں کا گیان لینے اور اپنے گیان یا تجربوں کا اظہار کرنے کے لئے ہم خاصکر سُننے دیکھنے اور بولنے کی اندریوں ہی کا استعمال کرتے ہیں یعنی مُنشیہ شریر کی ضروریات اولاً ان تینوں دواروں ہی کی معرفت پوری ہوتی ہیں اور اگر ان تین اندریوں کا استعمال بند ہو جاوے تو مُنشیہ کی چیتن یعنی مانسک طاقتیں یا تو بالکل ہی جاتی رہینگی یا اسقدر ناکارہ ہو جائینگی کہ زندگی زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکیگی کیونکہ جب آنکھ کان سے کچھ دیکھا سنا ہی نہ جاویگا تو غور و خوض کس بات پر کیا

جاویگا اور جب منہ سے کچھ بولا ہی نہ جاویگا تو ہمارے من کا حال کسی کو کیا معلوم ہوگا اور ہماری ضروریات کیسے پوری ہونگی۔ ایسی حالت میں ہماری دماغی طاقتیں کیسے زندہ رہ سکتی ہیں اور ہم کتنے دن تک جی سکتے ہیں۔

ہر چند یہاں پر ذکر صرف استھول گھاٹ یعنی دیہہ کی اندریوں کے متعلق کیا گیا ہے لیکن یہ اصول سوکشم اور پرے کے گھاٹوں کی اندریوں اور چیتن شکتیوں کے اوپر بھی عائد ہوتے ہیں یعنی ان گھاٹوں کی اندریوں کے بیکار رہنے سے وہاں کی دیہہ کی چیتن شکتیاں بھی مردہ ہو جاتی ہیں۔ مگر چونکہ اُن اندریوں کے ذمہ استھول شریر کے زندہ رکھنے کے متعلق کوئی خاص کام نہیں ہے اسلئے اُن کے شتھل رہنے سے منشیہ جیون میں کوئی ہرج نہیں ہوتا۔ مگر چونکہ عام طور پر منشیہ ان اندریوں کو استعمال میں لانے کے متعلق کوئی باقاعدہ سادھن یا کسرت نہیں کرتے اسلئے وہ سب بیکار رہتی ہیں اور جس مطلب سے ان کو منشیہ شریر کے اندر قائم کیا گیا ہے وہ سب فوت ہو رہا ہے۔ رادھاسوامی مت میں جو بھگتی اور سادھن کے طریقے سکھلائے جاتے ہیں وہ انھیں تین خواص یا انگوں کو جگانے والے علیحدہ علیحدہ آدھیاتمک سادھن یعنی روحانی عمل ہیں۔ اُن کی تفصیل یہ ہے۔ اوّل سُرت کی زبان یعنی توجہ کی دھار سے چیتن نام کا اُچارن کرنا۔ دوسرے چیتن روپ کا دھیان یعنی تصور کرنا اور تیسرے چیتن شبد کا توجہ کے ساتھ سُننا۔

پریت یونی کے جیو استھول شریر کے گھاٹ پر ظاہر ہونے کے سمے تینوں کریائیں بولنے سُننے اور دیکھنے کی کرتے ہیں: اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس یونی میں اِن کریاؤں کے کرنے کے لئے سوکشم اندریاں موجود رہتی ہیں اور ان سوکشم اندریوں ہی کی معرفت پریت یونی کو استھول اندریوں کی پہونچ سے پرے کے واقعات کی خبر ہو جاتی ہے اور یہ بھی

ثابت ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے اور بولنے کی کریائیں استھول گھاٹ ہی پر ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ سوکشم گھاٹوں پر بھی اُن کا اظہار برابر موجود ہے اور وہاں پر انکا دائرہ استھول گھاٹ کے مقابلہ میں بہت زیادہ وسیع ہے۔ اس سے معلوم ہونا چاہئے کہ جتین شکتی کے جگانے کے متعلق سادھن جن کا مفصل بیان ہم آگے چلکر کرینگے محض خیالی باتیں نہیں ہیں اسلئے مناسب ہے کہ جس آدر بھاؤ کے ساتھ وگیانک سدھانتوں کی جانچ کی جاتی ہے اُسی آدر بھاؤ کے ساتھ ان کی بھی جانچ کی جاوے۔

۲۸۔ رچن ہار شکتیاں نامعلوم طور پر کام کر رہی ہیں

رچنا کے انتظام کے اندر اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ تین ناپوں کا ہر ایک سیٹ یعنی جوڑا اور دوسرے جوڑوں سے اس طریقہ پر علحدہ ہے کہ ایک کی رچن ہار شکتیاں دوسرونکی رچن ہار شکتیوں سے تیزی اور سوکشمتا میں مختلف رہتی ہوئیں ان میں سے کوئی اثر کسی میں پیدا نہیں کرتیں۔ اگر اس طرح کا لحاظ نہ رکھا جاتا تو رچنا کے اندر موجودہ درجہ وار ترتیب قائم نہ ہو سکتی تھی اور نیچے گھاٹوں پر اونچے درجہ کی شکتیوں کے اُتر آنے سے وہی صورت نمودار ہوتی جو بجلی کی دھاروں کے راستہ میں رکاوٹ آنے پر دیکھنے میں آتی ہے یعنی جیسے بجلی کی دھاروں کے راستہ میں رکاوٹ آنے پر بجلی بڑی تندی کے ساتھ اپنا اظہار کرکے ان رکاوٹوں کے مصالحہ کو جلا دیتی ہے اسی طرح اونچے منڈلوں کی شکتیاں نیچے منڈلوں میں اُتر کر (جہاں کا مصالحہ نیچے درجہ کا ہونے کی وجہ سے رکاوٹ کا کام کرتا) بڑی تندی کے ساتھ اپنا اظہار کرتیں جس سے ان سب کا ناش ہو جاتا۔ اس پستک کے تیسرے بھاگ میں تین ناپ وغیرہ کے مختلف جوڑوں کے باہمی رشتے اور تفریق کا مفصل بیان

کیا جاویگا یہاں پر صرف اسقدر ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ ہماری واقفیت کے دائرہ سے باہر کے گھاٹوں کی معرفت جو بہت سی زبردست رچن ہار شکتیاں رچنا میں کام کر رہی ہیں ان کی ہستی سے انکار کرنا نامناسب ہے۔ ان شکتیوں کے سنگ سنگ جیسا کہ تیسرے بھاگ میں ہم دکھلاوینگے بڑے زور شور کی دھنیں ہو رہی ہیں اور انتر کے کان یعنی سننے کی سوکشم اندریاں کافی طور سے جاگنے پر جب وہ دھنیں سنائی پڑتی ہیں تو ان کا ابھیاسی پر بڑا زبردست اثر ہوتا ہے۔ وہ دھنیں دو قسم کی ہیں ایک تو چیتن یعنی روحانی جنکا رُخ انترمکھ ہے اور جو آکرشک (کشش کرنے والی) ہیں۔ دوسری مایک و من سمبندھی جن کا رُخ چیتن دھاروں کے خلاف ہے (تشریح کیلئے دیکھو دفعہ ۶۴)

۲۹۔ ہر شبد کے اندر اُسکے پیدا کرنے والی شکتی کے خواص موجود رہتے ہیں

معلوم ہووے کہ جتنے بھی شبد اس سنسار میں ہوتے ہیں وہ سب کے سب اپنے پیدا کرنے والی شکتیوں کے خواص یعنی گن لئے رہتے ہیں۔ مثال کے لئے بارود یا اس قسم کی کسی اور چیز کے اُڑنے یا پھٹنے سے جو دھڑاکا پیدا ہوتا ہے اس پر غور کرو جب کہیں پر کوئی ایسی چیز پھٹتی ہے تو فوراً وہاں پر بہت زیادہ مقدار میں گیس پیدا ہو جاتی ہے جس سے آس پاس کی چیزوں کو ایکدم بڑے زور کے ساتھ دھکا لگتا ہے اور اس دھکے کا اچانک پن اور اس کی تیزی دھڑاکے کے نکھشیہ انگ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس کے سنگ سنگ جو خاص قسم کی آواز جاتی ہے اُس میں یہ دونوں انگ صاف طور پر پائے جاتے ہیں

علاوہ اس کے منشیہ کی بولی سے جو شبد پیدا ہوتے ہیں ان کے اندر بھی یہ اصول دیکھنے
میں آتا ہے کیونکہ من کے اندر جیسی دشا برتمان ہوتی ہے اس کا اثر منشیہ کے بچنوں میں برابر
موجود رہتا ہے اور جو انگ جس وقت من کے اندر پربل ہوتا ہے اسی کے مطابق خیالات
یعنی بھاوؤں کا اظہار منشیہ کے بچنوں سے ہوا کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ منشیہ کے اندر جب
کوئی بیگ کرودھ پریم وغیرہ کا پربل ہوتا ہے تو ایسے موقع پر جو لفظ وہ منہ سے نکالتا ہے
ان کے اندر اس کے من کی دشا کا اثر موجود رہتا ہے اور اس کے بچنوں سے جن خیالات کا
اظہار ہوتا ہے وہ اس کے من کے بیگ کے مطابق ہی ہوا کرتے ہیں۔ پشو یونی (حیوانات)
جس میں چیتنتا نیچے درجہ کی ہے آوازوں کے ذریعہ صرف من کے سادے بھاوؤں کا اظہار
کر سکتی ہے لیکن منشیہ اپنے سُر یعنی لہجہ کو بدل کر نہایت نازک خیالات اور نہایت سندر
رُوپکوں کا برنن کر سکتا ہے جیسا کہ اسادھارن بُدھی والے منشیوں کے بچنوں سے ظاہر ہوتا ہے
سادھارن منشیہ بھی جب انکے اندر جوش و جذبہ کا غلبہ ہوتا ہے ایسا لہجہ اختیار کرتے
ہیں اور ایسے بول منھ سے نکالتے ہیں کہ جن سے ان کے من کی حالت صاف طور پر ظاہر
ہوتی ہے۔ ماتا اپنے بچے کے ساتھ جو میٹھی اور گھلی باتیں کرتی ہے یا نزدیکی لوگ کسی رشتہ دار
کی مرتیہ ہو جانے پر جو ولاپ کرتے ہیں یا سورما میدان جنگ میں جو دہاڑیں مارتے ہیں ان
سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کی بولی میں اس کے من کے بھاوؤں کا اثر ضرور موجود
رہتا ہے۔ اب اگر تچھ انسان کے شبد یعنی آواز کی معرفت ایسے ایسے زبردست اثر
پیدا کئے جا سکتے ہیں تو خیال کیا جا سکتا ہے کہ رچنا کی شروعات کے سمے پرم چیتن شکتی
کے اول اظہار کے سنگ جو شبد پرکٹ ہوا اس کی معرفت کیسا زبردست چیتن اثر
رچنا کے اندر ظاہر ہوا ہوگا۔

۳۰۔ چیتن شبد کا رُخ انتر مُکھ ہے

عام طور پر شکتی کے اظہار یا پرکٹ ہونے سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ شکتی مرکز سے جاری ہو کر محیط میں پھیلتی ہے لیکن اوپر کی دفعہ میں پرم شکتی کی نسبت جو ذکر ہم نے کیا ہے اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ چیتن شکتی کے اظہار سے ہماری مراد اُس شکتی کے گپت سے پرکٹ دشا میں تبدیل ہو جانے سے ہے۔ چونکہ چیتن شکتی کی کریا انتر مُکھی اور آکرشک ہے اسلئے اُسکے اظہار کے سنگ جو شبد پرکٹ ہوا اسکا اثر بھی رچنا پر انتر مُکھی اور آکرشک ہونا چاہئے اور جو کہ چیتن شکتی کے اس اولیں اظہار کا ٹھپّہ یا چھاپ تمام چیتن شبدوں پر لگی ہوئی ہے اسلئے جتنے بھی چیتن شبد رچنا میں ہیں ان سب کے اندر یہ دونوں خواص موجود ہیں اور اسوجہ سے ان شبدوں کے سننے سے ابھیاسی کی سُرت کا بڑے زور کے ساتھ کھنچاؤ انتر کی جانب ہوتا ہے اور یہ ابھیاس باقاعدہ کرنے سے ابھیاسی کی سُرت اونچے منڈلوں کی جانب جہاں سے وہ چیتن شبد جاری ہوتے ہیں کھنچ یعنی چڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شبد ابھیاس انتر میں سُرت کی چڑھائی حاصل کرنے کا سادھن مانا جاتا ہے لیکن چونکہ چیتن شبد نہایت سوکشم ہیں اسلئے جب تک دوسرے دو سادھن کر کے جنکا ذکر آگے کیا جائیگا۔ سُرت کی گپت شکتیاں کسیقدر جگائی نہ جاویں وہ اچھی طرح سننے میں نہیں آتے۔ اِسی سے شبد ابھیاس کو یوگ سادھن کے سلسلہ میں اوپر کا زینہ قرار دیا گیا ہے لیکن اسوجہ سے شبد ابھیاس کی کمائی زیادہ عرصہ تک ملتوی نہیں رکھی جاتی بلکہ چھ ہفتہ یا دو مہینہ تک نام کے سمرن اور سروپ کے دھیان کا سادھن کرنے پر یہ ابھیاس شروع کر دیا جاتا ہے۔ ان دو سادھنوں یعنی چیتن سروپ کے دھیان اور نام کے سمرن کی ترکیبوں کا بیان نیچے کیا جاتا ہے۔

۳۱۔ دھیان کے متعلق غلط فہمیاں

موٹے طور پر سرشٹی دو پرکار کی ہے یعنی چیتن اور جڑ چیتن سرشٹی میں چونکہ منشیہ یونی سب سے اُتم ہے اسلئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ منشیہ کے سروپ کا دھیان کرنا سب سے بڑھکر چیتن یعنی روحانی شکل کا دھیان کرنا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔ منشیہ کی چیتنیا کا پرکاش صرف جاگرت اوستھا میں ہوتا ہے کیونکہ صرف اسی اوستھا میں منشیہ گیان لیتا ہے۔ سُپن اوستھا میں اسکی چیتنیا یعنی گیان لینے کی شکتی دماغ میں پڑے ہوئے نقشوں کے آدھین ہوتی ہے اور سُشپتی اوستھا میں داخل ہونے پر اسکا بالکل ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ اسلئے منشیہ کے سروپ کا دھیان خالص روحانی شکل کا دھیان نہ رہا بلکہ ایک ایسے استھول غلاف یا شکل کا دھیان ٹھہرا جسکے اندر تھوڑی سی چیتنیا اور خفیف سا گیان موجود ہے۔

اسی طرح اگر سچے مالک کو آسمان کی طرح پھیلا ہوا خیال کر کے دھیان کیا جاوے تو اس کو بھی خالص روحانی یعنی چیتن سروپ کا دھیان نہیں کہہ سکتے کیونکہ آخر یہ ایک استھول وستو کے مانسک انومان ہی کا دھیان تو ہے۔

۳۲۔ من کے بھاوں کا اثر چہرہ پر ضرور جھلکتا ہے

یہ بیان کرنے سے پہلے کہ اصلی چیتن سروپ کا دھیان کیسے کیا جا سکتا ہے ہم صراحت کی غرض سے ایک خارجی بات کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ دفعہ ۲۰ میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ من کے پربل بھاوں کا اثر چہرہ پر جھلکا کرتا ہے اور بار بار اثر ظاہر ہونے پر اس کے نشان چہرہ پر پختہ طور سے قائم ہو جاتے ہیں۔ معلوم ہووے کہ یہ بات صرف پربل بھاوں کیلئے

مخصوص نہیں ہے بلکہ کم وبیش سبھی طرح کے بھاووں کا یہی قاعدہ ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ عام لوگوں کو چہرہ سے صرف پربل بھاووں ہی کا پتہ چلتا ہے لیکن تجربہ کار اور قابل شخص دوسروں کے چہرہ کی طرز بناوٹ دیکھ کر ان کے چال چلن اور من کے اندر کا حال معلوم کر لیتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منشیہ کے چہرہ پر اس کے من کے بھاووں کا اثر ضرور موجود رہتا ہے۔ اب ہم اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہیں۔

۳۳۔ چہرہ دیکھنے سے من پر اثر پڑتا ہے

جیسے کسی کا بول سننے پر اس کے من کے بھاووں کے مطابق ہمارے اندر بھاؤ پیدا ہو جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے چہرہ کی آکرت یا بناوٹ دیکھنے پر ہمارے اندر انکے سے خیال پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں ہم بیشمار مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو! ایک پریمی کا چہرہ دیکھنے پر اس سے پریت رکھنے والے کے اندر پریم بھاؤ اُمنڈ آتا ہے اور بھانڈوں و مسخروں کی ہنسانے والی شکل دیکھنے پر ہر کوئی بے ساختہ ہنس پڑتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ان کی شکل کی یاد آنے پر بھی لوگوں کو ہنسی آ جاتی ہے۔ معلوم ہووے کہ اسی طریقے سے من کے اندر پرمارتھی بھاؤ یا اُمنگ پیدا کرنے کی غرض سے کسی چہرہ کا باقاعدہ تصور کرنا ابھیاسیوں کی بولی میں چیتن سروپ کا دھیان کہلاتا ہے چونکہ ہمارے من میں اصل پرمارتھی بھاؤ خالص چیتن سروپ ہی کے چنتون سے پیدا ہو سکتے ہیں اور دوسرے یعنی معمولی سروپوں کے ذریعہ سے یہ مطلب نہیں نکل سکتا اسلئے سوال ہوتا ہے کہ خالص چیتن سروپ کس سروپ کو مانا جاوے بیشتر اسکے کہ اس سوال کا جواب دیں ہم کامل یعنی پہونچے ہوئے پرشوں اور ان کی علامات کا تھوڑا سا بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے بہت

کچھ مدد جواب کے سمجھنے میں ملیگی۔

۳۴۔ کامل یا پہونچے ہوئے پرشوں میں درجے

اس اُپنیشد میں جہاں عالم صغیر اور عالم کبیر کی باہم مطابقت کا ذکر آیا ہے وہاں یہ دکھلایا گیا ہے کہ اِن دونوں میں میل منشیہ شریر کے چکروں اور اس کے دماغ کے اندر قائم چھدّروں یعنی سوراخوں کی معرفت ہوتا ہے۔ جو پرش اپنے شریر اینڈ کے چھ چکروں کو جگا لیتا ہے وہ تیسرے یعنی ملین مایا دیش کا کامل یعنی پہونچا ہوا پُرش سمجھا جاتا ہے۔ وہ ابھی موت کے مقام کے پار نہیں پہونچا ہے لیکن سُپن سُشپتی اور سکتہ کی منزلوں کو طے کر چکا ہے اور اس وجہ سے اُس کو اِس تمام نظر آئی دینے والی سرشٹی اور اس کی سوکشم اوستھاؤں کا بھرپور گیان حاصل ہے۔ جو پُرش برہم یعنی برہمانڈی من کے پہلے استھان پر پہونچے ہیں اور جنھوں نے مرتیو کو جیت لیا ہے وہ یوگی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح جو پُرش برہم کے دوسرے و تیسرے استھانوں یعنی ترکٹی و سنّ تک پہونچے ہیں ان میں سے پہلے یوگیشور اور دوسرے سادھ یا مہاتما کہلاتے ہیں اور جو پُرش برہمانڈ کے پرے یعنی رچنا کے دوسرے درجہ کے پار نرمل چیتن دیش میں پہونچے ہیں اُن کو سنت کہتے ہیں اور جو سنت نرمل چیتن دیش کے سب سے اونچے پد تک جو کل مالک کا نج دھام یعنی چیتن شکتی کا آدھنڈار ہے پہونچے ہیں اُن کو پرم سنت کہتے ہیں۔

۳۵۔ چیتن سروپ کا دھیان

جتنے بھی تیبر بھاؤ منشیہ کے من میں پیدا ہوتے ہیں ان سب کا کارن من کے اندر

کا بیگ یعنی جوش ہوتا ہے لیکن جو تیز سے تیز جوش انسان کے من میں حالتِ زندگی
میں اٹھ سکتا ہے اس کی بمقابلہ اس کشوبھ یا کھلبلی کے جو جیو کے اندر دیہہ چھوڑنے پر موت کے
گھاٹ اور اس کے پرے کے استھانوں سے گذرتے وقت ہوتی ہے کوئی حقیقت نہیں ہے
مگر چونکہ اُسوقت چال انتر میں چلتی ہے اِسلئے باہر میں اس کا اظہار اسقدر زور سے نہیں
ہوتا جیسا کہ سادھارن جوش کی حالتوں کا ہوا کرتا ہے۔ موت ہونے سے تھوڑی دیر
پہلے پٹھّے اور رگیں وغیرہ سب کی سب دھیرے دھیرے اینٹھنے لگتی ہیں اور موت واقع
ہونے پر انتر میں مروڑی اس روز سے آتی ہے کہ اس کا اثر باہر جسم پر صاف دکھلائی دیتا
ہے۔ یوگ سادھن کرنے میں بھی البتہ ذرا زیادہ آہستگی کے ساتھ یہ سب حالتیں ابھیاسی
پر آتی ہیں۔ اور انکی وجہ سے اُسکے شریر کی بالکل کایا پلٹ ہو جاتی ہے اور اس کے رگ
منڈل اور پٹھّوں وغیرہ کی بناوٹ بدلکر ایسی ہو جاتی ہے کہ شریر سے سُرت کی دھاروں
کے علیحدہ ہوتے وقت یعنی موت کی حالت بیاپنے پر کسیطرح کی رکاوٹ واقع نہیں ہوتی
رگوں اور پٹھّوں کی ان اندرونی تبدیلیوں کے نشان باہر بھی ابھیاسی کے شریر پہ تھوڑے
بہت نمایاں ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ تر ان کا اثر اس کے سوکشم شریروں پہ ہوا کرتا ہے
باہری نشان یا چِنّھ کامل پُرشوں کے خاصکر مستک پر اور آنکھوں میں نظر آئی دیتے ہیں
اور ان کا درشن کرنے پر گہرے بھگت جنوں کے اندر سُرت کا سمٹاؤ اور معراج یعنی چڑھائی
نمایاں طور سے ہوتی ہے جس کامِل پُرش کی رسائی برہمانڈ دیش میں ہو گئی ہے وہ اس نظر آئی
دینے والی سرشٹی کی حد سے پار ہو گیا ہے اور وہ اپنی سادھارن کریائیں برہمانڈ کے گھاٹوں
سے کرتا ہے اور اس کے چہرے سے گویا برہمانڈ کی چیتنیا جھلکتی ہے۔ اسی طرح سنتوں اور
پرم سنتوں کی سب کریائیں نرمل چیتن دیش کی چیتن دھاروں دوارا ہوا کرتی ہیں۔ اس سے

نتیجہ نکلتا ہے کہ برہمانڈ میں پہونچے ہوئے پُرش کے سروپ کا دھیان برہمانڈ دیش کے چیتن سروپ کا دھیان کرنا ہے اور سنتوں کے سروپ کا دھیان نرمل چیتن دیش کے سروپ کا دھیان کرنا ہے۔ اسی وجہ سے سنت مت میں سنت یا پرم سنت کے سروپ کا اور جب وہ موجود نہ ہوں تو کسی سادھ یا مہاتما کے سروپ کا دھیان کرنا اصل چیتن سروپ کا دھیان مانا جاتا ہے۔ جن لوگوں کے ساتھ ہماری پریت ہے اُن کی شکل خیال میں آنے پر جو اثر ہمارے اندر پیدا ہوتا ہے اس کا ذکر دفعہ ۳۲ میں کیا جا چکا ہے۔ لیکن پہونچے ہوئے پُرشوں کی شکل دھیان میں آنے سے جو اثر بھگت جنوں کے اندر پڑتا ہے وہ بہت گہرا اور تیز ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اثر محض انکا سروپ خیال یا تصوّر میں آنے کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ چونکہ پہونچے ہوئے پُرشوں کی ان سب استھانوں کے سوکشم گھاٹوں میں رسائی رہتی ہے جن کو انھوں نے پار کر لیا ہے اور جن تک وہ پہونچے ہیں اسلئے جب کوئی بھگت جن اُن کے سروپ کا دھیان کرتا ہے تو ان کو فوراً اس کی اطلاع ہو جاتی ہے اور اطلاع ملنے پر وہ اپنے بھگت جن کی مناسب سنبھال اور امداد فرماتے ہیں۔ معلوم ہووے کہ یہ سہائتا حالت دھیان میں ہمیشہ نامعلوم طور پر ہوا کرتی ہے البتہ تجربہ کار بھگت جن سُرت کی بیٹھک کے مقام پر اپنی سُرت کا گہرا ٹھاؤ ہوتا دیکھکر اس کی پرکھ کر لیتا ہے علاوہ اس کے کبھی کبھی کامل پُرش اپنے بھگت جنوں کی پریت درڑھ کرنے اور ان کے اندر نئی اُمنگ اور پریت جگانے کی غرض سے ان کو اپنے نورانی سروپ کی جھلک دکھلانے کی موج فرمایا کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ برہمانڈ یعنی رچنا کے دوسرے درجہ تک پہونچے ہوئے پُرش کا دھیان کرنے سے بھاری روحانی فائدہ ہوتا ہے اور دھیان کرنے والے کے اندر

چیتنا بڑھتی ہے لیکن جب تک کہ نرمل چیتن دیش یعنی رچنا کے سب سے اونچے درجہ میں پہونچے ہوئے پُرش کے سروپ کا دھیان نہ کیا جاویگا ابھیاسی کو اس درجہ کی چیتنا پراپت نہیں ہو سکتی کہ وہ برہمانڈی من کے لیش سے آزاد ہو جاوے یعنی اسوقت تک ابھیاسی کی سُرت کے سنگ برہمانڈی من کے مصالحہ کا جزو برابر لگا رہیگا۔ پرمارتھی یعنی روحانی ترقی حاصل کرنے کیلئے شروع میں نرمل چیتن دیش میں پہونچے ہوئے پُرش کی اور نیز ان پریمی جنوں کی جو ان کی زیر نگرانی سادھن کر رہے ہیں۔ سنگ و صحبت کی بھی بھاری ضرورت ہے کیونکہ اس مہا پُرش کا ذاتی روحانی اثر بڑا زبردست ہوتا ہے جس کا ست سنگ کے وقت خاص طور پر اظہار ہوتا ہے۔ ست سنگ کے وقت پریمی جن گورو مہاراج کو اپنے گھٹ میں پرتیکش یعنی براجمان محسوس کرنے لگتے ہیں اور اسلئے وہ ان کے سنگ کی بھاری قدر کرتے ہیں۔ آگے چلکر ہم دفعہ ٦٥ میں سنتوں کے سنگ کی ضرورت اور مہماں کا تفصیل کے ساتھ بیان کرینگے۔

٣٦- کامل پُرشوں کی چار پرکار کی گتی

معلوم ہووے کہ کامل پُرشوں میں اوپر بیان کئے ہوئے درجوں کے علاوہ ان کی گتی کے لحاظ سے بھی فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ گتی چار پرکار کی ہوتی ہے۔ اوّل سالوک گتی جسمیں کیول کسی اونچے استھان تک رسائی ہوتی ہے۔ دوسرے سامیپ گتی جسمیں کیول کسی استھان کے دھنی یعنی ادھشٹاتری شکتی تک رسائی ہوتی ہے تیسرے ساروپ گتی جسمیں کسی استھان کے دھنی کا سا سروپ دھارن کرنے کی قدرت ہوتی ہے۔ اور چوتھے سایُجیہ گتی جسمیں کسی دھنی کے جوہر کے ساتھ ملکر ایک ہو جانے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے پہلی

دونوں قسم کی گتی والے پُرشوں کو جس استھان تک کہ وہ پہونچے ہیں وہاں کے دھنی سے حسب خواہش بھید وابھید بھاؤ میں برتنے کا بھی اختیار رہتا ہے۔

اوپر کی شرح سے ظاہر ہے کہ کسی اونچے مقام تک رسائی حاصل کرنے کیلئے ابھیاسی کے واسطے لازمی ہے کہ وہ ہر درمیانی استھان کے متعلق چاروں پرکار کی گتی حاصل کرے۔ چنانچہ یوگی کو پنڈ یعنی ملین مایا دیش کے چھ استھانوں اور برہمانڈ یعنی برہمانڈی من کے دیش کے تین نیچے کے استھانوں میں چاروں پرکار کی گتی حاصل ہوتی ہے۔

۳۷۔ کامل پرشوں کے اندر غیر معمولی شکتیاں

ہر کامل پُرش کے اندر کسی اونچے استھان میں رسائی حاصل کرنے پر وہاں کی شکتیاں کسی قدر جاگ جاتی ہیں۔ اور جب وہ وہاں کے دھنی کے ساتھ سایُجیہ گتی سے ایک ہوجاتا ہے۔ اُس حالت میں دھنی کی تمام شکتیاں اور صفتیں اس کے اندر آجاتی ہیں اس پر سوال ہوسکتا ہے کہ اس قسم کی شکتیاں پراپت رہتے ہوئے کامل پُرش ان کا دنیا میں اظہار کیوں نہیں کرتے اگر وہ ان کا اظہار کریں تو سب کسی کو یقین آجاوے کہ سچ مچ ان کے اندر اونچے استھان کی شکتیاں موجود ہیں۔

۳۸۔ معجزے یا کرامات

بیشتر اسکے کہ اوپر کے سوال کا جواب دینے کی کوشش کیجاوے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مختلف اوتاروں اور پیغمبروں وغیرہ کی نسبت جو معجزے بیان کئے جاتے ہیں ان پر سرسری نظر ڈالی جاوے۔ مثلاً رام چندر مہاراج۔ سری کرشن۔ گوتم بدھ

حضرت مسیح اور حضرت محمدؐ وغیرہ کی نسبت بہت سی ایسی کرامات بیان کیجاتی ہیں جن سے صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے اندر اسادھارن یعنی غیر معمولی شکتیاں موجود تھیں۔ اگر ان سب کرامات
کے اندر باہم مشابہت رکھنے والے نکتے یا لکشن تلاش کئے جاویں تو معلوم ہوگا کہ کشٹ
کا نوارن کرنا یا شرناگت بھگتوں کی رکشا کرنا یا ابشواسی منشیوں کو بشواس دلانا یا انکو
شکست دینا وغیرہ ہی ایسی باتیں ہیں کہ جو اکثر کرامات کے اندر یکساں دیکھنے میں
آتی ہیں لیکن کسیطرح کی باقاعدگی یا کسی خاص اصول کی پابندی ان کرامات
کے سلسلہ میں معلوم نہیں ہوتی یعنی ایسا نہیں ہے کہ لگاتار کسی خاص اصول یا
نیم کی پابندی میں یہ کرامات دکھلائی گئیں۔ بلکہ یہی دیکھا جاتا ہے کہ صرف خاص
موقعوں پر ان کا اظہار کیا گیا۔ اور ہمیشہ اور ہر وقت ان سے کام لیکر اوپر بیان
کی ہوئی اغراض حاصل نہیں کی گئیں۔ برعکس اسکے اکثر مرتبہ حضرت مسیح و پیغمبر صاحب
واوتاروں نے خود اپنی اور اپنے بھگتوں کی ہار اور ابشواسی لوگوں کی جیت ہونے
دی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حفاظت کرنے۔ دکھ درد ہٹانے یا کام کاج میں
کامیابی حاصل کرنے کیلئے معجزے یا کرامات روزانہ استعمال کے ذریعے نہیں ہو سکتے
یہ نتیجہ ہمارے لئے بڑے کام کا ہے کیونکہ اس سے ہمکو دفعہ ۳۷ کے اخیر میں جو
سوال اٹھایا گیا تھا اس کا جواب مل جاتا ہے اور نیز ہم اس قابل ہو جاتے ہیں
کہ بطور تماشہ کے جو لوگ غیر معمولی شکتیاں دکھلایا کرتے ہیں انکی اصل حقیقت بیان کر سکیں

۳۹۔ روحانی شکتیوں کے استعمال کے قاعدے

یہ بیان کر چکے ہیں کہ حیتین شکتی میں بمقابلہ دوسری شکتیوں کے بڑا فرق یہ ہے

کہ چیتن شکتی کے اندر ستّا ۔ چیتنیا اور آنند خواص موجود ہیں اور یہ بھی ظاہر کر چکے ہیں کہ چیتن شکتی کا سوت پوت اور بھنڈار جس کو سچا کل مالک کہتے ہیں پرم ستّا پرم چیتنیا اور پرم آنند کا اپار سندھ ہے کل مالک میں یہ خواص ملنے پر آپ سے آپ ماننا پڑتا ہے کہ جو کچھ اس نے کیا ہے ۔ جو کچھ وہ کر رہا ہے اور جو کچھ وہ کریگا اس سب کے اندر اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی دانشمندی موجود ہوگی اور اس سب میں منشاء سوائے سب پر دیا کرنے کے دوسری کچھ نہیں ہو سکتی ۔ اسکے قانون یا نیم بھی جو زمانہ حال ماضی و مستقبل تینوں پر لگتے ہیں اور جن کے دائرہ سے اس نیم میں چلانے والے یا سچّے مالک کے سروگیہ ہونے کے کارن کوئی بھی بات باہر نہیں رہ سکتی بالکل مکمل یا نردوش ہیں اور انسان کے بنائے ہوئے قاعدہ قانون کے موافق ان میں ردّ و بدل یا اِدھر اُدھر ہونے کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ اسلئے پہونچا ہوا پرش جو کل مالک کے ان قاعدوں سے واقف ہو گیا ہے یا جو کسی حد تک ان کو اپنے استعمال میں لاتا ہے لازمی طور پر ان کا پالن کرنے والا ہونا چاہئے نہ کہ بھنگ کرنے والا ۔ یہاں پر یعنی اس ملین مایا دیش میں چیتن شکتی کا جو بیوہار ہے اگر اس پر خیال کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ چیتن شکتی سدا پوشیدہ یعنی چھپی رہتی ہے یہانتک کہ انسان کی اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی بُدّھی کو بھی اپنے اندر موجود چیتن شکتی کی کریاؤں کا کچھ پتہ نہیں ہے ۔ چیتن شکتی کے کیندر یعنی سُرت سے نکل کر جو چیتن دھاریں جاندار کے اندر مختلف گھاٹوں پر پہونچتی ہیں انھیں کی معرفت ان گھاٹوں کے خواص چیتن ہوتے ہیں اور انسان کو سنسار کا کسی قدر تجربہ اور گیان حاصل ہوتا ہے جسکے سہارے دنیا کا روزانہ کام چلتا ہے ۔ یہ چیتنیا جو جانداروں کے اندر اس طریقہ سے سُرت کی دھاروں کی معرفت جاگتی ہے پرکرتی کی جڑ شکتیوں کے بھیدوں میں کسی حد تک غوطہ لگانے کی

بھی طاقت رکھتی ہے اور اسی کے ذریعہ انسان نئی نئی معلومات وایجادیں کرتا ہے جن سے
منشیہ جاتی کے سکھ وآرام میں ترقی ہوتی ہے اور جن کو دیکھکر عام لوگوں کی آنکھیں کھلتی
ہیں۔ معلوم ہووے کہ ان سب باتوں کو جو سادھارن چیتنیا سے تعلق رکھتی ہیں چیتن شکتی کی
دھارا میں خود گپت رہکر ظاہر کرتی ہیں اور ان کا اظہار کرتے ہوئے دھاروں کا رُخ برابر نشر نگھ
بنا رہتا ہے۔ ان کے علاوہ جو غیر معمولی حالتیں چیتنیا کی ہوتی ہیں۔ جیسے سکتہ یا ہپنوٹیزم
کی حالت جن میں انتری پرکاش اور چیتن شکتی کا کوئی اسادھارن انگ کبھی کبھی ظاہر ہوتا
ہے انکے دوران میں معمول یعنی وہ شخص جس پر ہپنوٹیزم کی نیند یا سکتہ کی حالت طاری
ہے بیہوش رہتا ہے اور اُس کا اپنے اوپر کوئی قابو نہیں رہتا اور اس کی سب کارروائی
یا تو عامل یعنی ہپنوٹیزم کرنے والے کی مرضی کے مطابق ہوا کرتی ہے یا بے ٹھکانا ہوتی ہے
علاوہ اس کے یہ بھی ہوتا ہے کہ بہت سی باتیں جو معمول ان حالتوں میں بیان کرتا
ہے غلط ثابت ہوتی ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان غیر معمولی حالتوں میں جاگنے
والی اسادھارن شکتیاں بہت ہی کم پیمانہ پر دنیوی اغراض حاصل کرنے کے لئے
استعمال ہو سکتی ہیں۔

اوپر کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ انتری چیتنیا یا روحانی طاقتیں ایسے اسفول منسا
کام سرانجام دینے کیلئے نہیں ہیں جو پرکرتی کی شکتیوں کی معرفت کئے جاسکتے ہیں بلکہ
ان کے ذمہ قدرت کے انتظام میں کوئی اور ہی سیوائیں رکھی گئی ہیں اسکے ساتھ ساتھ
یہ بھی صاف ہوتا ہے کہ گپت روحانی طاقتیں صرف انھیں حالتوں میں جاگتی ہیں
اور استعمال میں آتی ہیں جب شریر کی کریائیں پورے طور پر اور من کی کریائیں کسی
حد تک بند یا شتھل ہو جاویں اور ان کے استعمال کرنے والے کی مرضی کسی دوسرے

کی مرضی کے تابع ہو جاوے۔ اب اگر ان دونوں باتوں کو کامل پُرشوں پر گھٹا کر دکھایا جاوے تو نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی اونچے منڈل یا لوک میں رسائی اور اونچے درجہ کی روحانی شکتیاں حاصل کرنے کے لئے ان کے واسطے یہ ایک لازمی شرط ہونی چاہئے کہ وہ اپنی مرضی کو اس استھان کے دھنی کی مرضی کے قطعی آدھین کریں اور ایسی صورت میں دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کامل پُرش اُن سب قاعدوں کی پوری پابندی کریں جن پر دھنی اپنے استھان میں خود کاربند ہے اور دھنی کی طاقتوں کے پرکٹ کرنیکی غرض سے جو کچھ وہ کریں اس کے لئے دھنی کی آگیا ہونی چاہئے۔ کامل پُرشوں کے لئے یہ اجازت نہیں ہے کہ اپنی مرضی اور خوشی کے مطابق جب چاہیں ان قاعدوں کو توڑ کر سوارتھی ضرورتوں کے پورا کرنے کیلئے اونچے درجہ کی شکتیوں کو استعمال میں لاویں۔

۴۰۔ معجزوں میں بھید

بعض آدمی اس قسم کے ملتے ہیں کہ جن کے اندر کسیقدر روحانی طاقت تو جگی ہوئی ہے لیکن وہ کسی درجہ کے پہونچے ہوئے پُرش نہیں ہیں اور نہ ہی وہ پہونچے ہوئے پُرشوں کی ذمہ داریوں سے واقف ہیں۔ ایسے لوگ اپنی روحانی طاقت کی جان بُوجھ کر نمائش کیا کرتے ہیں اور شعبدہ بازی کی غرض سے اس کا نامناسب استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کے تماشوں سے ہر چند الشو اسیوں کے ہردے میں مالک اور روحانیت کی جانب کسیقدر شوق جاگ جاتا ہے لیکن یہ تماشے ایک چیز ہیں اور سچے پیغمبروں اور اوتاروں نے جو چمتکار دکھلائے وہ دوسری چیز ہیں۔ اول تو ان مہاپُرشوں نے چمتکاروں کا اظہار بہت ہی کم موقعوں پر کیا اور جب کبھی کیا تو اُسوقت

خاص منشا یہ رہی کہ اُن کے ذریعہ سے ان انتری استھانوں کی موجودگی ثابت کریں جن کا وہ بھید بیان کرتے تھے اور نیز یہ کہ منشیوں کے اندر روحانیت کی ترقی ہوتا کہ وہ انتری ابھیاس کر کے ان اونچے استھانوں میں رسائی حاصل کریں۔ علاوہ اس کے ایسے چمتکار صرف ان لوگوں کو دکھلائے گئے جن کے اندر کسیقدر روحانیت موجود تھی یعنی جو لوگ انتری ابھیاس کرنے اور اونچے استھانوں میں رسائی حاصل کرنیکے کسیقدر ادھکاری تھے۔

۴۱۔ پیغمبروں اور اوتاروں کیلئے مصیبتوں کا سامنا

چیتن شکتی کے ذاتی اصول کے برُدّھ ہونیکی وجہ سے معجزوں کا اظہار سادھارن منُشیہ گتی کے گھاٹ پر جو بھوگ بلاس کی باسناؤں سے سَنا ہوا ہے نہیں ہوسکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب جب پیغمبروں اور اوتاروں نے مجبور ہوکر سنساری ضرورتوں کے پورا کرنے کے نمت اپنی غیب کی شکتیوں کا استعمال کیا تب تب ان کو مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انھوں نے اِشواسیوں کو بشواس دلانے کیلئے بھی خاصکر سادھارن طریقوں ہی کا استعمال کیا یعنی دلیل عقلی واُپدیش وآچرن کی شُدھی ہی کی معرفت اپنے آشئے یا مت کا پرچار کیا اور معجزات سے بہت ہی کم کام لیا۔

۴۲۔ پرچے

معجزوں کے علاوہ البتہ ایک اور طریقہ ہے جو عین قدرتی ہے اور جس کی معرفت ان مہاپرشوں نے بھگتوں اور شردّھیوں پر اپنی اسادھارن شکتیوں کا اظہار کیا یہاں

مطلب اُن بار بار واقع ہونے والے اتفاقات یعنی آکسمک گھٹناؤں سے ہے جن کا
کارن معمولی طور پر منشیہ کے خیال میں نہیں آتا اور جن کے ذیل میں نہایت غیر معمولی
نتیجے ظہور میں آیا کرتے ہیں اور ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں جنکی نسبت پہلے سے
کسی کو شان و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہووے کہ یہ اتفاقات جیسا کہ عام طور
پر خیال کیا جاتا ہے بے اصول یعنی بے ٹھکانے باتیں نہیں ہوتیں بلکہ جیسا کہ ہم آگے
چلکر دکھلاوینگے یہ بھی قدرتی یعنی نیم انوسار ہونے والی باتوں کی طرح خاص قاعدوں
کے مطابق ہی ظہور میں آتی ہیں اور جو کہ عام طور پر روزانہ زندگی میں اُنکے قاعدوں کا
استعمال جاری ہے اسلئے ان کے عمل میں لانے سے اونچے درجہ کے کسی قاعدہ کی
خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اور اسی وجہ سے سچّے سادھ سنت مہاتما اپنے شِشیوں
کو خاصکر پرمارتھی نفع پہونچانیکی غرض سے ان کے قاعدوں کا جب تب استعمال
کرتے ہیں۔ چنانچہ شِشیوں کی ایسی مشکلیں اور کٹھنائیاں جن کو وہ نہایت دُشوار
یا اپنے بس سے باہر کی سمجھتے ہیں۔ سادھنا کے زمانہ میں اکثر اوقات اچانک غائب
ہو جاتی ہیں اور اسوقت اس قسم کی آکسمک باتیں ظہور میں آتی ہیں کہ جن کے اندر اُنکو
گورو مہاراج کی دیا کا ہاتھ صاف نظر آئی دیتا ہے۔ اس قسم کے پرچے بار بار ملنے سے
شِشیوں کے دل سے گورو مہاراج کی اسادھارن شکتیوں کی نسبت سب شنکائیں
دُور ہو جاتی ہیں اور شکر گزاری کا انگ لئے ہوئے سچّا بشواس ان کے چرنوں میں قائم
ہو جاتا ہے۔ معلوم ہووے کہ اس قسم کی دیا صرف تبھی ہوتی ہے جب شِشیہ کی سُرت
کی چڑھائی کے سلسلہ میں کوئی مشکلیں یا کٹھنائیاں واقع ہوں اور سچّے پرمارتھ کی
ریت کے برُدھ یعنی خلاف سنساری باسناؤں کے پیدا کرنے کے لئے ہرگز نہیں ہوتی

اگر کوئی اس قسم کی سنساری وقت پیش آرہی ہے کہ جس سے شِشیہ کے لئے ابھیاس کا بننا ناممکن ہو رہا ہے تو وہ ہٹا دی جاتی ہے یا ہلکی کر دی جاتی ہے۔ لیکن سوارتھ سے متعلق نِری سنساری باسناؤں کے پورا کرنے کے لئے کوئی سہائتا نہیں دی جاتی فارسی زبان میں کسی کامل نے کہا ہے۔

طالبانِ دنیا مقہور رند۔ طالبانِ عقبیٰ مزدور رند۔ طالبانِ مولیٰ مسرور رند

یعنی دنیا کے چاہنے والے مالک کے قہر یا ناراضگی کے بھاگی ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد بہشت کے چاہنے والے مزدورے ہوتے ہیں اور سچّے مالک کے چاہنے والے پرم آنند کے بھاگی ہوتے ہیں۔

۴۳۔ کامل پُرشوں اور اوتاروں میں فرق

اوپر کی دفعات میں کامل پُرشوں کی طاقتوں اور کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے جو بیان اوتاروں اور پیغمبروں کے معجزوں وغیر معمولی چمتکاروں کا ہوا ہے اس سے بھرم ہو سکتا ہے کہ کامل پُرشوں اور اوتاروں وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ ہر چند اَفت میں یعنی سائجیہ گتی حاصل ہونے پر کامل پُرش کے اندر جس استھان تک اس نے رسائی حاصل کی ہے وہاں کے اوتار یا پیغمبر کی سی قریب قریب سبھی شکتیاں آجاتی ہیں لیکن ان پُرشوں میں اور اوتاروں و پیغمبروں میں بڑا فرق رہتا ہے۔ موٹے طور پر یہ فرق ہوتا ہے کہ اوتار یا پیغمبر کے اندر تو اونچے درجہ کی شکتیاں جنم ہی سے موجود رہتی ہیں اور پہونچے ہوئے پُرش کے اندر وہ شکتیاں سادھن کر کے اونچے استھانوں میں رسائی ہونے پر جاگتی ہیں۔

۴۴- اوتار

اوتاروں کی نسبت جو ایک بھاری غلط فہمی لوگوں میں پھیل رہی ہے۔ اس کو یہاں پر دُور کر دینا نامناسب نہ ہوگا یعنی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جب انسان ایک محدود چیز ہے تو یہ یقین کرنا نہایت لغو یا کم از کم بعید العقل ٹھہرتا ہے کہ کوئی ایسا دھنی جس کے اندر لامحدود یا بھاری شکتیاں موجود ہیں اپنے تئیں منشیہ شریر کے کوزہ میں بند کریگا۔ لیکن نیچے کی دلیلوں پر غور کرنے سے اس خیال کی غلطی ثابت ہو جاویگی۔ یہ بیان ہو چکا ہے کہ جس وقت کسی کامل پُرش کی سُرت موت کے مقام سے گذر کر برہانڈی من کے استھانوں یا نرمل چیتن منڈلوں میں (جیسی صورت ہو) پرویش کرتی ہے اُس وقت اُسکی چیتنتا کا آبھاس ہی اُسکے شریر کی معمولی کریاؤں کے سرانجام دینے کیلئے کافی ہوتا ہے اور سُرت کی دھاروں کا شریر کے ساتھ تعلق قائم رہنے کی وجہ سے اس کی روحانی گتی یعنی اندرونی چال میں کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا۔ اب اگر کامل پُرشوں کی نسبت اسطرح کا خیال درست ہو سکتا ہے تو اوتاروں کی نسبت یہ اور بھی زیادہ مضبوطی کے ساتھ صحیح ہونا چاہیئے۔ چنانچہ دھنی تو اپنے دھام میں رہتا ہوا اپنے دھام کی سنبھال بدستور کرتا رہتا ہے لیکن سیدھی اس سے نکلی ہوئی کرنیاں منشیہ روپ دھارن کر لیتی ہیں اور اسی کو دھنی کا اوتار دھارن کرنا کہتے ہیں۔ یہ اوتار سروپ دھنی کی خاص پریرنا سے اس قسم کی کارروائیاں عمل میں لاتا ہے جن سے اوتار دھارن کرنیکی غرض سرانجام پاوے۔ جیسے بعض دریاؤں کے اُس حصہ میں جو سمندر سے ملا ہوتا ہے اور جس میں جوار کا پانی آیا کرتا ہے جوار بھاٹا آنے پر سمندر سے پانی آتا اور جاتا ہے۔ ہرچند پانی کا آنا جانا

دریا ہی کے اندر ہوا کرتا ہے لیکن یہ دونوں کریائیں جوار بھاٹے کی ہلور کا ہی انگ ہوتی ہیں اور سمندر تو جہاں کا تہاں ہی بنا رہتا ہے لیکن اس کی ہلوریں دریا میں جوار بھاٹے کے پانی کے آنے جانے کا انتظام کیا کرتی ہیں۔

۴۵۔ اوتار کی آمد سے سنسار کو بھاری لابھ پہونچتا ہے

سوال ہو سکتا ہے کہ وہ کونسی ضرورت و غرض ہے جس کے پورا کرنے کیلئے سنسار میں اوتار کی آمد ہوتی ہے چنانچہ اب اسی کا جواب دیتے ہیں۔ یہ بیان ہو چکا ہے کہ رچنا میں جو ایک سرو گیہ پُرش نے سجائی ہے کوئی بھی چیز بے ٹھکانا یا اتفاقیہ نہیں ہے اور رچنا اور اس کے نواسیوں کے لئے جو بھی اوستھائیں روا رکھی گئی ہیں ان سب کے اندر دیا سے بھرے ہوئے قاعدے قانون کام کر رہے ہیں اسلئے ظاہرا کشٹ اور کلیش کی حالتوں کے اندر بھی ہر چند وہ نہایت تکلیف دہ اور بعض اوقات جگر شگاف ہوتی ہیں اور سخت بے رحمی ان سے ٹپکتی ہے برابر مصلحت انت میں لابھ پہونچانے کی موجود رہتی ہے کیونکہ یہ حالتیں آخر اس سرو گیہ یعنی علم کل و عقل کُل سچے مالک ہی کے کسی قاعدہ قانون کا ظہور تو ہیں اور جب یہ مان لیا گیا کہ رچنا کا آدیعنی مول کارن ایک سرو گیہ پُرش ہے تو اسکے اندر سدا کے لئے دُکھ بھوگنے کی صورت کی موجودگی اُکیت یعنی لغو ہو جاتی ہے اور جب ایسی اوستھاؤں تک کے اندر جو کل مالک کے پرم آنند مے جوہر کے برُدھ معلوم ہوتی ہیں مصلحت لابھ کی موجود ہے تو سنسار میں اوتاروں کی آمد کے اندر جو خود پرم آنند مے جوہر کے اندر موج اٹھنے کے کارن ہوتی ہے کمال درجہ کی دیا و مہر متصوّر ہونی چاہیئے۔

۴۶۔ سنسار میں کلادھاری پُرشوں کے دوارا ہی سب سُکھ کا سامان اور گیان پرگٹ ہوتا ہی

تہذیب یافتہ لوگوں کے سب کے سب سُکھ اور بھوگ وبلاس ان کے وہ سب آلے اوزار و سامان جن سے دُکھ دُور ہوتے ہیں اور دور رہتے ہیں یا جن سے سوداگری و بیوپار کی ترقی ہوتی ہے ان کی وہ سب معلومات و ایجادات جن سے سرشٹی کے اندرونی انتظام و قاعدہ قانون کی منشّیہ کو کسیقدر جھلک ملتی ہے (ہرچند وہ جھلک محض جزدی ہوتی ہے) وہ تمام رُوپک و نازک خیالات و فاضلانہ تصنیفات جن کے ذریعہ سے بُدّھی کو شانتی مے سُکھ پراپت ہوتا ہے اور وہ سب قاعدے قانون جن کا خاص مطلب برودھ کو دور کرکے دُنیا کے کام کاج کے لئے سہولیت اور پریم کی صورت پیدا کرنا ہے۔ سبھی کا ظہور اس پرتھوی پر کَلادھاری یعنی خاص طرح کے سنسکار والی سُرتوں کی آمد ہی سے ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مختلف قوموں کی اُنتی اور اَونتی یعنی ترقی و تنزّل اور اُنکی تہذیب یعنی اُن میں انسانیت کا بڑھاؤ گھٹاؤ اس قسم کی سُرتوں ہی کی موجودگی اور عدم موجودگی کے حساب سے ہوتا رہا ہے اسلئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ سب کے سب علم وفن کا ظہور جو پچھلے زمانہ میں اس سنسار میں پرگٹ ہوئے۔ اب ہو رہے ہیں۔ یا آئندہ ہونگے مناسب دماغی قابلیت والی سنسکاری سرتوں کے دوارا ہی ممکن ہے۔

۴۷۔ پرمارتھ کا سب گیان پیغمبروں اور اوتاروں دوارا پرگٹ ہوا

جس طرح مختلف وقتوں پر مختلف سنسکاری سُرتیں سنسار میں آتی ہیں اور علم وفن کا پرکاش

کرتی ہیں اسی طرح مناسب وقتوں پر پیغمبر اور اوتار بھی تشریف لاتے ہیں اور حسب ضرورت جیووں کو پرمارتھی فیض فائدہ پہونچاتے ہیں۔ وہ اس وقت اپنے نج دھام کا یعنی جہاں سے وہ آتے ہیں بھید پرکٹ فرماتے ہیں اور سب جیووں کو اُپدیش اس سادھن کی کمائی کا کرتے ہیں جس سے جیو اُن کے نج دھام میں رسائی حاصل کر سکیں۔ جس زمانہ میں جیو سیدھے سادے اور شردھاوان تھے۔ مہا پرشوں کا سُوجھ جیون اور پاک رہنی گہنی اس قابل تھی کہ جس کو دیکھکر جیووں کے ہردے میں ان کا اُپدیش جگہ کر لیتا تھا۔ چنانچہ جو انتری بھید یعنی سادھن کی یُکتیاں اُنھوں نے بیان کیں ان کو لوگوں نے بلا کسی حجت و شک کے انگی کار کر لیا اور ان کی کمائی کر کے پرمارتھی یعنی روحانی لابھ بھی اٹھایا۔ سادھن کی کمائی میں چاہے وہ کسی درجہ کی ہو وہ سب رُکاوٹیں اور مُشکلیں جن کا ہم آگے ذکر کرینگے جیووں کو ہمیشہ پیش آتی رہیں۔ اسوقت بھی آتی ہیں اور آئندہ بھی آتی رہینگی۔ سچے گورو کی مدد سے جو ہر سچے مذہب یا مت کے شروع میں ہمیشہ اوتار یا پیغمبر ہوئے۔ اور ان کے بعد اگر کسی گورمکھ نے (یعنی ایسے شِشیہ نے جس نے ان کے ست سنگ میں رہکر یُکتی کی کمائی پورے طور پر کر لی تھی) ان کی روحانی کارروائی جاری رکھی تو اُسکی سہائتا سے ان مشکلوں کو جیتنا کوئی کٹھن کام نہ تھا۔ لیکن جب اس قسم کے مہا پُرش ناپید ہو گئے تو ان کی سنگتوں میں صرف ظاہری رسمیات کا بجا لانا باقی رہ گیا اور انتر میں ترقی کرنا قریب قریب بند ہو گیا۔ سادھن کی کمائی سے ہمارا مطلب یہاں پر انتر میں سُپن سُشپتی۔ سکتہ اور موت کی حالتوں سے گذر کر اونچے منڈلوں میں چڑھائی سے ہے۔ اس انتری چڑھائی میں ہر نئی منزل پر ابھیاسی کے نچلی منزل والے من بُدھی وغیرہ نے ہو جاتے ہیں اور وہاں کی شکتیاں جگانے یعنی جیتن کرنیکے لئے اسکو

کسی سہایک یعنی مددگار پرش کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی کہ ننھے بچے کو یہاں پرورش پانے کیلئے ماتا کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴۸۔ تحقیقات کیلئے نئے شوق کا جاگنا

اس میں شبہ نہیں کہ پچھلے وقتوں میں اوتار او پیغمبر انتری روشنی کی مدد سے اپنے پرکٹ کئے ہوئے بھید کو دلیلوں کے ذریعہ پایۂ ثبوت تک پہونچا سکتے تھے لیکن وہ زمانہ اسکے لئے طیار نہ تھا اسوجہ سے انھوں نے جیووں کو بشواش دلانے کی خاطر انتری راستہ واستھانوں کا بھید بیان کرنے کے علاوہ اور کوئی کوشش نہیں کی آجکل کے زمانہ میں بڑے زور کے ساتھ ہوا بدل رہی ہے اور سنسار بھر کی یہی مانگ ہے کہ ہر بات عملی جامہ میں اور ٹھیک ناپ وتول کے ساتھ بیان ہونی چاہئے اور ہر معاملہ کے ثبوت کیلئے چاہے وہ پرمارتھی ہو یا سوارتھی عقلی دلیلیں پیش ہونی چاہئیں معلوم ہووے کہ لوگوں کی اس قسم کی مانگ وچاہ پرمارتھی گیان یا سا کی ریت کے برودھ نہیں ہے۔ بلکہ برخلاف اِس کے اس چاہ کی وجہ سے انتری بھید ایسی شکل میں پیش کیا جاسکیگا جسکو سمجھکر منشیوں کے شبہے ہمیشہ کیلئے دور ہوجاوینگے اور واضح ہو کہ عام لوگوں کے من نے یہ ڈھنگ یوں ہی یعنی محض اتفاق سے اختیار نہیں کر لیا ہے۔ بلکہ دراصل یہ نتیجہ اُن کے اُس دلی شوق کا ہے جو ان کے اندر سدا استھائی لابھ کے دلانے والے سب سے اونچے بھید کے جاننے کیلئے موجود ہے۔

۴۹۔ پرچلت متوں کے اوتار و پیغمبر

آگے چلکر دکھلایا گیا ہے کہ وہ سب اوتار و پیغمبر جن کا پیچھے ذکر ہوا ہے اور جن کے دوسرے بڑے

حصہ یعنی برہمانڈی من یا برہم کے دیش سے آئے تھے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ اُس برہم اور اُس کے دیش کو جان و طاقت سچّے کل مالک یعنی چیتن شکتی کے بنج سوت پوت اور بھنڈار سے پراپت ہوتی ہے اور موت کے وقت جو دشا ردّ و بدل کی مُنشیہ کے من کو بیاپتی ہے اُسی طرح کی برہم اور اسکے دیش کو بھی بیاپتی ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ برہم کے دیش میں پہونچنے پر اگرچہ عرصہ دراز کیلئے جیو کو بھاری روحانی فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن پرم اَودِناشی آنند پراپت نہیں ہوتا اور نہ ہی اُس کا ہر طرح کے ردّ و بدل و مرتیو سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا ہوتا ہے اور چونکہ منُشیہ کے من کی طرح برہمانڈی من کی رجوعات اپنے دیش میں بہر مکھی ہیں اسلئے انتر مکھی چیتن دھاروں کی مدد سے جب سُرت برہمانڈ کے پرے یعنی نرمل چیتن دھام کی طرف چڑھتی ہے تو برہمانڈی من کی برتیاں سو بھاوِک طور پر برودھ کرتی ہیں۔ علاوہ اسکے جیسے منُشیہ کا من ۲۴ گھنٹہ اپنے ہی سکھ کے کاموں میں لگا رہتا ہے اسیطرح برہمانڈی من بھی اپنی ہی ذات کے متعلق انتظام میں مصروف رہتا ہے اور جیسے منُشیہ کے من کو نرمل چیتن دیش کا کوئی خیال نہیں آتا ویسے ہی اُسکی بھی توجہ اُس طرف قطعی نہیں جاتی۔ جب برہمانڈی من کا یہ حال ہے تو اس کے حکم سے پرکٹ ہونے والے اوتاروں اور پیغمبروں کا بھی ایسا ہی حال ہونا چاہئے۔ چنانچہ اُن مہاپرشوں نے صرف برہمانڈی من کے دیش تک کی رسائی کے لئے انتظام فرمایا اور وہ بھی ایسے طریقہ سے کہ صرف وہ جیو جو خود ان کے چرنوں میں لگے یا جو ان کے گورمکھ شِشیوں کی سَرن میں آئے اُن کے اُپدیش سے عملی فائدہ اٹھا سکے اور جو لوگ ان کے بعد ان کے مت کے پیرو بنے اُن کو زندگی بھر میں جو اصل روحانی ترقی پراپت ہوئی وہ نہ ہی کے برابر تھی۔ مرنے کے بعد وہ سب لوگ اپنے شُبھ اشُبھ کرموں کے انوسار اونچے یا نیچے دیشوں میں داخل ہوئے لیکن برہمانڈی

من کے دیش یعنی برہمانڈ میں ان کو باس نہیں ملا کیونکہ من کی دھاروں کا باہرمکھی جھکاؤ پورے طور پر ناش ہوئے بغیر کوئی جیو برہمانڈ میں قدم رکھنے کا ادھکاری نہیں ہوتا ایسے ہی برہمانڈی من کی بہرمکھی برتیوں کی پورے طور پر صفائی ہوئے بغیر کوئی سُرت نرمل چیتن دیش میں پرویش کرنیکے قابل نہیں ہوتی۔ برتیوں کی اس صفائی کی مثال پرکرتی یعنی مادہ کے اندر ہونے والی اُن تبدیلیوں سے دی جاسکتی ہے جو اُس کے ٹھوس سے ایُن اوستھا میں بدلنے پر واقع ہوتی ہیں۔ یعنی اوّل تو پرمانوؤں کو وہ ملاپ انگ چھوڑنا پڑتا ہے جسکی وجہ سے مادہ کی ٹھوس اوستھا قائم ہے اور اسکے بعد جب مادہ کی دوسری حالت یعنی رقیق اوستھا ہو جاتی ہے تو اس اوستھا والی چکنی پکڑ چھوڑنی ہوتی ہے اور پھر وزن یعنی گُورتو پیدا کرنے والی پرتھوی کی کھینچ شکتی خارج کرنی پڑتی ہے اور بعد میں پرمانوؤں کے رگڑ کے ساتھ پرتھک ہونے پر پرگٹ ہونے والی دشا جو گرمی یا تاپ کی اوستھا ہے پار کرنی ہوتی ہے۔ اسکے بعد پرمانو بھوٹ کر ایَن اوستھا کو پراپت ہوتے ہیں۔ خیال رہے کہ ہر تبدیلی میں یعنی ایک اوستھا سے دوسری میں داخل ہونے پر پرمانوؤں کی آزادی اور طاقت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

۵۰۔ اوتاروں اور پیغمبروں کے برہمانڈ سے آنیکا ثبوت

اوپر یہ بیان کیا گیا کہ پرچلیت متوں کے اوتار و پیغمبر اس لوک میں یعنی پرتھوی پر برہمانڈی من کے استھانوں سے آئے اس کا ثبوت اُن مہاپرشوں کی پرگٹ کی ہوئی پوتر پستکوں میں موجود ہے کیونکہ جو اندری بھید اُن پستکوں میں برنن کئے گئے ہیں اُن سے آتم ودیا جاننے والوں کو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُن مہاپرشوں کی منزل مقصود یعنی اُن کا

نشانہ رچنا کے دوسرے درجہ کے اندر واقع ہے۔ سادھارن منشیہ البتّہ ان باتوں کے سمجھنے میں لاچار ہیں اسلئے ان کو مختلف پرچلیت متوں کے سدّھانتوں یعنی پہونچنے کی منزلوں میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ اور بہت سی ایسی باتیں جو عام لوگوں کو ظاہرا اسمبھو یا ہنسی کے لائق معلوم ہوتی ہیں واقفکاروں کے لئے انتری مقامات اور سُرت کی چڑھائی کا بھید بیان کرتی ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ محمد صاحب اپنے مشہور براق گھوڑے پر سوار ہوکر آکاش میں چڑھ گئے اور چڑھائی کے دوران میں انھوں نے شق القمر کیا یعنی چندر کے دو ٹکڑے کر ڈالے۔ یہ باتیں سادھارن منشیوں کو جو انتری بھید کی اصطلاحی بولی سے ناواقف ہیں اور جنھوں نے انتری سادھن کے متعلق کوئی تعلیم نہیں پائی ہے محض گپ یعنی مِتھیا بچن معلوم ہونگے لیکن کسی روحانی درسگاہ کے طالب علم کو ان کے دوسرے ہی معنی سمجھ میں آتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ براق گھوڑے سے مطلب جس پر پیغمبر صاحب سوار ہوئے تھے رچنا کے تیسرے بھاگ یعنی پنڈ دیش کی سب سے اونچے درجہ والی بجلی شکتی سے ہے۔ اور چونکہ یہ شکتی اس دیش کے تمام استھول پدارتھوں کی جان یعنی روح کے طور پر ہے اسلئے اسی دھار پر سوار ہوکر چلنے سے اونچے چڑھائی ہوسکتی ہے۔ اس دھار کا مخزن یعنی سوت چندر استھان میں واقع ہے۔ چندر سے یہاں پر مطلب پرتھوی کے اُپگرہ چاند سے نہیں ہے وہ چندر استھان پرتھوی پر چمکنے والے سورج کے پرے واقع ہے اور منشیہ شریر کے چھٹے چکر یعنی سُرت کی بیٹھک کے مقام سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس مقام کے پرے جانے کے لئے ضروری ہے کہ یہ مرکز یعنی چکر بیدھا جاوے۔ جب پیغمبر صاحب اس چکر کو بیدھکر پار ہوگئے تو ادھیاتمک بولی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ انھوں نے چندر کے دو ٹکڑے کردئے۔ بعد میں پیغمبر صاحب

کو دور سے ایک جگمگاتی ہوئی لاٹ یعنی لَو کا درشن ہوا جسکو ویدک دھرم میں "جیوتی" کہا گیا ہے اور جو "مایا سبل برہم" کی اردھانگنی ہے۔ محمدؐ صاحب پر تمام احکام اور الہام اسی استھان سے نازل ہوئے۔ اور ان کے اُپدیش کی منزل مقصود یہیں ختم ہوجاتی ہے

۵۱۔ جیو اُدّھار

چونکہ کسی بھی چیز کا علم اُس کے ساتھ چیتن دھار کا تعلق قائم ہونے ہی پر پراپت ہوتا ہے۔ اسلئے کسی دھنی کے جوہر اور اس کے دھام کی رچنا کا حال یا تو خود اُسی کو معلوم ہوسکتا ہے یا اس سے اُوپر کے مقام کے دھنی کو ہوسکتا ہے اِسی وجہ سے جب کسی دھنی کو ضروری اور مُناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے سے نیچے استھانوں کے باسیوں کو اپنے دھام میں باسا دیوے تو اُس دھام کا بھید تبلانے اور اس میں پہونچنے کی یُکتی سکھلانے کے لئے اوّل اسکو خود اوتار دھارن کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس قسم کے اوتار کم ہوتے ہیں اور جب اُن کی آمد ہوتی ہے تو نہایت گُپت سے گُپت بھید پرکٹ کردئے جاتے ہیں اور جو جیو اُن کے چرنوں میں لگتے ہیں وہ اندلہ میں جلد بھاری ترقی حاصل کرتے ہیں۔ ایسے اوتار کی وفات کے بعد جیو اُدّھار کی کارروائی اُن کا گورمکھ (شاگرد رشید) جاری رکھتا ہے۔ اور جس درجہ کی رسائی گورمکھ نے حاصل کی ہے اُسی درجہ کا فیض فائدہ اس کی معرفت جیووں کو پہونچتا ہے اگر گورمکھ کی رسائی درجہ اوّل کی ہے یعنی اس نے دھنی کے جوہر کے ساتھ سایُجیہ مُکتی حاصل کرلی ہے تو اس حالت میں اس کی معرفت اوتار سروپ کے سمان ہی فیض فائدہ سادھن کرنے والوں کو پراپت ہوتا ہے۔

۵۲۔ اوتاروں کی آمد سے پہلے طیاری

کبھی کبھی یہ مناسب ہوتا ہے کہ کسی دھنی کے اَوتار دھارن کرنے سے کچھ پہلے بطور راستہ طیار کرنے کے دھنی کا جزوی بھید بیان کر دیا جاوے اور اس کے لئے دھنی کے جوہر سے پیدا شدہ کسی سُرت کو جس کو اس کا نج پُتر یا اس کے دھام کی سُرت کہنا چاہیے بل دیکر اس لوک میں اتارا جاتا ہے واضح ہو کہ نہ صرف رچنا کے دوسرے درجہ یعنی برہمانڈ دیش کا بھید سنسار میں اس طریقہ سے پرکٹ کیا گیا ہے بلکہ نرمل چیتن دیش کے استھانوں کا بھید بھی اسی قاعدہ سے پرکٹ ہوا ہے اور سنت یعنی ایسے کامل پُرش جن کو نرمل چیتن دیش میں سالوکیہ۔ سامیپ۔ سارُوپ یا سایُجیہ مُکتی حاصل تھی اور جو اُس دیش کے مختلف استھانوں کے دھنیوں کی اَنش یعنی نج پُتر تھے اس سلسلہ میں سنسار میں آئے اور شروعات کبیر صاحب کی تشریف آوری سے ہوئی۔ اُن کے بعض شبدوں سے نہایت صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اُس سب سے اونچے دھام سے تشریف لائے تھے جو الکھ اور اگم کے پرے ہے اور جسکو رادھاسوامی دھام کہتے ہیں۔ کبیر صاحب سچے کُل مالک رادھاسوامی کے نج پُتر تھے اور وہ اپنے سچے پرم پِتا کے جلیل القدر فرمان سنسار میں پہونچانے کی غرض سے بطور پیش خیمہ کے تشریف لائے۔ چنانچہ انھوں نے اِشارہ میں نیچے لکھی ہوئی کڑی کے اندر ان باتوں کا ذکر کیا ہے۔

کہیں کبیر ہم دُھر گھر کے بھیدی لائے حُکم حضوری

یعنی کبیر صاحب۔ جو دُھر گھر یعنی سب سے اونچی منزل کے بھید سے واقف ہیں کہتے ہیں کہ وہ حضور یعنی سچے مالک کے فرمان لے کر آئے ہیں۔

کبیر صاحب کے پیچھے مختلف وقفوں کے بعد دوسرے سنت سنسار میں تشریف لائے جیسے گورونانک صاحب۔ جگ جیون صاحب۔ پلٹو داس تُلسی صاحب ہاتھرس والے۔ (ان کو اور گوسائیں تُلسی داس جی کو جو رامائن کے مصنف تھے ایک نہیں سمجھنا چاہیئے) ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک مہا پُرش جو اُن سے تھوڑا نیچا درجہ رکھتے تھے سنسار میں پرکٹ ہوئے جیسے غریب داس جی۔ دُولم داس جی۔ چرنداس جی بابا جی دریا صاحب۔ ریداس جی۔ سُور داس جی۔ شمس تبریزؔ۔ منصور۔ سرمدؔ معین الدین چشتیؔ وغیرہ

۵۳۔ سب سنتوں کا اُپدیش سمان ہے

انتری سادھن کی کمائی کے متعلق جو کلام ادھیاتمیں سب سنتوں اور کامل پُرشوں نے فرمائیں وہ سب ایک سمان ہیں۔ چنانچہ سبھی نے مہماں و ضرورت ستّ نام ستگورو اور ستّ سنگ کی برنن کی ہے۔ ستّ نام کے معنی سچّا نام ہے۔ اور منشا یہ ہے کہ سچے یعنی چیتن نام کا انتر میں شرون یا اُچارن کیا جاوے۔ ستگورو کے معنی سچّا گورو ہے جس سے مراد لیے کامل پُرش سے ہے جس کو نرمل چیتن دیش تک رسائی حاصل ہے اور جو اپنے شِشیہ کو اُس دیش تک لیجا سکتا ہے۔ گورونانک صاحب نے سچّے گورو کی پہچان کی نسبت فرمایا ہے۔

گھر میں گھر دکھلائے دے سو ستگور پُرکھ سُجان

پنچ شبد دھنکار دُھن تہیں باجیں شبد نشان

یعنی جو کامل پُرش گھر کے اندر گھر دکھلا سکتا ہے وہی واقفکار سچّا گورو ہے پانچ علیحدہ علیحدہ استھانوں سے پانچ علیحدہ علیحدہ شبدوں کی جھنکاریں اٹھ رہی ہیں۔

ست سنگ کے معنی سچے سنگ یا صحبت کے ہیں اور چونکہ ستگورو جگت میں نِرمل چیتن جوہر کے جو غیر فانی ہونے کی وجہ سے اصلی ست بستُو ہے جیتے جاگتے سروپ ہوتے ہیں اسلئے ان کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا باہری ست سنگ کہلاتا ہے اور انتریں چیتنیہ دھار کا سنگ انتری ست سنگ کہلاتا ہے جس میں انتری چیتن شبدوں کو سُننا ہوتا ہے یا انتریں چیتن ناموں کا اُچارن کرنا ہوتا ہے علاوہ اسکے چونکہ ستگورو کو اپنے شِشیوں کے چیتن گھاٹوں میں رسائی حاصل رہتی ہے اسلئے انکے بِلا مانگے یا پریم و شردھا سے ستگورو سروپ کا تصور کرنے پر یا انکی دیا و مہر کی من میں یاد کرنے پر اگر اُن کے درشن انتر میں پراپت ہوں تو یہ بھی انتری ست سنگ کہلاتا ہے۔

۵۴- رادھاسوامی دیال کی تشریف آوری

جب اُن سنتوں اور کامل پُرشوں نے جن کا پیچھے ذکر ہو چکا ہے جیووں کے اُدھار کے سلسلہ میں قدم آگے بڑھانے کے لئے زمین کو تیار کر دیا تب سب سے اُونچے چیتن دھام کے دھنی یعنی حضور رادھاسوامی دیال نے اوتار دھارن فرمایا۔ آپ کے تشریف لانے پر سنتوں کے مت کے اصول اور شِکشائیں اور سادھن کی یُکتیاں جو پہلے سے ظاہر ہو چکی تھیں نہایت سادی شکل میں پرگٹ کیگئیں اور ابھیاس ایسا آسان کر دیا گیا کہ ہر ایک انسان پُرش ہو یا استری بوڑھا ہو یا جوان آسانی اور کامیابی کے ساتھ اس کی کمائی کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ دُنیاوی بیوہار و کھان پان کے متعلق چند سادے قاعدوں کی پابندی کرنا منظور کرے۔

آج تک کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ رچنا کس ترتیب سے اور کس مطلب سے نمودار ہوئی اور نہ ہی سنتوں نے اس کی زیادہ تشریح کی تھی لیکن رادھاسوامی دیال

نے اس بھید کو نہایت مکمل شکل میں کھولکر سنایا اور نیز سب سے اونچے دھام کا شبد یعنی نج نام جو پچھلے سنتوں نے ظاہر نہیں کیا تھا پرکٹ فرمایا اور اپنے کلام کی سچائی ثابت کرنیکی غرض سے ست سنگ عام ہیں جو آپ کی صدارت میں روزمرّہ ہوا کرتا تھا اُدبھُت بچن فرمائے اور بچنوں میں اس قسم کی عقلی دلیلوں سے کام لیا جو علم منطق کے قاعدوں کے عین مطابق تھیں۔ اور عام طور پر تجربہ میں آنے والی باتوں سے درشٹانت دیکر اور ابھیاس کے اندرونی تجربات کی مدد سے ان یُکتیوں کی تصدیق فرمائی۔ اس پُستک کے اندر حضور رادھا سوامی دیال کے پرکٹ کئے ہوئے بھید کا وِگیانک ریت سے جو برنن کیا گیا ہے وہ اُن امرت بچنوں ہی کے آدھار پر ہے۔

۵۵۔ روحانی شغل کیلئے وقت گورو کی ضرورت

سنت اور کامل پُرش چولا چھوڑتے وقت اپنی چیتنا یعنی روحانیت کو ان سب گھاٹوں سے جن کے ساتھ سنسار میں تشریف لانے سے اس کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ ہٹا کر اپنے نج دھام میں جا سماتے ہیں۔ مگر اُن کی سنسار سے روانگی سادھارن منشیوں کی طرح نہیں ہوتی۔ اُن کو اسکی نسبت پہلے سے اطلاع رہتی ہے اور اس کا موقع تب آتا ہے جب وہ موج یا غرض جس کے نمت اُن کی سنسار میں تشریف آوری ہوئی تھی پوری ہو چکتی ہے۔ جب تک یہ مہاپُرش دیہہ میں براجتے ہیں اُن کی چیتنا ایسی زبردست رہتی ہے کہ ہر ایک بستو جو اُن کے سپرش میں آتی ہے کسیقدر چیتن اثر اپنے اندر لے لیتی ہے اور جو چیزیں اس طور سے پرشاد ہو جاتی ہیں ان کو چھونے یا استعمال میں لانے والوں کو پرمارتھی لابھ پہونچتا ہے لیکن جس دھام سے وہ آئے تھے وہاں کے دھنی

کی شکتی کا اظہار اُن کے گپت ہونے پر سنسار میں بند ہو جاتا ہے چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جیوا کے کسی منڈل سے مخصوص چیتن اُس سے نیچے منڈل میں صرف رس یا جھر کر آسکتا ہے جس سے اُوپر کے چیتن کا صرف خفیف جزو نیچے اُتر پاتا ہے اسلئے سنت یا دوسرے مہاپُرش سنسار سے واپس ہو جانے پر اس قاعدہ کے خلاف یہاں کے جیودں کو اسطرح کی روحانی امداد نہیں پہونچاتے جیسی کہ وہ اپنے قیام کے دوران میں پہونچاتے تھے پریت یونی کے جیو البتہ جو مرتیو کے کارن استھول شریر کی قید سے چھوٹ جاتے ہیں اور جن کے اندر سنساری باسنائیں و بندھن بدستور مضبوط بنے رہتے ہیں اپنے سُوکشم منڈل سے (جو پرتھوی سے ملا ہوا ہے اور پرتھوی کے آکاش منڈل میں قائم ہے) اُتر کر اُن متروں اور رشتہ داروں سے اکثر ملاقات کیا کرتے ہیں۔ جن کے ساتھ ان کی پریت ہوتی ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی کبھی اچھی کبھی بُری غرض سے دُنیا کے معاملات میں دخل دیا کرتے ہیں۔ لیکن سادہ سنت مہاتما جن کا سنسار اور اس کے پدارتھوں میں کوئی بندھن نہیں ہے اور جو صرف اپنے دھنی کی آگیا سے جیودں کو فیض پہونچانے کی غرض سے سنسار میں چرن پدھار کر قیام فرماتے ہیں جب اپنے نج دھام میں لوٹ جاتے ہیں تو پھر سنسار کے کاروبار سے کوئی سمبندھ نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ جس سے انترئی ابھیاس بن پڑنے کے لئے سب سنتوں نے عام طور پر اور رادھاسوامی دیال کے اوتار نے خاص طور پر نہایت زور وقت گورو کی ضرورت پر دیا ہے۔ آتم ودیا ایک نہایت نازک اور کرنی سے تعلق رکھنے والا شے ہے جس میں ایسے انترئی گھاٹوں پر باقاعدہ روزانہ ابھیاس کرنا ہوتا ہے جن سے ابھیاسی بالکل ناواقف ہے۔ اسلئے محض سادہ سنتوں کی بانی کا پڑھ لینا ابھیاس بن پڑنے کیلئے کافی نہیں ہے۔ ابھیاس کا میابی

کے ساتھ تبھی بن سکتا ہے جب ستگورو کی مدد اندر اور باہر دم بدم پر ملتی رہے اصل میں ہمارے فساد کی جڑ اہنکار ہے۔ اہنکار سے یہاں ہماری مراد تکبر اور مان بڑائی کے خیالوں سے نہیں ہے بلکہ ہنگتا یعنی آپا ٹھاننے سے ہے یعنی یہ خیال کرنا کہ جو کچھ سوارتھ پرمارتھ کے متعلق ہو رہا ہے وہ کرتا یعنی کاریہ کرنے والے کی ہی قابلیت یا شکتی کا نتیجہ ہے اور اُس بھنڈار کا کوئی لحاظ نہ رکھنا جہاں سے اس کرتا نے قابلیت یا شکتی حاصل کی ہے جب تک یہ انگ جیو کے اندر بنا رہتا ہے اُس کی سُرت کیلئے اونچے استھانوں میں پرویش کرنا ناممکن رہتا ہے کیونکہ اُسوقت تک وہ اپنے من کے آپے ہی کے گرد گھومتا رہتا ہے اور اُسی کو اپنا اصل سروپ یعنی نج آپا سمجھتا ہے جس سے کوئی انتری ترقی حاصل نہیں ہوسکتی۔ معلوم ہووے کہ شِشیہ کی اِس کٹھن رُکاوٹ کو صرف گورو مہاراج ہی جو اپنی سب کِریائیں اِس آپے سے پرے کے گھاٹوں سے کرتے ہیں دُور کرسکتے ہیں۔ وہ اس طرح کی دیا شِشیہ پر بلا اُس کی مانگ کے ایسے موقعوں پر فرماتے ہیں جب وہ اپنی ہر طرح کی کوشش نشپھل دیکھکر اِس اور ادھیر ہونے لگتا ہے۔ سادھن کی کمائی کے سلسلہ میں اس قسم کے تجربے بار بار ہونے پر شِشیہ کے خیالات اور بھاؤ رفتہ رفتہ بدلنے لگتے ہیں۔ اُس کے من میں اپنی قابلیت ولیاقت کا گھمنڈ ٹوٹ کر سچی دینتا پیدا ہوجاتی ہے اور وہ دیا و مدد کی بخشش کیلئے وقتاً فوقتاً اپنی درشٹی و توجہ اونچے استھانوں کی طرف مخاطب کرتا ہے جِسکا بار بار محاورہ ہونے پر اُس کے من کا گھاٹ بدل جاتا ہے کچھ عرصہ بعد جب اُس کے اندر اونچے گھاٹ کی شکتیاں کسیقدر جاگ جاتی ہیں اور نئی آزادی نئے آنند اور نئی دِرشٹی کے تجربے پراپت ہوتے ہیں تو مارے خوشی کے اس کا دل باغ باغ ہوجاتا ہے اور اہنکار کے انترگت جو فساد جمع اور چھپا ہے اُسکو

سنا کشنات دُرَشٹی لگتا ہے اور نیز بھگتی کی مہان اور اس کے رس و آنند کا اس کو ٹھیک ٹھیک پتہ چل جاتا ہے۔ معلوم ہووے کہ ایسی نِرمل اور سچی بھگتی جو بھگت جن کو تیزی کے ساتھ اس کے بھگونت کی جانب لیجانے والی ہے صرف پرتکش گورو ہی کی مدد سے جاگ سکتی ہے۔ ایسے پریمی جن جنھوں نے بھگتی میں کسیقدر ترقی حاصل کی ہے دُوسرے بھائیوں کی جو اُن سے ترقی میں پیچھے ہیں اتنی مدد کر سکتے ہیں کہ اپنے انتری تجربوں کا حال سُناکر اور اپنی رہنی گہنی کے اثر سے اُن کے بشواس اور بھگتی کے شوق کو کسیقدر دوڑھ کر دیں لیکن کسی کی سُرت کا معمولی بیٹھک کے مقام سے ہٹکر اُونچے استھانوں میں چڑھنا محض وقت گورو کی موجودگی ہی میں ہو سکتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شِشیہ ہر وقت ہی وقت گورو کے چرنوں میں حاضر رہے۔ بلکہ منشا صرف سنگورو وقت کے سنسار میں موجود رہنے سے ہے کیونکہ جب تک سنگورو دیہہ سروپ میں براجمان رہتے ہیں اُن کی چیتنتا سب اونچے گھاٹوں پر کارکُن رہتی ہے اور وہ اپنے شِشیہ کو دُور فاصلہ پر رہتے ہوئے بھی روحانی یعنی پرمارتھی مدد پہونچا سکتے ہیں یہ جو سب کے سب مت خواہ برہمانڈ سے خواہ نِرمل چیتن دیش سے تعلق رکھنے والے آجکل اَدھوگتی کو پراپت ہو رہے ہیں اور سب کے اندر انتری چال کا چلنا بالکل بند ہو گیا ہے اس کا کارن محض سچّے گورُوں کا ابھاو ہی ہے واضح ہو کہ انتر میں چال لگاتار تبھی جاری رہ سکتی ہے جب ایک کے بعد دوسرے گورو لگاتار یا جلد جلد تھوڑے وقفوں کے بعد پرکٹ ہوتے رہیں ایک وقت گورو کے گپت اور دوسرے کے پرکٹ ہونے کے درمیان جو سمے گذریگا اس کے دوران میں وہ چیتنتا جو شِشیہ حاصل کر چکے ہیں لُپت اور پوڑھ ہوتی رہیگی تا کہ دوسرے

سنت ستگورو کے پرکٹ ہونے پر اس بنیاد پر آئندہ ترقی کا سلسلہ جاری ہو جاوے

۵۶۔ ست سنگ

ستگورو وقت کی صدارت میں جس ریت سے اُپاسنا یعنی ست سنگ کیا جاتا ہے یہاں پر اسکی کسیقدر شرح کر دینا بیجا نہ ہوگا۔ یہ اُپاسنا یا ست سنگ دراصل شکشا دینے کا ایک پربندھ ہے جسکی معرفت جیووں کو انتری ابھیاس اور آتم ودّیا کے متعلّق عملی تعلیم دی جاتی ہے۔

سنت ستگورو جو صدر یعنی کرانے والے سب کارروائی کے ہوتے ہیں اُونچی جگہ پر براجتے ہیں تاکہ سب حاضرین ست سنگ اُن کے بچن آسانی سے سُن سکیں۔ مرد و عورت دونوں ست سنگ کے وقت حاضر رہتے ہیں لیکن استریاں مردوں سے بالکل الگ بیٹھتی ہیں اور ان کے لئے پردہ کا پورا انتظام رہتا ہے باہری لوگ بلا خاص اجازت کے ست سنگ میں شریک نہیں ہو سکتے مگر جو لوگ آدھیاتمک سادھن سیکھنے کی غرض سے سنت مت کے اصول سمجھنا چاہیں اُن کو عام طور پر اجازت دیدی جاتی ہے۔ خاص وجہ باہری لوگوں کو منع کرنیکی یہ ہے کہ اکثر اوقات ست سنگ کے دوران میں شبد ابھیاس کیا جاتا ہے اور یہ ابھیاس غیر لوگوں کی موجودگی میں نہیں کیا جاسکتا۔

سب سے اوّل منگلاچرن کا پاٹھ ہوتا ہے۔ جس کو سب ست سنگی ملکر گاتے ہیں۔ منگلاچرن میں برنن حضور رادھاسوامی دیال کی اس اپار بخشش کا کیا گیا ہے جو انھوں نے مکتی کا سچّا مارگ پرکٹ کر کے جیووں پر فرمائی اور نیز گُنانوادان کی اُس گہری دیا کا ہے جو وہ سدا اپنے شرناگت بچّوں پر نِرمل چیتن دھام کیطرف (جو پرم آنند کا

ابناشی استھان ہے) انتری چال چلنے میں فرماتے ہیں۔سب سے اخیر میں اسی طور پر
ایک بنتی کا پاٹھ کیا جاتا ہے مگر منگلاچرن سے بنتی کا مضمون مختلف ہے۔اس میں یہ
پرارتھنا کیگئی ہے کہ مالک دیال اپنے تمام کمزور اور بھولن ہار بچوں کی پوری سہائتا
فرماویں۔کیونکہ بغیر ان کی سہائتا کے سچے اُدھار کی کارروائی کرنے میں جیو قطعی لاچار
ہے اور نیز یہ استدعا ہے کہ جیووں کے من میں سچّا پریم کل مالک کے چرن کمل کیلئے
جاگے کیونکہ بغیر حاصل ہونے اِن دونوں بخششوں کے کل مالک کے درشن کی پراپتی
اور اس کے پرم پوتر نج دھام میں باسا ملنا ہرگز ممکن نہیں ہے۔
بیچ کے وقت یعنی منگلاچرن و بنتی کے درمیان سنتوں کی بانی کا (جو نظم و نثر دونوں
میں ہے) نیم سے پاٹھ ہوتا ہے اور جب بانی میں کوئی کٹھن یعنی سہج سے سمجھ میں نہ
آنے والا بچن آ جاتا ہے تو سنت ستگورو اُس کا ارتھ بیان فرماتے ہیں یا خاص چرچا
یعنی اُپدیش اُس بچن کے مضمون پر کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اکثر اور بھی اُپدیش
ہوتے ہیں جن میں یا تو سنت مت کے اصولوں کی یا ابھیاس کے متعلق باتوں کی
سائنٹیفک طریق سے اور مدلّل تشریح کیجاتی ہے جتنے وقت تک بانی کا پاٹھ جاری رہتا
ہے سب ست سنگی برابر سنگ سنگ جاننک بن پڑتا ہے انتری سادھن میں نخاطر
دھیان کی کارروائی میں مصروف رہتے ہیں کیونکہ اسوقت سنت ستگورو کی موجودگی
سے اور بانی کے انبھوی مضمون کی مدد سے ست سنگیوں کو کمال سہولیت اس ابھیاس
کیلئے ملتی ہے۔اس کے ساتھ ہی ساتھ کارروائی من کی نرملتا و چت کی شُدھتا کی
بھی جاری رہتی ہے۔تمام بُرائیوں کی جڑ اگیان ہے جس کے بدھی پر چھائے رہنے
نہ ہنے سے منشیہ کو بُرے کرموں و خراب باسناؤں کی بُرائی دکھ نہیں پڑتی ہے۔

سادھ سنت کے سنمکھ ہونے سے یہ اگیانتا کسیقدر دور ہو جاتی ہے اور اُن کے پرم پوتر درشن ہی سے بعض اوقات شششیوں کو اپنی کورکسر دِکھنے لگتی ہے اور اس کی نسبت دل میں سچّا اور گہرا پچھتاوا پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ انتری صفائی زیادہ تر سنت ستگورو کے امرت بچنوں سے حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ اس فائدہ کے اُن کے بچنوں سے حاضرین کو اپنے اندر سچّی نِرنے شکتی جگانے کیلئے اعلیٰ تربیت ملتی ہے جس سے وہ رفتہ رفتہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ سہج میں اپنے من کی چال کو پورے طور سے نہارنے لگیں اور نِرکھ پرکھ کر کے اپنے من کی ہر کارروائی کے انتر کے انتر سنتوں کی سِکشا کے برُدھ جو کوئی باسنا چھپی ہو اُس کو چھانٹ سکیں۔ ست سنگ کی کیفیت سنت ستگورو کے درشن اور اُن کے امرت بچنوں کا ست سنگیوں کے پرمارتھی انگ پر بھی بھاری اثر پڑتا ہے اور جوں جوں کوئی پریمی جن ابھیاس میں ترقی کرتا جاتا ہے توں توں ست سنگ میں شریک ہونے پر اُس کے انتر میں اس درجہ کا پریم جاگنے لگتا ہے کہ اس کو سنسار کے سب بھوگ بلاس تُچھ نظر آئی پڑنے لگتے ہیں۔ اور ست سنگ کے وقت شروع سے اخیر تک وہ ایک دم مست و سرشار رہتا ہے۔ کبیر صاحب نے نیچے لکھی ہوئی کڑی میں اسی کیفیت کا ذکر فرمایا ہے۔

"مُورکھ جن کوئی مَرم نہ جانے ست سنگ میں امرت برسے"

یعنی مورکھ لوگ بھید سے واقف نہیں ہیں ست سنگ میں امرت کی برشا ہوا کرتی ہے

۵۷۔ پرشاد

بعض اوقات ست سنگ شروع ہونے سے پہلے پریمی ست سنگی ستگورو کو ہار پہناتے

ہیں اور ان کے سپرش کئے ہوئے ہار کل جماعت میں تبرک کے طور پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اسی طریقہ پر بعض اوقات مٹھائی وغیرہ بھی سنت ست گرو کے سپرش کرنے پر تقسیم کی جاتی ہے۔ اور یہ چیزیں ست سنگ کا پرشاد (Sacrament) سمجھی جاتی ہیں مگر چونکہ تعداد حاضرین ست سنگ کی دن بدن ترقی پر ہے اور ان کارروائیوں کے سرانجام دینے کیلئے بہت سمے درکار ہوتا ہے۔ اسلئے انکا رواج کمی پر ہے۔ اور اگر ترقی کا سلسلہ اسی طور جاری رہا اور حاضرین ست سنگ کی تعداد سینکڑوں و ہزاروں پر پہونچنے لگی تو ان کو بالکل بند کرنا ہوگا۔

۵۸۔ پرشادی۔ چرنامرت۔ آرتی و بندگی

سنت ستگورو اپنے نکٹ برتی شششیوں پر کبھی کبھی پرشادی کی بھی دیا فرماتے ہیں جس کے اصول کا بیان ہم ابھی آگے چلکر کرینگے۔ ستگورو کے بچے ہوئے بھوجن ان کے استعمال کئے ہوئے کپڑے اور اُن کے چرنامرت کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سب چیزیں بھاری روحانیت لئے رہتی ہیں۔ اسلئے جن شششیوں کو یہ چیزیں پراپت ہوجاتی ہیں وہ ان کو روحانی فائدہ کے خیال سے استعمال میں لاتے ہیں۔ بعض موقعوں پر ست سنگیوں کو سنت ستگورو کے چرنوں پر متھا ٹیکنے کی بھی اجازت ملجاتی ہے تاکہ جو چیتن دھار سنت ستگورو کے چرنوں سے جاری ہے اس کو وہ اپنے اندر لے سکیں۔ لیکن اس طریقہ سے بندگی کرنیکی اجازت تھوڑے ہی آدمیوں کو دیجاتی ہے۔ معلوم ہووے کہ پرشادی کی چیزوں کا استعمال کرنا یا بندگی کرنا ست سنگ کی کارروائی کا جزو یعنی انگ نہیں ہیں کبھی کبھی ست سنگیوں

کو سنت ستگورو کے ساتھ درشٹی جوڑنے کی اجازت دی جاتی ہے اور اس وقت سنت ستگورو بھی اپنی درشٹی انکی آنکھوں وپیشانی کی طرف ڈالتے ہیں۔ ایسے موقع پر ساتھ ہی ساتھ اس قسم کے شبدوں کا پاٹھ ہوتا ہے جن میں سرت کی پنج دھام کی طرف انتری چڑھائی کا بیان درج ہے یا گہرے پریم وتڑپ اور سچی دینتا وشرن کی اُن دشاؤں کا ذکر ہے جو انتری چڑھائی کے دوران میں ست سنگی کے اوپر آتی ہیں۔ ست سنگی اس پاٹھ کے وقت ستگورو کی درشٹی کی مدد سے دھیان کا سادھن کیا کرتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر سرت کا سمٹاؤ انتر میں بڑے زور کے ساتھ ہوتا ہے جس سے ابھیاس کرنے والوں کا من نہایت سرشار ہو جاتا ہے۔ جب کسی ست سنگی کے اندر سمٹاؤ برداشت سے زیادہ ہو جاتا ہے تو اُس کی آنکھیں آپ سے آپ بند ہو جاتی ہیں لیکن انتر میں وہ برابر بیدار و باہوش رہتا ہے اور ہپناٹزم کے معمول کی طرح وہ اپنے آپ کو بسار نہیں دیتا ہے۔ اس سادھن کے دوران میں جس کو سنت مت کی بولی میں آرتی کہتے ہیں جو مدد ست سنگی کو ملتی ہے وہ قریباً اسی طرح کی ہوتی ہے جیسی کہ ایک نوآموز بچہ کو ماں یا دھائے چلنا سکھلاتے وقت دیا کرتی ہے۔ آرتی کی کارروائی سے جو اثر ست سنگی کے اُوپر پڑتا ہے اُس کو ہپناٹزم کے عمل کا سا اثر خیال کرنا بالکل غلط ہوگا کیونکہ آرتی کی معرفت جو مدد ستگورو کی طرف سے دیجاتی ہے اُس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ست سنگی کے ہوش وحواس اور سُوتنترتا قائم رہتے ہوئے اس کی سرت کی سوئی ہوئی شکتیاں جاگیں اور یہ مطلب نہیں ہوتا کہ مسمریزم کے عمل کے موافق اُس کی روح کی ذاتی طاقتوں کی معرفت اُس سے عامل کی اچھاؤں وباسناؤں میں برتاؤ کرایا جاوے۔ مطلب یہ ہے کہ مسمریزم وغیرہ کے عمل میں تو یہ ہوتا ہے کہ معمولی

بالکل بیہوش اور پر تنتر ہو کر عامل کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اور خیالات اٹھاتا ہے لیکن آرتی کے وقت ست سنگی بالکل باہوش و با اختیار رہتا ہے اور جیسے بچہ ماتا کی انگلی کا سہارا لیکر اپنے جسم میں چلنے پھرنے کی طاقت جگاتا ہے ویسے ہی ست سنگی بھی سنت ستگورو کی درشٹی کی مدد سے اپنی سُرت کی گپت شکتیاں چیتن کرتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اس دفعہ کے شروع میں وعدہ کیا تھا اب پرشادی کے چاروں طریقوں کے اصول کا بیان کرتے ہیں جس میں سپرش سے ہار وغیرہ کے پرشاد ہونے کے اصول کی بھی تشریح ہو جاویگی۔

دیکھنے میں آتا ہے کہ چھونے پر جانداروں کے جسم کے اندرونی مصالحہ کا اثر چھونے والے کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے مثلاً بہت سے کیڑے مکوڑے اس قسم کے ہیں کہ جن کے چھونے سے اُن کے اندر کے زہر کا اثر چھونے والے میں پرویش کر جاتا ہے جس سے بعض اوقات لوگوں کے جسم پر چھالے پڑ جاتے ہیں معلوم ہووے کہ یہ خاصہ صرف کیڑوں مکوڑوں ہی کیلئے مخصوص نہیں ہے بلکہ کسی درجہ تک سبھی جانداروں میں پایا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر شریر کی ذاتی روحانیت شریر کے دوارا اپنے تخم یعنی بیج کے متعلق خاص اثر دوسرے شریر کے اندر پہونچا سکتی ہے۔ چنانچہ پرشادی کی معرفت بھی اسی طریقہ سے اثر پہونچتا ہے لیکن جیسے استھول گھاٹ یعنی شریر کا اثر استھول گھاٹ پر محسوس ہوتا ہے ویسے ہی پرشادی کا روحانی اثر چیتن یعنی روحانی گھاٹ پر معلوم ہوتا ہے۔ جس بھگت جن کے اندر روحانی طاقت کسیقدر جاگ گئی ہے وہ پرشادی کی ہوئی چیز کے استعمال میں آتے ہی فوراً اس کے روحانی اثر کو محسوس کرنے لگتا ہے چاہے اُس کو یہ معلوم بھی نہ ہو کہ وہ چیز پرشادی کی ہوئی ہے

علاوہ اِس کے اگر یہ بات درست ہے کہ ہپناٹزم کا عمل ہونے پر معمول کیلئے کسی شخص کے ساتھ اُس کی استعمال کی ہوئی چیز کی مدد سے تعلق قائم کرنا آسان ہو جاتا ہے تو اِس سے بھی ہمارے اصُول کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ شکاری کُتّے بھی کم و بیش اسی طریقہ سے مدد پاکر اپنے شکار کا پتہ لگا لیتے ہیں یعنی شکار کا جانور راستہ میں کچھ چھوڑتا چلا جاتا ہے (جسے بُو کہتے ہیں) اور شکاری کُتّے اس کی مدد سے شکار کا کھُوج لگا لیتے ہیں۔

چونکہ بجلی شکتی جسکو سب تتّوں کی جان کہہ سکتے ہیں چیتن شکتی سے بمقابلہ اور سب چیزوں کے بہت زیادہ مُطابقت رکھتی ہے اسلئے چیتن شکتی کے متعلّق اصولوں کی تائید میں اِس شکتی کی مثال کا پیش کرنا بیجا نہ ہوگا۔ چنانچہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جن چیزوں میں بجلی بھری ہوتی ہے اُن کو سپرش کرنے پر سپرش کرنے والی چیز کے اندر بجلی آجاتی ہے اور اِس آنے والی بجلی کی مقدار پہلی چیز کے اندر موجود بجلی کی تیزی (Intensity) کے حساب سے ہوا کرتی ہے۔ اِس اصول کے مطابق سادھ سنت بھی جن کے شریر کے اندر نہایت اونچے گھاٹ کی چیتنا بکثرت بھری ہوتی ہے سپرش میں آنے والی چیزوں کے اندر اپنی روحانیت بھر سکتے ہیں۔ واضح ہو کہ اس دلیل پر غور کرتے وقت نگاہ درشٹانت کے صرف اسی ایک انگ پر رکھنی مناسب ہے کہ سپرش کے ذریعہ ایک چیز کے اندر کی شکتی دوسری چیز کے اندر آجاتی ہے۔ اگر برخلاف اس کے دوسرے انگوں کو شامل کرنے کی کوشش کی جاویگی تو غیر ضروری پیچیدگیاں اور خلاف صورتیں درمیان میں آجاوینگی۔

۵۹۔ چیتین نام کا اُچّارن یا سُمرن

اب روحانی طاقت یعنی چیتنا جگانے کی تیسری یُکتی کا بیان شروع کرتے ہیں۔ یہ تیسری یُکتی چیتین نام کا سُمرن ہے جسے عام بول چال میں اسم اعظم کا ذکر کہتے ہیں۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ من ہی من میں بِنتی پرارتھنا بیش کرنا اور انتر میں پوتر نام کا سُمرن کرنا ایک ہی بات ہے لیکن جیسا کہ نیچے کی تشریح سے معلوم ہوگا یہ خیال غلط ہے۔ جس قسم کے پوتر نام کا ہم ذکر کر رہے ہیں اُس قسم کے ناموں کا سُمرن اس لئے نہیں کیا جاتا کہ اُن کے شبد ارتھ کی معرفت اپنی منو باسنا سِدّھ کیجاوے۔ بلکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اُن میں سے کسی نام کا خاص طریقہ سے فقط اُچّارن ہی کرنے سے دِلی مُراد پوری ہو جاتی ہے۔ اِس قسم کے پوتّر ناموں کو اصطلاح میں "منتر" کہتے ہیں۔ ان میں بعض ایسے نام ہوتے ہیں کہ جن کا انتر میں سمرن کرنے سے جپ کے پُورا ہونے پر انسان کے اندر اس طرح کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے سے تعلّق میں آنے والے سب لوگوں کے خیالات اور خواہشات کو بس میں کر لیتا ہے ان ناموں کو "بشی کرن منتر" کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض ایسے نام ہوتے ہیں کہ جن کے اندر سنگھار یعنی ناش کی شکتی موجود ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ انکی سِدّھی حاصل ہو جانے پر انسان نہایت آسانی کے ساتھ کسی بھی چیز کو ناش یا مغلوب کر سکتا ہے۔

۶۰۔ پوتّر ناموں کے اندر شکتی کی حقیقت

پوتّر ناموں کے اندر جس طرح کی شکتی رہتی ہے اب اُس کا بیان کرتے ہیں۔ اِس

پنک کے پہلے بھاگ میں ہم نے یہ دکھلانے کی کوشش کی تھی کہ منشیہ شریر کا اندرونی انتظام کوئی اتفاقیہ معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ رچنا کے انتظام کی بنیاد پر قائم ہے اور اس سلسلہ میں بیان کیا تھا کہ عالم صغیر کے مکھیہ بھاگ اور اُپ بھاگ عالم کبیر کے مکھیہ بھاگوں اور اُپ بھاگوں کے مطابق ہیں اور منشیہ شریر کے چکّروں کے اندر جو چھدر ہیں اُن کے دوارا ان کا باہم میل ہوتا ہے یعنی دوسرے لفظوں میں منشیہ شریر کے چکّر عالم کبیر کے استھانوں کا ایک چھوٹا نمونہ ہیں۔ اس بیان سے نتیجہ نکلتا ہے کہ باہر رچنا میں جن شکتیوں کی دھاریں کام کر رہی ہیں وہ منشیہ شریر کے اندر بھی چھوٹے پیمانہ پر موجود ہیں۔ علاوہ اسکے ہم پیچھے یہ بھی مفصّل طور پر ظاہر کر چکے ہیں کہ ان سب دھاروں سے جن کو شکتی کی کارکن انشیں (Kinetic force emanations) کہنا چاہئے تھرّاہٹ پیدا ہوکر شبدوں کی گنجار ہو رہی ہے جو ہر جگہ اور ہر سمت میں سُنی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ چیتن شرون شکتی یعنی روح کی قوت سامعہ کو جواب گپت ہے جگا لیا جاوے۔ سب آوازوں کے اندر ایک سُر رہتا ہے جس کا دار و مدار تھرّاہٹ کے کمپوں پر رہتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ ایک آواز دوسری آواز سے جس کا سُر اس کے سُر سے ملتا ہے فوراً مل جاتی ہے اور سُر ایک نہ ہونے کی حالت میں اس سے ٹکرایا کرتی ہے۔ اِس قاعدہ کی رو سے جس کو سُر تملن کا نیم (Law of harmony) کہتے ہیں مذکورہ بالا شبد بھی دوسرے سُر ملنے والے شبدوں کے ساتھ مل جاتے ہیں اور علیحدہ سُر رکھنے والے شبدوں سے ٹکرایا کرتے ہیں۔ ہر ایک منڈل یا استھان ایک ایک مرکزی شکتی کے آسرے قائم ہے جس کو اس استھان کا دھنی کہتے ہیں۔ وہ دھنی اس استھان کی شکتی یا جان کا بھنڈار یعنی کینددر ہوتا ہے

اور اس سے اُتپن ہو کر شکتی کی دھاریں استھان کے اندر پھیلتی ہیں جن کے سنگ خاص طرح کی گنجار یعنی آوازیں بھی شامل رہتی ہیں۔ ہمارے شریر کے مختلف چکّروں کے اندر بھی باہر کے استھانوں کے مطابق مختلف دھاریں موجود ہیں مگر یہ دھاریں چکّروں میں اُس طرح کارگُن نہیں ہیں جیسے کہ دھنیوں کی دھاریں اپنے استھانوں میں کارگُن ہیں جہاں تک استھول شریر کی سنبھال کا واسطہ ہے وہاں تک تو یہ دھاریں دھنیوں کی دھاروں کے موافق چند کریائیں کرتی ہیں لیکن اُن کے چیتن خواص جیسے گیان لینا۔ سمجھنا بوجھنا اور بندوبست کرنا وغیرہ عام طور پر گُپت یا اچیت حالت میں ہیں۔ اب خیال کرو کہ اگر کسی چکّر پر کوئی ایسا شبد یا نام اُچّارن کیا جاوے جو منُشیّہ کی بولی میں اس چکّر سے مطابقت رکھنے والے باہری استھان کے کیندر یا دھنی سے پرگٹ ہونے والے شبد کی نقل ہو تو اس عمل سے جو تھرّاہٹ چکّر کے اندر پیدا ہوگی وہ کچھ عرصہ بعد ابھیّاس دُرستی سے بن پڑنے پر باہری استھان کے شبد کے اندر موجود تھرّاہٹ کے سمان ہونے لگیگی اور سمانتا بھرپور ہونے پر دونوں شبدوں کا سُر ملکر اُن میں ایکتا ہو جاویگی اور سُر مل جانے سے جیسے کسی باجہ کے بجنے پر ٹیوننگ فورک (Tuning Fork) کا آلہ جس کا سُر باجہ سے ملا ہے آپ سے آپ بولا کرتا ہے یعنی 'آس' دیا کرتا ہے ویسے ہی ایک تھرّاہٹ کے پیدا ہونے پر دوسری فوراً آپ سے آپ جاری ہو جائیگی۔ جب یہ صورت ہو گئی تو دھنی کے چیتن خواص اور انتری شکتیاں ابھیّاسی کے اندر آپ سے آپ جگ جاتی ہیں اور اُس کے لئے ممکن ہو جاتا ہے کہ اِچھّا انوسار پوتّر نام کا اپنے انتر میں اُچارن

کرکے دھنی کی اس زبردست شکتی کو جو اس کے دھام کے اندر اسکی ماتحتی میں کام کر رہی ہے حرکت میں لے آوے۔ اسی عمل کو اصطلاحی زبان میں منتر سدھی یا پوتر نام کے اندر کی شکتی کا سدھ کر لینا کہتے ہیں انتر میں نام کا اُچارن عرصہ دراز تک کم و بیش بے اثر اور محض اوپری رہتا ہے۔ کیونکہ ہماری سب ورتیاں بہر مکھ ہونے کے کارن نام کے اُچارن سے اصل سُر والا تار چھڑنے نہیں پاتا۔ یہ بہر مکھ ورتیاں ابھیاس کے وقت طرح طرح کی گناونیں اور شکلیں پیدا کرتی رہتی ہیں جن سے توجہ کا انتشار ہو کر ابھیاس میں بھاری بگھن واقع ہوتا ہے اور نام کا اُچارن یعنی سمرن جیسا کہ چاہئے پھل دایک نہیں ہونے پاتا اور ابھیاسی کے اندر سادھن کے وقت بھاری سنگرام کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب تک یہ ورتیاں کم و بیش مغلوب نہیں ہو جاتیں اُسوقت تک کسی چکر کے اندر دھاروں کا جگانا یعنی چیتن کرنا نا ممکن رہتا ہے۔ چونکہ ہماری بہر مکھ یا مایک ورتیاں جنم سے لیکر چوبیسوں گھنٹے بار بار محاورہ کئے جانے سے جاگ کر پُشٹ ہو گئی ہیں اس لئے چند دن چند مہینے یا چند سال تھوڑا سا سادھن کرنے سے ان کا مغلوب ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ علاوہ اس کے عموماً سادھن کرنے والے لوگوں کو پوتر ناموں کے انتری سمرن کرنے کی ٹھیک ٹھیک جُگتی بھی معلوم نہیں ہوتی اور اگر بیچارے کسی طرح ٹھیک بدھی سے سادھن کر بھی پاتے ہیں تو ان کو صلاح و مدد دینے والا کوئی نہیں ملتا۔ اسی وجہ سے عام لوگوں میں یہ خیال پھیل گیا ہے کہ اب پوتر ناموں کے اندر پہلے کی سی شکتی نہیں رہی ہے۔ لیکن یہ خیال درست نہیں ہے۔ ناموں کے اندر پہلے کی سی شکتی اب بھی بدستور موجود ہے۔ البتہ پہلے کی طرح جُگتی کے سکھلانے والے اور صلاح و سہائتا دینے والے پُرش

سانی سے نہیں ملتے۔ بہر حال ہمارے اس بیان سے یہ اصول قائم ہوتا ہے کہ اگر منتشیہ شریر کے اندر کسی جگہ پر کسی ایسے نام کا (اس کے معنی کا لحاظ نہ کرتے ہوئے) انتری سمرن یعنی ذکر کیا جاوے جو کسی دھام کے دھنی سے جاری شکتی کی دھاروں کے سنگ پیدا ہونے والی دُھن کی انسانی بولی میں نقل ہو۔ تو سمرن کے نیم انوسار اُس دھنی کی شکتیاں ابھیاسی کے اندر پیدا ہو سکتی ہیں خواجہ معین الدین چشتی نے نیچے لکھے ہوئے شعر میں اسی اصول کا ذکر کیا ہے۔

میانِ اسم و مُسمیٰ چو فرق نیست ببیں
تو در تجلّیٔ اسما جمالِ نامِ خُدا

یعنی نام اور نامی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا ہے۔ مالک کے نام کا پرکاش مالک کے جمال کو صاف طور پر دکھلاتا ہے۔

رامائن کے پرسدھ رچیتا تلسی داس جی نے بھی نیچے کے پد میں اسی قسم کے خیال کا اظہار کیا ہے۔

"گِرا ارتھ جل بیچ سم کہیّت بھِن۔ نہ بھِن"

گرا یعنی شبد اور اُس کا ارتھ جل اور اُس کی ترنگ کے سمان ہیں کہنے مات کیلئے بھِن ہیں لیکن اصل میں بھِن نہیں ہیں۔

جن ناموں کی نسبت اُوپر ذکر ہوا وہ سب دُھنیاتمک نام ہیں۔ یعنی مختلف استھانوں کے شبدوں کی انسانی بولی میں نقل ہیں۔ اسلئے ان کو معمولی شبدوں یا ناموں کے ساتھ جو دنیا کی چیزوں یا من کے بھاووں و خیالوں کے ظاہر کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ خلط ملط نہیں کرنا چاہئے۔

۶۱۔ مُکھیہ اُدّیش سب ٹِکتیوں کا ایک ہی ہے

دفعہ ۲ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ پرمارتھ کے اُدّیش کی پراپتی سُرت کے نِرمل چیتن دیش میں باس پانے ہی پر ہو سکتی ہے۔ اور ابھیّاس کی اوّل دو یُکتیوں کی نسبت جن کا پیچھے بیان ہوا دکھلایا جا چکا ہے کہ یہ یُکتیاں خاص اسی اُدّیش کی پراپتی کیلئے تجویز کیگئی ہیں۔ اب معلوم ہووے کہ تیسری یُکتی کا جس پر اب غور کیا جا رہا ہے منشا بھی اسی اُدّیش کی پراپتی سے ہے اور جیسے پہلی دو یعنی دھیان اور بھجن کی یُکتیوں کے سادھن کا خاص لکشن چیتن دھار کا جگنا یعنی سُرت کا سِمٹکر یا ایکتر ہو کر اونچے چڑھنا ہے ویسے ہی تیسری یعنی سُمرن کی یُکتی کی کمائی کا لکشن بھی سُرت کا چیتنیہ ہونا ہے کیونکہ جس پوتر کا نام سُمرن یعنی اُچّارن کیا جاتا ہے اس کا تعلق صرف روحانی یعنی چیتنیہ اور آکرشک کریاؤں کے ساتھ ہے اور من و مایا کی شکتیوں اور ورتیوں سے اسکا کوئی واسطہ نہیں ہے۔

۶۲۔ پوتّر چیتنیہ نام اور سادھارن منتروں میں بھید ہے

نِرمل پرمارتھ یعنی خالص روحانی مذہب میں ایسے ناموں یا منتروں کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ جن کے ذریعہ سے صرف دوسروں کے ناش یا بس کرنے کی طاقت آجاتی ہے بلکہ صرف اُس پوتر نام کا سیون کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سُرت یعنی آتما کو من و مایا کی غلامی سے چھٹکارا حاصل ہو۔ اسلئے خیال رکھنا چاہئے کہ پہلی قسم کے ناموں کا ذکر کرنے سے ہماری یہ غرض ہرگز نہیں ہے کہ لوگ ان ناموں یا منتروں کے جپ کی طرف توجّہ دیں اِن کا ذکر ہم نے اصول قائم کرنے کے لئے صرف مثال کے طور پر کیا ہے۔ سنت مت کے

سادھنوں کا اس قسم کے ناموں یا منتروں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

۶۳۔ چیتنیہ شکتی کے خواص

ہماری رائے ہوتی ہے کہ حضور رادھاسوامی دیال کے پرگٹ کئے ہوئے سچے پوتر نام کی تشریح کرنے سے پیشتر سچے کل مالک کی صفات یا گُن یعنی گنوں کی نسبت تحقیقات کریں اور نیز سُرت یعنی چیتنیہ شکتی کے (جس سے رچنا ظہور میں آئی ہے) نج خواص دریافت کریں یہ ایک معمولی تجربہ کی بات ہے کہ کوئی بھی پرکرتی کی شکتی بغیر کیندر اور دھاروں کے کام نہیں کر سکتی ہے یعنی جب تک دھاریں جاری نہیں ہوتیں اُس وقت تک شکتی اویکت یعنی گُپت (مخفی) رہتی ہے اور دھاروں کے پرگٹ ہونے ہی پر جو ہمیشہ شکتی کے کیندر میں ہلور اُٹھنے کے بعد جاری ہوتی ہیں شکتی اویکت سے اویکت یعنی کارکن ہو کر اپنی کریا شروع کرتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بغیر بھنڈار کی موجودگی کے شکتی کی دھاریں ہرگز پرگٹ نہیں ہو سکتیں۔ معلوم ہووے کہ پرکرتی کی شکتیوں کا یہ نیم چیتن شکتی بھی پالن کرتی ہے۔ بلکہ یہ کہنا شاید زیادہ درست ہوگا کہ پرکرتی کی شکتیوں نے یہ خاصہ یعنی سُبھاؤ چیتنیہ شکتی ہی سے جو آد شکتی ہے حاصل کیا ہے۔ اگر یہ ہمارا بچار درست ہے تو ماننا ہوگا کہ رچنا کی ابتدا بھی اسی نیم کے انوسار ہوئی یعنی اول چیتن شکتی کے اننت اور اپار سندھ سچے کل مالک کے اندر ہلور یا موج اُٹھی اور بعد میں اس سے چیتنیہ دھاریں پرگٹ ہوئیں اور جب تک یہ دو صورتیں ظہور میں نہیں آئیں اسوقت تک رچنا پرگٹ نہیں ہوئی اور کل مالک نے اپنے تئیں کرتا روپ میں پرگٹ نہیں فرمایا۔ اس پستک کے رچنا بھاگ میں ہم مفصل طور پر بیان کرینگے کہ چیتنیہ شکتی کی دھاروں نے کس طریقہ سے رچنا کو

روپ وان کیا ہے۔ یہاں پر اسوقت صرف اتنا بیان کردینا کافی ہوگا کہ چیتنیہ شکتی کم و بیش چمبک شکتی (قوت مقناطیسی) کی مانند کریا کرتی ہے اور کریا چھیتر Field of action قائم کرتی ہے۔ چمبک شکتی کے چھیتر میں جتنے بھی نقطے ہوتے ہیں چمبک شکتی کے اثر کی وجہ سے ان سب پر کھینچ اس کے (چمبک شکتی کے) کیندر کی طرف رہتی ہے۔ اگر ہم درشٹی چمبک شکتی کے صرف اس کیندر کی جانب کھینچ والے انگ پر رکھیں تو اسکے کیندر سے نکلکر چھیتر کے اندر فاصلہ تک پھیلنے کا خیال غلط ہوجاتا ہے لیکن اگر ہم چمبک کے سروں کی اپنے نزدیک والے آکاش (ایتھر) کے ایٹوں کو چمبک بنانے والی کریا کو خیال میں لاویں (جو چمبک شکتی کے چھیتر میں پھیلنے ہی سے ظہور میں آتی ہے اور جس کا کام چمبک کے دھناتمک (Positive) اور رناتمک (Nagative) سروں کے گرد آکاش (ایتھر) کے دھناتمک اور رناتمک پرمانوؤں کو الگ الگ ترتیب دینا ہے) تو شکتی کا چھیتر میں پھیلنا اور آکرشن یا کھینچ کی کریا کرنا دونوں صحیح ہوجاتے ہیں اور اس سے کسی آکرشک شکتی کی دھاروں کے پرکٹ ہونے کا عمل بھی ٹھیک طور سے سمجھ میں آجاتا ہے معلوم ہووے کہ رچنا کے شروع میں چیتنیہ بھنڈار سے چیتنیہ دھار کا اظہار بھی اسی ڈھنگ سے ہوا۔

۶۴۔ بھنڈار اور دھار کے شبدوں میں بھید

معلوم ہووے کہ چیتن دھاروں کے ظہور سے پہلے جو ہلور یا موج چیتن بھنڈار میں اٹھی اور وہ چیتنیہ دھاریں (جو ہلور کے بعد اس بھنڈار سے پرکٹ ہوئیں) دونوں درحصل دو مختلف کارکن شکلوں میں آدشکتی کا اظہار تھیں اور بموجب دفعہ ۶۰ کے

بیان کے یہ ماننا ہوگا کہ ان دونوں کے سنگ شبد بھی پرکٹ ہوا ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ بلور والا شبد دھاروں والے شبد سے مختلف ہوگا۔ اسلئے نتیجہ نکلتا ہے کہ رچنا کے شروع میں آدشکتی کا دو کارکُن شکلوں میں اظہار ہونے سے دو مختلف شبد پرکٹ ہوئے ایک بھنڈار سمبندھی شبد اور دوسرا دھار سمبندھی۔ بھنڈار اور دھار کے شبدوں کا یہ بھید اُن شبدوں کے اندر بھی موجود ہے جو مختلف دھنیوں کی انترگت یعنی چیتن کریا سے پرکٹ ہو رہے ہیں لیکن اس کی جانب کسی کی توجہ مخاطب نہیں ہوئی اور جو دُھنیں دھنیوں سے ان کی بہرمکھ کریاؤں کے سلسلہ میں پرکٹ ہو رہی ہیں انھیں کیطرف دھیان دیا گیا اور انھیں کو منتر رُوپ میں ظاہر کیا گیا۔ چنانچہ ویدوں میں جو سب سے پوتّر نام یا منتر "اوم" پرکٹ کیا گیا ہے وہ اپنے انترگت چیتنیہ شکتی سے پرکٹ ہونیوالے دھار و بھنڈار کے شبدوں کو ادا نہیں کرتا بلکہ صرف اس دُھن کی انسانی بولی میں نقل ہے جو برہم یعنی برہمانڈی من سے برہمانڈ کے اندر اسکی بہرمکھ کریاؤں کے سلسلہ میں پرکٹ ہو رہی ہے۔ سچّے کل مالک یعنی چیتنیہ شکتی کے سوت پوت اور بھنڈار کو چھوڑکر دوسرے دھنیوں سے بہرمُکھ کریاؤں کے سلسلہ میں جو دُھنیں پرکٹ ہوتی ہیں ان میں اور اُس شبد میں جو دھنیوں کی سُرت کے اندر بلور اٹھنے اور بعد میں اس سے دھار نکلنے پر پرکٹ ہوتا ہے جو باہمی فرق ہے وہ نیچے کی مثال سے سمجھ میں آسکتا ہے یہ ذکر ہو چکا ہے کہ ہمارا سنکلپ بکلپ اٹھانے والا آپا یعنی من ایک ایسا اوزار ہے جو اپنی کریاؤں کے لئے شریر کے اندر موجود سُرت کے کیندر سے پراپت ہونے والی چیتنا کے آسرت ہے اور جب سُرت کی چیتنا من کے گھاٹ پر پہونچ جاتی ہے تبھی من کی کریاؤں (منن۔ چنتون۔ بودھ اور اہنکار) کا

اظہار ہوتا ہے اور سب کوئی جانتا ہے کہ من کی ان کریاؤں کے خواص سُرت کے
کیند ر اور اس کی دھاروں کے خواص سے جنکے دوارا من کو جان یعنی چیتنتا ملتی ہے
بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ مانسک کریاؤں کے سلسلہ میں جو
کمپ اور شبد ہمارے من کے گھاٹ پر پیدا ہوتے ہیں وہ ہماری سُرت یعنی چیتنیہ شکتی
کے من کے گھاٹ سے گذرنے کا نتیجہ ہوتے ہیں لیکن یہ شبد اُن چیتنیہ شبدوں سے
جو سُرت کی دھارسے پیدا ہوتے ہیں ویسے ہی مختلف رہتے ہیں جیسے نیلی روشنی جو
کسی نیلے شیشہ سے سفید روشنی کے گذرنے پر پیدا ہوتی ہے سفید روشنی سے مختلف
ہوتی ہے اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کے اندر شیشہ کے بیچ سے نگاہ ڈالنے اور دونوں
روشنیوں کو ایک دم دیکھنے کی شکتی موجود ہے تو اس کو ان روشنیوں میں بھاری
فرق صاف طور پر نظر آئی پڑیگا چنانچہ من کے دوارا پرکٹ ہونے والے اور سُرت کی
دھاروں سے ظاہر ہونے والے شبدوں کے اندر بھی اسی قسم کا بھاری فرق رہتا ہے
لیکن یہ فرق ایسے لوگوں کو نظر نہیں آسکتا جن کی نگاہ سُرت کی نشستگاہ تک نہیں
پہونچتی ہے۔ دھنیوں سے بہر مکھ کریاؤں کے سلسلہ میں جو مختلف شبد ظاہر ہوتے ہیں
ہیں اور جن کو ان کا دُھنیاتمک نام کہتے ہیں وہ بھی اُوپر کے لیکھ کے بموجب دھنیونکو
جان یعنی چیتنتا دینے والی چیتنیہ دھاروں سے پرکٹ شبدوں سے علحدہ ہوتے ہیں
چیتنیہ شکتی کے آدسوت اور بھنڈار یعنی سچے کل مالک میں البتہ اس قسم کا فرق موجود
نہیں ہے کیونکہ اس آدبھنڈار کی بہر مکھ کریا صرف چیتنیہ یعنی جان کی دھار کا پرکٹ
کرنا ہے چنانچہ سچے کل مالک یعنی رادھاسوامی دیال کے اوتار کے سوا اور اوتاروں
و پیغمبروں وغیرہ نے صرف اپنے دھنیوں کے دُھنیاتمک نام یا منتروں ہی کا

بھید پرکٹ کیا کیونکہ سچّا اور چیتنیہ نج نام یا منتر صرف وہی پُرش پرکٹ کر سکتا ہے جسکی پہونچ چیتنیہ شکتی کے سوت پوت اور بھنڈار تک ہو۔ کبیر صاحب نے جن کی پہونچ اُس نج بھنڈار تک تھی اور جو اس دھام سے بطور پیش خیمہ کے تشریف لائے تھے اپنی ایک ساکھی میں اس نج نام کا حوالہ دیا ہے جس کی نسبت مفصّل ذکر آگے چلکر کرینگے یہاں پر اس نج نام کو پرکٹ کر کے اُسکی شرح بیان کرتے ہیں۔

۶۵۔ رادھاسوامی نام

آد چیتنیہ دھار سے جو کل رچنا کی آد یعنی ابتدا ہے جو شبد پرکٹ ہوا اس کو انسانی بولی میں اُچّارن کرنے سے 'رادھا' شبد بنتا ہے اور جس ہلور یا موج سے وہ آد دھار پرکٹ ہوئی اس کے شبد کو اُچّارن کرنے سے 'سوامی' شبد بنتا ہے اسلئے رچنا کے اندر جس قدر بھی چیتنتا ہے اُس سب کے سوت پوت و نج بھنڈار کا سچّا پوتر نام یا پرم منتر 'رادھاسوامی' شبد ٹھہرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب سچے کل مالک نے اپنے آپ کو ستّیہ کرتا روپ میں ظاہر فرمایا اور رچنا کی شروعات کی تو بھنڈار کے اندر کی ہلور اور بھنڈار کی دھاروں نے اس بھاری چیتنیہ منڈل میں جو سب کے آد میں رچا گیا سچے مالک کا نام 'رادھاسوامی' پرکٹ کیا یہ سچّا نام رچنا میں ہر جگہ موجود ہے اور انتر کے انتر گھاٹ پر جہاں چیتنیہ دھار کارکُن ہے اس کو ہر کوئی سُن سکتا ہے۔ جیسے ہر ایک کرن جو سورج سے نکلتی ہے اپنے اندر بھنڈار یعنی سورج کے خواص لئے رہتی ہے اسیطرح ہر خفیف سے خفیف چیتنیہ کرن یعنی سُرت انش کے اندر اپنے بھنڈار کے نج خواص یعنی بھنڈار میں ہلور کا اُٹھنا او بھنڈار

سے دھار کا جاری ہونا جن کے آدھار پر رچنا کی شروعات ہوئی موجود رہتے ہیں اور درمیانی تہوں یا غلافوں کو چیر کر اس انترگت مقام تک پہونچنے پر جہاں چیتنیہ کرن یعنی سُرت انش براجمان ہے رادھاسوامی شبد چھوٹے پیمانہ پر بنا جا سکتا ہے۔ جیسے اور پوتر نام یا منتر مختلف اوتاروں نے پرکٹ کئے اسی طرح یہ پوتر 'رادھاسوامی' نام بھی رادھاسوامی دیال کے اوتار نے پرکٹ فرمایا اور اس نام کی نسبت جو کچھ بیان اوپر ہوا وہ ان دیال کے اُپدیش کے بموجب ہی کیا گیا لیکن یہ شاید زیادہ طمینان دہ ہوگا اگر کچھ ثبوت پیش کر کے دکھلایا جاوے کہ دھار اور بھنڈار کے شبدوں کو مُکھ سے اُچّارن کرنے میں 'رادھاسوامی' نام ہی بنتا ہے۔

۶۶۔ 'رادھا' اور 'سوامی' شبدوں کی ترتیب

پیشتر اس کے کہ ہم رادھاسوامی نام کی تشریح کریں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوپر کے بیان سے جو ایک غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے اس کو دور کر دیں۔ غلط فہمی یہ ہے کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اول چیتنیہ شکتی کے بھنڈار میں موج یا ہلور اُٹھی اور بعد میں دھار پرکٹ ہوئی تو پھر مالک کا نام 'سوامی رادھا' ہونا چاہئے نہ کہ رادھاسوامی یعنی جس ترتیب سے آدمیں (رچنا کے متعلق) کر یائیں ہوئیں اسی کے مطابق نج نام ہونا چاہئے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے:۔ دفعہ ۶۳ میں بیان کر چکے ہیں کہ آدھار کا اجرا چُمبک شکتی (قوت مقناطیسی) کی کشش کے عمل یعنی کھینچ کے ڈھنگ پر ہوا یعنی جیسے اول چُمبک شکتی کی دھاریں باہر پھیل جاتی ہیں اور بعد میں اس کے چھتیر میں کُل نقطوں کی کھینچ اس کے کیندر یعنی چُمبک کی طرف شروع ہوتی ہے اور جیسے

چُمبک چھیتر کے نقطۂ نگاہ سے اوّل کریا چمبک شکتی کی دھاروں ہی کی ہوتی ہے۔ اسیطرح رچنا کے نقطۂ نگاہ سے اوّل کریا دھار ہی کی ہوئی اور جب پہلے دھار پھیل گئی تب بھنڈار کی آکرشن کریا شروع ہوئی۔ یا یوں کہو کہ بھنڈار کی کریا کا اظہار دھاروں کی معرفت ہوا۔ ان وجوہات سے رچنا کے نقطۂ نگاہ سے دھار کو اوّل اور بھنڈار کو پیچھے ہی کہنا مناسب ہے۔ اور اسلئے نِج نام "رادھاسوامی" ہی ٹھیک بنتا ہے نہ کہ "سوامی رادھا"۔

۶۷۔ رادھا شبد

ہر کوئی آسانی سے دیکھ سکتا ہے کہ سیٹی۔ گھنٹہ وغیرہ کی آواز کی نقل اُتارنے کیلئے ہم کو اپنے آواز نکالنے کے اوزار یعنی مُنہ کے اندر کم وبیش ویسی ہی صورت پیدا کرنی ہوتی ہے جیسی کہ باہر میں آواز پیدا کرنے والی چیز کے اندر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ پھونک سے بجنے والے باجوں (بانسری۔ نفیری وغیرہ) میں یہ ہوتا ہے کہ نلی میں پھونکنے سے اُس کے اندر کی ہوا میں تھرّاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور جب یہ تھرّاہٹ نلی کے کُھلے ہوئے سرے سے باہر نکلتی ہے تو ان باجوں کی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے اگر ہم بانسری کی آواز کی نقل اتارا چاہیں تو اوّل ہم کو اپنا آواز نکالنے کا اوزار ایسی صورت میں بدلنا ہوگا کہ جس سے ہمارے مُنہ کے اندر ایک نلی سی بن جاوے اور اسکا کُھلا سرا ہمارے ہونٹوں کے مقام پر قائم ہو۔ بعد میں مُنہ کے اندر کی ہوا تھرّاہٹ کے ساتھ باہر نکالنے پر جب یہ ہونٹوں سے بنائے ہوئے سوراخ سے نکلتی ہے تو بانسری کی سی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مُنہ کے اندر

اس طرح کی صورت پیدا کرنے پر جو سین کی آواز نکلتی ہے وہ بانسری کی آواز کی نقل اُتارنے میں ضرور شامل رہتی ہے اور اسلئے بانسری کی آواز کی نقل اس حرف کا استعمال کئے بغیر نہیں بن سکتی۔ اسی طور سے گھنٹہ کی آواز کی نقل کرنے کیلئے جو کسی دھات کی تھالی یا برتن کے پہلو پر کسکر چوٹ مارنے سے پیدا ہوتی ہے کسی موردھ استھانیہ برن (زبان کے تالو سے ٹکرا کر پیدا ہونے والے حرف) کا استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ چوٹ مارنے سے پیدا ہونیوالی آواز کی نقل منہ سے تبھی بنتی ہے جب زبان موردھنیہ برن اُچّارن کرنے کے لئے موردھا کے ساتھ ٹکراتی ہے چنانچہ گھنٹہ کی آواز کو انگریزی زبان میں ڈنگ ڈونگ (Ding Dong) اور ہندوستانی بولی میں ٹن ٹن کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو کہ ان دونوں شبدوں میں پہلے حروف موردھنّیہ ہیں اور آخری غنغنے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باہری آوازوں کی منہ سے نقل اتارنے کے لئے خاص خاص حرفوں کا استعمال کرنا لازمی ہے۔ اب اس اصول کو لگا کر دریافت کرتے ہیں کہ کون حرف کس ڈھنگ سے استعمال کرنے میں بھنڈارا اور دھار کی کریاؤں کے سنگ ظاہر ہونے والے شبد مُنہ سے اُچّارن ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یہ بیان ہو چکا ہے کہ سُرت یعنی چیتنیہ شکتی کی کریا چُمبک شکتی کی کریا سے کیقدر ملتی جُلتی ہے اسلئے چُمبک شکتی کے چھیتر (دائرہ) کے اندر موجود دشاؤں کی جانچ کرنے سے ہمارا مطلب نکل آویگا۔ آکاش (ایتھر) اپنی اصلی حالت میں جیساکہ رچنا کی اُتپتّی کے سلسلہ میں پرکٹ ہوا ایک ایسا ہمجنس مصالحہ ہے کہ جسکے اندر دھناتمک (Positive) اور رناتمک (Nagative) انیوں میں چھنٹ جانے کی قابلیت رہتی ہے جب آکاش (ایتھر) پر شکتی کا کسی دوسرے گھاٹ سے اثر پڑتا ہے تو اس کے یہ

قسم کے ایُن الگ الگ ہو جاتے ہیں لیکن رچناتمک میلان (Creational
Tendency) ایُنوں کو ان کی اصلی اوستھا میں لوٹانے کی کوشش کرتا ہے اور
اسی وجہ سے چُمبک کے دھناتمک اور رِناتمک سِروں (Poles) میں باہمی کشش
ہوتی ہے اور دونوں سِروں کے وسط میں ایک شونیہ استھان (Neutral Zone)
بن جاتا ہے۔ چمبک شکتی کے دھناتمک اور رناتمک سِرے در اصل شکتی کی ایک طرف
بشیشتا اور دوسری طرف نیونتا قائم ہونیکا اظہار ہیں۔ اب اگر ہم چُمبک شکتی
کے چھیتر میں علیٰحدہ علیٰحدہ ایُنوں پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ ان پر دو متضاد طاقتوں
کا عمل ہو رہا ہے۔ جسکی وجہ سے سب ایُنوں کے اندر جھینی تھرّاہٹ ہو رہی ہے۔
معلوم ہووے کہ آکرشک شکتی کا اپنے کاریہ چھیتر میں اوّل یہی اثر ہوتا ہے۔ اس کے
بعد تھرّاہٹ کے ایک طرف میں تار بندھ جانے سے چھیتر کے اندر پھیلا ہوا آکرشن
دھارروپ اختیار کرلیتا ہے۔ چونکہ چیتنیہ شکتی کی دھار کا اظہار بھی کم وبیش اسی
طریقہ پر ہوا اسلئے اب یہ دریافت کرنا چاہیے کہ کن برنوں کو جوڑ کر اُچارن کرنے
میں ہمارے آواز نکالنے کے اوزار یعنی مُنہ کے اندر او پر لکھی ہوئی اوستھا پیدا
ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا حرف 'ر' ہے جسکے اُچارن کرنے میں ہماری زبان زور
سے تھرّاتی ہے۔ اسلئے چیتنیہ دھار کی کسی نقطہ پر کریا سے (جسکو تھرّاہٹ پیدا
کرنے کی کریا کہنا چاہیے) جو آواز پرکٹ ہوتی ہے اس کو مُنہ سے ادا کرنے کیلئے
اوّل ہمیں اس حرف 'ر' کی آواز کا استعمال کرنا ہوگا۔ اسکے بعد دھاروں
کے (کیند رکیطرف) آکرشن یا بہاؤ کی نقل اُتارنی ہوگی جسکے لئے 'دھکار' دنت
برن استعمال کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس برن کے اُچارن کرنے ہی میں سانس

اندر کو کھینچنا پڑتا ہے۔ اسلئے چیتنیہ شکتی کی دھار سے جو دُھن پرکٹ ہوئی اُسکی انسانی بولی میں قریب ترین نقل 'رادھا' شبد ٹھہرتا ہے۔

۶۸- روپ کی اُتپتی

یہ بیان کر چکے ہیں کہ سُرت کا نج بھنڈار سچا کل مالک ہے اور وہ اُپار اور سب کا محیط ہے۔ یعنی جیسے آسمان کے اندر کوئی بادل کا ٹکڑا ہوتا ہے ایسے تمام رچنا اس کے اندر ایک تِل کی طرح قائم ہے۔ جتنے بھی رُوپ رچنا میں پرکٹ ہیں وہ سب کل مالک کے اس اپار سرُوپ کی چھاپ یا نقل ہیں جو اس نے رچنا کے آد میں دھارن کیا کیونکہ رُوپ آخر اُس ترتیب ہی کو کہتے ہیں کہ جسمیں شکتی کسی مصالحہ کو آراستہ کرتی ہے۔ اور چونکہ آدشکتی کل مالک سے پرکٹ ہوئی اور رچنا کی دوسری سب شکتیاں جن سے رچنا میں رُوپ آراستہ ہوئے آدشکتی ہی سے پرکٹ ہوئی ہیں اسلئے رچنا کے سب روپ کل مالک کے آدِ روپ کی نقل ماننے ہونگے۔

۶۹- آدِ رُوپ

یہ دُرست ہے کہ کل مالک کو اَپار یعنی لامحدود کہنے پر اس کے اندر رُوپ کی کلپنا کرنے کیلئے گنجائش نہیں رہتی لیکن اُس اَپار سندھ کے اندر آدِ چیتنیہ دھار کے پرکٹ ہونے کے سلسلہ میں جو پرتھم آکار قائم ہوا اگر اس پر خیال کر کے کل مالک میں رُوپ کی کلپنا کی جاوے تو غلط نہ ہوگا۔ یہ بیان کر چکے ہیں کہ

دھار پرکٹ ہونے سے پہلے بھنڈار کے اندر ہلور واقع ہوئی اور بھنڈار کے جس حصّہ میں ہلور واقع ہوئی وہ اوّل مرکز یعنی شکتی کا سب سے پہلا کریاوان کیندر بنا اور رچنا میں شکتیوں کے جیسے اور کیندر انڈا کار یعنی بیضاوی شکل کے ہیں اسی طرح یہ آدکیندر بھی بیضاوی شکل لئے ہوئے تھا۔ استھول رچنا کی شکتیوں کی کریاؤں کی وجہ سے قائم جو انیک انڈا کار رُوپ سرشٹی میں دکھائی دیتے ہیں ان کے اندر آدرُوپ کی چھاپ کا صاف پتہ چلتا ہے۔

۷۔ سوامی شبد

اُوپر کی دفعہ میں پرتھم کریاوان کیندر کے رُوپ کی نسبت تحقیقات یہ معلوم کرنیکی غرض سے کیگئی کہ آدہلور یا موج کے سنگ جو شبد پرکٹ ہوا اُسکی انسانی بولی میں نقل کرنے سے کیا شبد بنتا ہے۔ اسکے لئے اوپر بیان کئے ہوئے اصُول کے بموجب اوّل ہم کو اپنے شبد اُچّارن کے اوزار یعنی مُنہ کو کسیقدر انڈا کار شکل میں بدلنا ہوگا اور بعد میں ایسا شبد اُچّارن کرنا ہوگا کہ جس سے مُنہ اندر کے رُخ بند ہونے لگے۔ چنانچہ 'سوامی' شبد کے اُچّارن کرنے میں جو حالتیں ہوتی ہیں اُن کی جانچ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس کے پہلے حصّہ یعنی 'سوا' کے اُچّارن کرنے پر مُنہ کے اندر انڈا کار خلا بن جاتا ہے اور اِس کے دوسرے بھاگ یعنی 'می' کے اُچّارن کرنے میں مُنہ اندر کی جانب کھنچ کے ساتھ بند ہوتا ہے۔

یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ رادھاسوامی نام کو دھنیاتمک نام یعنی چیتنیہ شکتی کے اُدّ اظہار کے سنگ پرکٹ ہونے والا شبد ثابت کرنے میں یہاں پر بہت سی

باتوں کی تشریح رہ گئی ہے لیکن جو کچھ بھی اوپر اس سلسلہ میں بیان ہوا ہے اُسکی
رُو سے کسیقدر حوصلہ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ہر چند ہمارا ثبوت مکمل نہیں ہے
مگر محض لغو یا بے ٹھکانا بھی نہیں ہے اور پوتّر ناموں کے بیان میں جو کچھ محض مہا پُرشوں
کے اُپدیش یعنی پرکٹ کئے ہوئے بھید کی بنیاد پر کہا جاتا ہے اُس سے یہ ثبوت ایک قدم
بڑھکر ضرور ہے۔ علاوہ اس کے خیال رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے ثبوت کوئی بھاری قیمت
نہیں رکھتے کیونکہ صرف یُکتی کے آدھار پر پیش کی ہوئی باتیں اثر پذیر نہیں ہوتیں
اور ہر جگہ تجربہ و پریکشا ہی سے ٹھیک کام چلتا ہے اسلئے ہم نہایت زور کے ساتھ کہینگے
کہ اس پرم پوتّر نام کی نسبت تحقیقات کا سلسلہ آزمائش کے بغیر ہرگز ختم نہ کیا جاوے
ہر کسی کو تھوڑے ہی تجربہ کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نام کی برکت سے کیسا
زبردست سِمٹاؤ سُرت کی بیٹھک کے مقام پر ہو سکتا ہے اور کیسی بھاری سہایتا
باہری اور مایک اثروں کے روکنے میں مل سکتی ہے بشرطیکہ اس کا سُمرن ٹھیک
طریقہ پر سُرت یعنی رُوح کی زبان سے کیا جاوے۔

۱۷۔ کبیر صاحب کا حوالہ

ہم نے پیچھے ذکر کیا تھا کہ کبیر صاحب نے اپنے ایک شبد میں اس پوتّر نام کا حوالہ
دیا ہے۔ جس ساکھی میں اس کا ذکر آیا ہے وہ یہ ہے۔

کبیر دھارا اگم کی ستگورو دئی لکھائے
اُلٹ تاہی سمرن کرو سوامی سنگ ملائے

یعنی کبیر صاحب فرماتے ہیں کہ سچّے گورو مہاراج نے اگم یعنی پہونچ سے باہر پُرش

کی دھاراکی پرکھ کرادی ہے 'دھارا' کو الٹ کرا ور سوامی سے جوڑ کر جو شبد بنے اُسکا سُمرن کرو۔

۲۷۔ سادھن کی تین یکتیونکے متعلق خاص باتیں

یہاں پر سادھن کی اُن تین یکتیوں کا بیان ختم ہوجاتا ہے جن کے ذریعہ سے چیتنیتا کا جگنا اور سُرت کا اونچے منڈلوں میں رسائی حاصل کرنا ممکن ہے۔ سُرت کی بیٹھک کے مقام پر پریم پوتّر رادھاسوامی نام کا انتریں یعنی سُرت کی زبان سے سُمرن اور اس مقام پر وقت گورو کے سروپ کا دھیان کرنیکا ابھیاس عام طور پر شروع میں پریمی بھگت سے کرایا جاتا ہے تاکہ اُس کی سُرت کا سمٹاؤ ہونے لگے اور گُپت روحانی شکتیاں جاگ اُٹھیں اس سادھن کی مدد سے اُس کی سُرت میں شبد ابھیاس کی کمائی کرنے کے لئے کافی یوگیتا یا بل آجاتا ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا کہ شبد ابھیاس شروع کردینے پر سمرن دھیان کی یُکتیوں کی کمائی بالکل چھوڑ دیجاوے۔ برخلاف اسکے اِن یُکتیوں کا ابھیّاس روزمرّہ کے سادھن کا انگ یعنی جزو بنا رہتا ہے۔ کچھ ترقّی ہونے پر سُمرن اور دھیان کی کارروائی چھٹے چکّر کے بجائے اُس سے اوپر کے استھانوں پر کیجاتی ہے اور چھٹے چکّر کی گُپت شکتیوں کی طرح اُونچے استھانوں کی گُپت شکتیاں بھی اس کی مدد سے جگ سکتی ہیں لیکن اگر وقت گورو رچنا کے صرف دوسرے درجہ تک رسائی رکھنے والے ہیں تو برہم دیش کے پرے کے استھانوں پر ان کے سروپ کا دھیان کرنا نشپھل ہوگا اگر کوئی ابھیاسی اس معاملہ میں ہٹ یعنی ضد سے کام لیگا تو وہ دھیان انتری ترقّی میں بگھن یعنی رکاوٹ کی صورت پیدا کریگا۔ ان استھانوں پر سنت ستگورو یعنی نرمل

چیتنیہ دیش میں پہونچے ہوئے وقت گورو کے ہی سروپ کا دھیان کرنا مناسب ہے مگر خیال رہے کہ ستگورو سروپ کا دھیان کرنے سے نرمل چیتنیہ دیش سے نیچے کے استھانوں میں بھی پورا فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ یہ دھیان صرف نرمل چیتنیہ دیش کے استھانوں ہی پر مفید ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سنت مت میں شروع ہی سے سنت ستگورو سروپ کا دھیان کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ چونکہ وہ فرق جو یہاں پر سروپوں کے دھیان کے بارہ میں بیان ہوا مناسب ردّ و بدل کے ساتھ برہم کے پوتّر نام اوم اور کل مالک کے نج نام رادھاسوامی کے سُمرن میں بھی موجود ہے اسلئے سنت مت میں سُمرن کے لئے بھی شروع ہی سے کل مالک کا نج نام استعمال کرنے کی ہدایت ہے۔

۳۷۔ درمیانی عرصہ میں کس سُروپ کا دھیان کیا جاتا ہے

پیچھے یہ بیان ہوا ہے کہ رادھاسوامی مت میں صرف زندہ یعنی وقت گورو کے سُروپ کا ہی دھیان کرنے کیلئے حُکم ہے۔ اس سے قدرتی طور پر خیال ہو سکتا ہے کہ وقت گورو کے گُپت ہونے پر دھیان کا ابھیاس بند کر دیا جاتا ہوگا۔ لیکن یہ خیال درست نہیں ہے ستگورو وقت کے گُپت ہونے اور اُن کے جانشین کے پرگٹ ہونے کے وقفہ میں پچھلے سروپ کا دھیان بدستور جاری رہتا ہے اور اس سے توجہ کے انتر میں لگنے میں سہائتا ملتی ہے۔ لیکن ایسے دھیان سے توجہ کے لگنے میں اور وقت گورو کے سُروپ کے دھیان سے سُرت کے سمٹاؤ میں بڑا فرق رہتا ہے جیسے کسی فوت شدہ یعنی مرتیو کو پراپت مِتر یا رشتہ دار کی تصویر دیکھنے سے جو خیالات ہمارے اندر پیدا ہوتے ہیں اُن میں اور ان بھاؤوں میں جو زندگی کی حالت میں ان لوگوں کی جانب توجہ

کرنے سے پیدا ہوتے تھے فرق رہتا ہے پہلی حالت میں یعنی تصویر دیکھنے پر ہمارے من میں جدائی کا دکھ بیاپتا ہے اور دوسری حالت میں اُمنگ پریم اور ہرکھ پیدا ہوتے ہیں

۷۴- سادھن کی یکتیاں ہر شخص کو نہیں بتلائی جاتیں

ابھیاس کی تین یکتیوں کی نسبت جو کچھ پیچھے ذکر ہوا ہے وہ صرف سادھن کے سدھانتوں یا اُصولوں اور ان کے مہاتم یا پھل کا بیان ہے۔ سادھن کی اصلی یکتیاں رادھاسوامی دیال کے اُپدیش کا سینہ بسینہ چلنے والا راز ہے اسلئے وہ دیکشا یا منتر دیتے وقت سمجھائی جاتی ہیں۔ دیکشا کے وقت صرف یکتیوں کی بدھی کے متعلق ہدایتیں دی جاتی ہیں۔ اور کسی طرح کی باہری رسم ورسوم کی کارروائی نہیں کرائی جاتی۔ دیکشا لینے والے کو البتہ صاف طور پر آگاہ کر دیا جاتا ہے کہ بطور ایک سجن پُرش یعنی شریف آدمی کے اس کو بچن دینا ہوگا کہ وہ سادھن کی یکتیاں کسی دوسرے شخص کو ہرگز نہ بتلاویگا۔ لیکن اس سے کسی قسم کی قسم نہیں اُٹھوائی جاتی کیونکہ جو شخص اپنے بچن کا پالن نہیں کر سکتا وہ شرافت سے خالی ہے اور اسکی قسم کا بھی کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔

۷۵- سنساری حالتوں من کی رُچیوں اور باسناؤں کا سادھن پر اثر

سادھن کی یکتیوں کی کمائی پر نیچے لکھی ہوئی باتوں کا بھاری اثر پڑتا ہے۔

(۱) ابھیاسی کی نج کی زندگی اور جگت کے سنگ بیوہار کے متعلق دنیاوی حالتوں کا۔

(۲) اسکی عادتوں اور کھان پان کا۔

(۳) اُس کے اوروں کے ساتھ برتاؤ کا۔

(۴) اُس کی مان بڑائی کے لئے چاہ کی تیزی کا۔

(۵) اسکے اپنے مال اسباب و رشتہ داروں کے ساتھ بندھن کا۔

(۶) اُس کے دوسرے سنساری بندھنوں کا۔

اس پستک کے آخری بھاگ میں جسمیں جیووں کے کرموں کا ذکر ہوگا بیان کیا جاویگا کہ شوقین ابھیاسی کو ان سب معاملات میں کن کن قاعدوں کی پابندی کرنی چاہئے۔ اسوقت ہم رچنا کی ترتیب اور اُس کے انتظام و اُدّیش کا بیان شروع کرتے ہیں کیونکہ رچنا کے باسیوں کے کرموں پر سرشٹی نیموں کا بھاری اثر پڑتا ہے اور کرموں کا حساب اُسوقت تک پورے طور پر سمجھ میں نہیں آسکتا جبتک کہ سرشٹی نیموں سے کسی قدر واقفیت نہ ہو جاوے۔

بھاگ تیسرا

بیان رچنا کے روپ وان ہونے کا یعنی رچنا کے ظاہر ہونیکی اصلی ترتیب کا اور اُسکے انتظام واُدیش کا

۷۶۔ رچنا سے پہلے کیا دشا برتمان تھی

رچنا کے رُوپ وان ہونے کی ترتیب (سلسلہ) کا بیان کرنے کے لئے چونکہ یہ لازمی ہے کہ اول رچنا سے پہلے کی دشا بخوبی سمجھ لیجاوے۔ اِسلئے یہاں پر اُس دشا کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ چونکہ وگیان کی درشٹی میں صرف ایسے ہی اُدو انومان ماننے کے لائق ہوتے ہیں جو ہمارے اِندریہ گیان کی بُنیاد پر قائم ہوں اس لئے آدو دشا کا برنن کرنے کے لئے ہم کو ضروری سامان اس پرتیکش سرشٹی ہی سے لینا چاہیئے چنانچہ بچار کرو کہ اگر رچنا کی موجودہ ہر ایک چیز کی توڑپھوڑ شروع کیجاوے تو کیا صورت نمودار ہوگی۔ اس عمل سے سب ٹھوس مصالحہ درجہ بدرجہ سُوکشم (مائع۔ گیس وغیرہ) اوستھاؤں میں پرویش کرتا جاویگا (دیکھو صفحہ ۵) اور ہوتے ہوتے شکتی مے اوستھا ہو جاویگی۔ البتہ اس کے اندر قابلیت حال کے مختلف درجوں کی تفریق قبول کرنے

یعنی بھنّتا کو پراپت ہونیکی موجود ہوگی کیونکہ اُس کے بغیر موجودہ رُوپ میں رچنا کا ظہار ممکن نہ تھا۔ بہتر الفاظ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اِس اوستھا کو شکتی کی نچلی تہ[۱] (Lower stratum) کہہ سکتے ہیں۔ آدرشا کی نسبت جو کپش یا سدھانت یہاں پر قائم کیا گیا اس کی نسبت یہ بیان میں لانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ وہ ایک پرسدّھ سچائی کی بنیاد پر قائم ہے یعنی اس بات پر کہ موجودہ روپ وان رچنا اوپر بیان کئے ہوئے طریقہ کے بموجب اُلٹ جانیکی قابلیت رکھتی ہے۔ اب ایک اور بات دیکھئے۔ استھول پرکرتی یعنی مادّہ کے اندر شکتی کے مقابلہ میں یہ خصوصیت ہے کہ مادّہ شکتی پر قید یعنی روک لگاتا ہے چنانچہ مادّہ کے تمام ذرّوں نے چاہے وہ پرمانُو قرار دئے جاویں یا اَین یا ان سے بھی کوئی زیادہ سُوکشم چیز جسقدر شکتی اپنے اندر جذب کر رکھی ہے وہ ہمیشہ جکڑ بند رہتی ہے اب اگر مادّہ کے اس گُن کو خیال میں رکھکر شکتی کی اوستھا پر غور کریں تو نتیجہ نکلتا ہے کہ رچنا سے پہلے جب شکتی اور اُس کے اندر قائم مادّہ والے گُن کے سوا کچھ نہ تھا اور شکتی گپت اوستھا میں تھی (کیونکہ شکتی کے کارکُن ہونے ہی سے رچنا کی شروعات ہوئی) حالت یہ تھی کہ شکتی کے چھیتر میں لاتعداد نقطوں پر شکتی کی اسنکھیہ دھاریں کام کر رہی تھیں جن کا رُخ انتر مُکھ تھا اور جس کی وجہ سے شکتی کی شُونیتا سی ہو رہی تھی اور نیز شکتی پر روک لگانے والا نقطوں (مادّہ) کا گُن جسکی نسبت اوپر ذکر ہوا شکتی سے نیارا تمیز ہوتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں حالت یہ تھی کہ نقطوں کی معرفت انتر مُکھی ہو کر شکتی نقطوں کے اندر گُپت تھی۔

---

[۱] یہ نام غالباً شکتی کے اندر مول پرکرتی اوستھا کی طوفی کی وجہ سے یا صفحہ (۲۰) کے بیان کے بموجب شکتی کا نیچا گھاٹ ہونے کی وجہ سے تجویز کیا گیا ہے۔

۷۷۔ آدشکتی کا نیون اَدھک (اُدھرویہ) بھاؤ

شکتی کی گُپت، اوستھا کی نسبت جو ذکر اوپر ہُوا اُس کے مطلب کو ذرا اور واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جب شکتی کسی ایسے گھاٹ سے جو اُس کا اصل تو اس استھان نہیں ہے اپنے اصلی استھان میں کھنچی ہو لیکن اس میں سامرتھ یعنی قابلیت اس دوسرے گھاٹ پر پرکٹ ہونے کی موجود رہے تو شکتی پہلے گھاٹ پر گُپت کہی جاتی ہے شکتی کا اِس پرکار کھنچاؤ ہونے ہی کے کارن وہ شونیہ چھیتر جسکا اوپر کی دفعہ میں ذکر کیا گیا ظاہر ہوا اور وہی آدشکتی کے دُھرو یعنی نیون اَدھک بھاؤ کا نیون انگ تھا۔ ظاہر ہے کہ اگر اس پرکار کا انادی نیون اَدھک بھاؤ موجود نہ ہوتا تو اس وقت پرکرتی کی سب شکتیوں کے اندر جو نیون اَدھک بھاؤ کا کھیل دیکھنے میں آتا ہے وہ ممکن نہ تھا۔

۷۸۔ کل مالک کا انادی نیون اَدھک بھاؤ

پیچھے دفعہ ۱۱ میں بیان کر چکے ہیں کہ چیتنیہ شکتی ہی آدشکتی ہے اور پرکرتی کی جتنی بھی شکتیاں ہیں اُن سب کا ظہور اِس آدشکتی کا مختلف درجہ کے پردوں کے ساتھ سنجوگ ہونے پر ہوا ہے اور یہ بھی ظاہر کر چکے ہیں کہ اس آدشکتی کا جو ست چت اور آنند رُوپ ہے خود کل مالک ہی سوت پوت ہے اسلئے آدشکتی کے اندر نیون اَدھک بھاؤ ماننے سے نتیجہ نکلتا ہے کہ خود کل مالک کے اندر یہ بھاؤ موجود تھا۔

۷۹۔ دو دُھروں یا سروں کا بیان

سنت مت کی اصطلاح میں وہ مقام جس سے چیتنیہ شکتی کسیقدر کھینچ گئی تھی کل مالک کا چرن انگ کہلاتا ہے اور وہ مقام جس میں شکتی بھرپور موجود تھی اُس کا مستک انگ کہلاتا ہے۔ وگیانک پرِبھاشا میں ان کو چیتنیہ شکتی کے دھناتمک اور رِناتمک دھرو یعنی مثبت و منفی قطب یا سرے کہتے ہیں۔

معلوم ہووے کہ چرن انگ میں چیتنتا کا پورن ابھاؤ نہیں تھا بلکہ بہت کچھ بچی ہوئی چیتنیہ شکتی وہاں موجود تھی البتہ اُس کی تیزی (Intensity) میں کمی تھی۔ اِس اَبادِ اوستھا کی تاثیر یہاں پر استھول پرکرتی کے اندر بھی دکھلائی دیتی ہے چنانچہ دیکھو استھول سے استھول مادّہ کے اندر بھی کچھ نہ کچھ شکتی ضرور موجود ہے۔

یہ درست ہے کہ اوپر کے لیکھ کے بموجب نیون ادھک بھاؤ ماننے سے بے انت کے اندر قدرتی طور پر انت وان (محدود) ہونے کا دوش آجاتا ہے کیونکہ نیون ادھک بھاؤ کے سلسلہ میں ہم لوگوں کو ہمیشہ واسطہ دونوں انت وان انگوں (دُھروں) ہی سے پڑتا رہا ہے لیکن معلوم ہووے کہ بے انت کی اوستھا کا وچار کرتے وقت اس بھاؤ کے متعلق اپنے خیالات کو سرب انگ میں گھٹانا درست نہ ہوگا بلکہ مناسب یہ ہوگا کہ توجہ صرف دونوں انگوں کی چیتنتا کی تیزی (Intensity) کے فرق پر دیجاوے اگر ہم نیون انگ کو آکاش کے اندر چلتے ہوئے بادل کے ایک ٹکڑے سے تشبیہ دیں اور شیش انگ کو خود آکاش سے تو اس درشٹانت سے جس نیون ادھک بھاؤ کا ہم ذکر کر رہے ہیں اُس کا لکھاؤ درشن اندریہ گیان کے دوارا بہت

ٹھ کامیابی کے ساتھ ہو سکتا ہے اور خیالات کے منک دوش کی وجہ سے انت وان ہونے کا جو بھرم پیدا ہوتا تھا وہ ایک دم دور ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ بادل کے ٹکڑے سے آکاش کی اننتا و اپارتا میں کوئی فرق نہیں آتا۔

۸۰۔ چیتنیہ شکتی کے بشیش (مستک) انگ کے تیج کا بیان

چیتنیہ شکتی کا بشیش (مستک) انگ یعنی کل مالک پرم ست پرم چیتنیہ اور پرم آنند روپ ہونے کے علاوہ پرم تیجومے یعنی پرم پرکاش سروپ بھی ہے پرکرتی کی جتنی بھی شکتیاں ہیں سب کی سب بجلی شکتی کی سوکشمتا کو پراپت ہونے پر اور ان کے غلافوں یعنی پردوں کی رکاوٹ کا زور جاتے رہنے سے آتینت پرکاشوان سروپ میں پرکٹ ہو سکتی ہیں اس سے انومان کیا جا سکتا ہے کہ چیتنیہ شکتی جو بجلی شکتی سے کہیں زیادہ سوکشم ہے اور خود اسکی جان ہے کیسی پرکاشوان ہونی چاہئے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہماری سادھارن گیان لینے اور بچار کرنے کی شکتیاں ایسی تچھ اور ناکارہ ہیں کہ ان کی معرفت اس پرم آنندمے کل مالک کے نور اور جلال کی عظمت کا قیاس میں لانا قطعی ناممکن ہے۔ اگر کسی طرح ہماری درشن شکتی ایسی طاقتور بن جاوے کہ ہم کروڑوں سورجوں کے پرکاش کو ایک نقطہ پر ایک ہی سمے میں ایکتر کرنے میں جو زبردست پرکاش پرکٹ ہو سکتا ہے اس کا گیان اور آنند لے سکیں تو ایسے پرکاش و آنند سے بھی اس پرم پرکاش سروپ کل مالک کے بے پایان نور و جلال کی شان کا اسی ڈھنگ کا پتہ چلیگا جیسا کہ پانی کے ایک حقیقت قطرہ کے دیکھنے سے سمندر کی شان اور لہروں کا پتہ چل سکتا ہے۔

۸۱- چیتنیہ شکتی کے نیون (چرن) انگ کے پرکاش کا بیان

ہمارے اوپر کے بیان سے پرم چیتنیہ شکتی کے اشیش انگ کے اکھہ واپار تیج کا موٹا سا انومان ہو سکتا ہے۔ اب آگے ہم اُس کے نیون انگ رکل مالک کے چرن انگ) کا اسی ڈھنگ کا انومان پیش کرتے ہیں۔ موجودہ رچنا کے اُلٹنے کے فرضی عمل سے جو دفعہ ۷۶ میں بیان ہوا صاف ظاہر ہے کہ کل رچنا چیتنیہ شکتی کے نیون انگ سے پرکٹ ہوئی ہے اور رچنا کی جانب سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اس لوک یعنی نظر آئی دینے والی سرشٹی ہی کے اندر لاتعداد پرکاشوان گولے جنکو سورج چندر تارا وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے جگمگا رہے ہیں اور جیسا کہ دفعہ ۹۰ میں دکھلایا جاویگا یہ لوک رچنا کے تیسرے درجہ یعنی پنڈ دیش کا ایک حصہ ہے تیسرے درجہ کے پرے رچنا کا دوسرا درجہ یعنی برہمانڈ دیش واقع ہے جس کی روشنی اور شکتی پنڈ کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے اسلئے ظاہر ہے کہ رچنا کے اِن دو درجوں ہی کے اندر ایسا زبردست تیج و پرکاش موجود ہے کہ جسکا انومان منشیہ کی سادھارن درشٹی اور بچار کی شکتیونکی طاقت سے باہر ہے۔ اب اگر پنڈ اور برہمانڈ کے تیج اور پرکاش میں اُن نرمل چیتنیہ ستھانوں کا تیج اور پرکاش شامل کر لیا جاوے جو چیتنیہ شکتی کے اپار وانادی بھنڈار کے نیچے واقع ہیں تو ہم کو نیون انگ کے کل پرکاش کا جوڑ معلوم ہو جاویگا۔ ویسے تو نیون انگ اپنے حساب سے اتنا روشن تھا کہ منشیہ کی درشٹی کے لئے اس کا جھیلنا قطعی ناممکن ہے لیکن اشیش انگ کو اپنے پرچنڈ تیج کے مقابلہ میں وہ میلا سا پرتیت ہوتا تھا کم و بیش اسی طور پر جیسے کہ سورج کے زبردست تیج کے سامنے پورنماشی کا چاند بے رونق معلوم ہوتا ہے۔

۸۲۔ مانسک گیان بھرماتمک گیان نہیں ہے

اس میں شک نہیں کہ چیتنیہ شکتی کے انادی نیون اور ادھک انگوں کا جو برنن اوپر کیا گیا وہ منشیہ بدھی کے اتی نیچ گھاٹ کا برنن ہے اور اس پر اگر کوئی یہ اعتراض کر دے کہ اسطرح کے بیان سے اصلی دشا کا برنن ممکن نہیں ہے تو ہمارا یہ بیان مشکوک ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہمارے واسطے ضروری ہے کہ مضمون کے سلسلہ کو یہاں روک کر اس اعتراض سے جو بھرم پیدا ہوتا ہے اوّل اس کو دور کر دیں۔ یہ اعتراض ذیل کے دعوی کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے ہمارے اندر اس تپکیش سرشٹی یعنی جگت کا سب گیان جگت کے من پر پڑنے والے عکس ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر من پر جگت کا عکس نہ پڑے تو ہم کو اس کا کوئی گیان نہیں ہو سکتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عکس اور جگت میں کاریہ کارن بھاؤ سمبندھ قائم ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ کاریہ کا گیان ہونے سے کارن کا گیان ہونا لازمی نہیں ہے چنانچہ اگر وہ تمام جیو جن پر جگت کا عکس پڑتا ہے غائب ہو جاویں تو کارن تو بنا ہی رہیگا لیکن کاریہ کا ابھاؤ ہو جاویگا اور جو اوستھا رہیگی وہ کاریہ کی اوستھا نہ ہوگی۔ اس سے ثابت ہوا کہ سرشٹی کا جو کچھ گیان ہم کو اسوقت حاصل ہے وہ محض ایسا گیان ہے کہ جو جیو کو بھاستا ہے نہ کہ اصل یا سوتنتر گیان یعنی علم مطلق۔

یہ اعتراض واقعی لاجواب ہے بشرطیکہ یہ مان لیا جاوے کہ صرف جیو آتما یعنی سُرت ہی کو مانسک گیان لینے کی یوگیتا حاصل ہے اور رچنا میں دوسرے کسی کے اندر اسطرح کی یوگیتا موجود نہیں ہے مگر جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا (دیکھو دفعات ۶ الغایت ۲۲) تمام سُرتیں چیتنیہ شکتی کے انت بھنڈار یعنی کل مالک سے نکلی ہوئی مختلف درجہ کی کرنیاں ہیں اور اُن کے نیچ خواص چیتنیا۔ آنند اور ستّا کل مالک کے جوہر ہی سے برآمد ہوئے ہیں

اور جو شریر یُسُرتوں نے اپنے لئے رچے ہیں وہ رچنا کے نمونہ پر طیار کئے گئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں سُرت کا شریر (عالم صغیر) عالم کبیر کی نقل ہے۔ ایسی صورت میں سُرت کے گیان لینے کے خواص بھی کُل مالک کی چیتنیا یعنی گیان شکتی کی ادنیٰ نقل ٹھہرتے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو ماننا ہوگا کہ منشیہ کو رچنا بہت کچھ ویسی ہی درستی ہے جیسی کہ کل مالک کو اور منشیہ کو درسنے والا سروپ ہی رچنا کا اصلی سروپ ہے۔ اسلئے ہمارا مانسک گیان امور واقعہ کی بنیاد پر قائم ہے اور انومان کی ستّیہ ریت کے انوسار حاصل کیا گیا ہے اُس کو خیال میں بھی بھرمانمک گیان قرار نہیں دینا چاہئے (برتاوے میں تو کوئی پہلے ہی قرار نہیں دیتا)۔

۳۰۔ کُل مالک کی آدی دشا کا بیان

رچنا سے پہلے ایک کُل مالک ہی تھا لیکن وہ نیون ادھک یعنی دُھرویہ بھاؤ میں تھا۔ اُس دشا میں وہ اپنے آپ میں رت یعنی سرشار تھا۔ اور مانو ساری کی ساری اپار پرم چیتنیا کا ابھمانی وہ ایک ہی پُرش تھا۔ وہ پرم پُرش رُوپ رنگ ریکھا سے رہت تھا اور پرم پریانند پرم پرکاش پرم گیان اور پرم ستّا ان چاروں کے میل سے اس کا جوہر بنا تھا یعنی جیسے کئی ایک رنگوں کے باہم ملنے سے سفید روشنی طیار ہوتی ہے اسی طرح پرم پریانند پرم پرکاش پرم گیان اور پرم ستّا ان چاروں کے باہم ملنے سے کُل مالک کا جوہر بنا تھا۔ نیون انگ کی دشا جو چیتنیا کی کمی کی وجہ سے کمت چیتنا کے سمُوہ یعنی کل مالک سے کسیقدر مختلف تھی کل مالک کو پوری طرح معلوم تھی لیکن نیون انگ خود اس گیان میں شریک نہ تھا بلکہ وہ سکتہ (سمادھی) کی سی حالت میں تھا اس انگ میں بہت سے درجے تھے اور جو

حصہ اسکا بشیش انگ نکے نزدیک تھا وہ بمقابلہ اُس کے کیندر اور کیندر سے ملحق یعنی ملے ہوئے حصّوں کے ادھک چیتنا رکھتا تھا۔ نیون انگ کے دیش میں چیتنا کی کمی جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے چیتنیہ شکتی کا کُل مالک کی جانب کھنچاؤ ہونے کی وجہ سے واقع ہوئی تھی۔

۴۸۔ سُرت انشوں کی آدوشا کا بیان

رچنا سے پہلے ہی کھنچاؤ نیون انگ کو جھینے آکرشن (کشش) دوارا اس کی اناوی اچیت (دُھندکار) اوستھا میں ٹھہرائے ہوئے تھا جن جھینی آکرشن کی دھاروں کی معرفت یہ اچیت اوستھا ٹھہری ہوئی تھی اُن کے اندر ایک ہی رُخ میں کام کرنے والے بیشمار نقطے قائم تھے۔ ان نقطوں کی اجتماعی تحریک (United action) سے جو چیتنیہ دھار جاری ہوئی وہ خود پرم پُرش (کل مالک) سے سدا سنیکت تھی اور اسی کے ذریعہ سے اس کو نیون انگ کی ساری کیفیت کا گیان پراپت تھا۔ چنانچہ کل مالک کو اسوقت بھی موجودہ رچنا کے استھول سے استھول حصّہ کا گیان اُس کے انتر میں موجود کمزور سے کمزور چیتنیہ انش ہی کے ذریعہ سے پراپت ہوتا ہے۔ گویا کہ انترگت چیتنیہ انش ہمیشہ سچیت رہتا ہے اور صرف باہری غلاف یا پردہ اچیت بن جاتا ہے۔ نیون انگ کے نقطے بحیثیت خود یعنی دھار سے علٰحدہ خیال کرنے پر اچیت اوستھا میں تھے اور یہی نقطے آدوشا میں استھت سُرتیں تھیں۔

یہاں پر دوبارہ ظاہر کر دینا مفید ہوگا کہ لفظ نقطہ سے بھرم میں آکر یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ سُرت انشوں کے اندر کی شکتی نہایت ہی خفیف یعنی تچھّ تھی۔ سب کوئی جانتا ہے

کہ سورج کی کرن معمولی لیمپ کی روشنی کی کرن کے مقابلہ میں پرکاش اور کئی دوسری باتوں کے لحاظ سے بہت زیادہ طاقتور ہوتی ہے اور چونکہ ان دونوں کرنوں کے اثر ہمارے تجربہ میں بخوبی آئے ہوئے ہیں اس لئے ان کے باہمی فرق کو ہم کسی حالت میں نظر انداز نہیں کر سکتے لیکن ایک چیز سے دوسری کی نظیر دیتے وقت جب کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم کو تجربہ یا گیان صرف ایک ہی چیز کا رہتا ہے تو نظیر سے دوسری چیز کی نسبت جو انومان کیا جاتا ہے وہ اکثر غلط ہوتا ہے اور سیدھے سادے لفظوں میں بھی اور کے اور خیالات دل میں پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً جب کبھی ہم سورج کا ذکر کرتے ہیں تو لفظ 'سورج' سے روزانہ تجربہ کے مطابق ہمکو انومان ایک چمکتی ہوئی تھالی کا ہوتا ہے لیکن اگر کسی شخص کی درشٹی ایسی زبردست اور وسیع ہو کہ وہ سورج کے اصلی دراز قد و قامت اور پرکاش کو ویسے ہی مکمل طور پر دیکھ سکتا ہو جیسے کہ ہم ایک سنترہ کو دیکھتے ہیں تو اس شخص کیلئے لفظ 'سورج' استعمال کرنے پر وہی ارتھ نہ ہونگے جو سادھارن منشیوں کے لئے ہوتے ہیں۔ (کیونکہ اُس کا سورج کے متعلق گیان عام لوگوں کے گیان سے بالکل مختلف ہے) اسلئے بہتر ہوگا کہ لفظ 'نقطہ' کا ارتھ لگاتے وقت ان سب باتوں کا لحاظ رکھا جاوے اور سُرت انشوں یا نقطوں کو کوئی بدحیثیت یا تُچھ چیز خیال نہ کیا جاوے بلکہ یہ سمجھا جاوے کہ سُرت انشیں زبردست گیت شکتی اور کشش کے مرکز ہیں جن پر اُن کی انفرادی تحریک (Individual action) کے کارن (جو ان کی اجتماعی تحریک سے علیحدہ تھی) خول چڑھے ہوئے تھے۔ مثال کے طور پر اگر سُرتوں کی اجتماعی تحریک کو شبد سے تشبیہ دی جاوے تو اُن کی انفرادی یعنی غلاف پیدا کرنے والی کریا کو شبد کے سنگ پیدا ہونے والی دُھن کہہ سکتے ہیں۔ رچنا سے پہلے سُرت انشیں ان غلافوں سے ڈھکی ہوئی اچیت اوستھا میں پڑی تھیں کیونکہ اُن کی چیتنیا کا مکھیہ بھاگ آدھ بھنڈار میں لین تھا۔ سُرت

انشوں کی اجتماعی تحریک سے نیون انگ سمست روپ سے یعنی بطور کل کے قائم تھا اور
اُن کی انفرادی تحریکوں سے ہر ایک سُرت کا اپنا اپنا غلاف قائم تھا۔

۸۵۔ آدچیتنیہ دھار جاری ہونے سے پہلے آدبھنڈار میں ہلور واقع ہوئی

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ نقطوں یعنی سُرت انشوں کی اجتماعی تحریک سے انادی چھینے آکرشن کا سلسلہ جاری تھا۔ کتنے ہی زمانہ تک اس آکرشن سے کسی طرح کی تبدیلی یا تفریق ظہور میں نہیں آئی لیکن جب سمے آیا تو بھنڈار کی طرف آکرشن زیادہ بیگ کے ساتھ ہونے لگا جسکی وجہ سے نیون انگ کی چیتنیا میں جو کہ آگے ہی کم تھی اور بھی زیادہ کمی ہوگئی یعنی آدبھنڈار یا شیش انگ میں جسقدر چیتنیا پہلے سے کھنچی ہوئی تھی اس سے اور زیادہ کھنچ گئی اور نیون انگ کا وہ حصہ جس میں یہ کمی واقع ہوئی پرم پرش یعنی شیش انگ سے پرے ہٹنے لگا۔ یہ سلسلہ رچنا شروع ہونے کے عین قبل جاری ہوا اور کچھ عرصہ تک قائم رہا۔ جب مناسب وقت آیا تو آدبھنڈار کے اس حصہ سے جو نیون انگ کے قریب ترین تھا بھاری ہلور اُٹھکر آدچیتنیہ دھار پرکٹ ہوئی۔ یہ دھار چمبک شکتی کی چمبک بنانے والی کریا کی طرح (دیکھو دفعہ ۶۳) چیتنیا جگانیکی کریا (Process of shanusnaisation) کے رُوپ میں آدشکتی کا اظہار تھا اور اس سے غرض یہ تھی کہ نیون انگ کا جو حصہ آدچیتنیہ دھار کا بستار (انگ) بننے کے قابل ہو وہ کل مالک کی حد کے اندر قائم ہو جاوے اور اُس میں اسقدر چیتنیا بھر دی جاوے کہ اُس کی ذاتی چیتنیا کی کمی کی وجہ سے دوسرے چیتنیا

سے ہین بھاگوں والی خراب صورت جسکا ذکر آگے چلکر کرینگے اسکے اندر نمودار نہ ہونے پاوے۔

۸۶۔ شبد دھار اور سُرت دھار

چیتنیہ شکتی کے سنجوگ قائم کرنے والے انگ (Uniting Faculty) کو چیتنیہ شبد دھار کہتے ہیں۔ اور کیندرزمان یعنی مرکز قائم کرنے والے انگ کو سُرت دھار کہتے ہیں۔ یہ دونوں انگ ایک دوسرے کے آشرت ہیں۔ شبد چیتنیہ شکتی کا کارکُن رُوپ ہے اور سُرت اسی کا بھنڈار رُوپ ہے۔ شبد کا کام آکرشن یعنی کشش کرنا ہے اور سُرت کا کام کیندرزمان یعنی مرکز قائم کرنا ہے۔ سُرت اور شبد دھاروں کے اِن دو خواص کی وجہ سے نیچے منڈلوں میں لنگ بھید یعنی استری پُرش کا فرق جانداروں کے اندر قائم ہوا۔

۸۷۔ نرمل چیتنیہ دیش اور اُسکے چھ استھان

چونکہ کل مالک خود انادی دھرو یعنی نیون ادھک بھاؤ میں تھا اور اس میں تین علیحدہ علیحدہ انگ قائم تھے یعنی ایک شیش چیتنیہ کا اپار (ستک) انگ دوسرا مدھیہ (کایا) انگ اور تیسرا نیون چیتنیہ (جیون) انگ۔ اسلئے رچنا کے شروع میں جو شبد اور سُرت دھاریں کل مالک سے نکلیں اور جو پران یعنی اندر جانے والے اور اپان یعنی باہر آنے والے سُوانسوں کی دو دھاروں کے مشابہ تھیں انھوں نے بھی اپنے تئیں نیون انگ کے اُس حصہ میں جو کل مالک کے عین سنمکھ تھا تین بھاگوں میں تقسیم کیا۔ جیسے جانداروں کے سانس لینے پر جو آکسیجن گیس بھیتر داخل ہوتی ہے وہ سانس نکالنے پر شریر کے کُھسیہ مصالحہ سے ملکر کاربانک ایسڈ گیس بنکر باہر آتی ہے لیکن چونکہ کل مالک میں اعلیٰ درجہ کی نرمل چیتنیا کے سوائے اور کچھ قطعی نہیں ہے اسلئے اس سے باہر آنیوالا سانس اس کے جوہر یعنی اعلیٰ درجہ کی نرمل چیتنیا ہی سے سنگت ہونا چاہیے اور

اسلئے باہر آنے والی سُرت دھار جو کل مالک سے برآمد ہوئی ویسی ہی چیتنیہ ہونی چاہئے جیسی کہ اندر جانے والی شبد دھار جو اُس میں لین ہوتی ہے۔ شبد دھار کے دُھرو یہ بھاؤ سے جو تین استھان بنے وہ رادھاسوامی اگم اور الکھ کہلاتے ہیں اور سُرت دھار کے دُھرو یہ بھاؤ سے جو تین استھان قائم ہوئے ان کے نام انامی۔ ستّ لوک۔ اور بھنور گُپھا ہیں۔ معلوم ہووے کہ چونکہ سُرت دھار چیتنیا جگانے کی کریا (Process of spiritualisation) کے دوارا باہر کو پھیلی اسلئے اُس کا نواس استھان شبد دھار کی نسبت جس کا کام صرف بھنڈار کی جانب کشش ہے کسیقدر نیچا ہے چنانچہ سُرت دھار کے تین استھانوں کا سٹ (جوڑ) جسکی تفصیل اوپر بیان ہوئی شبد دھار کے استھانوں کے سٹ سے نیچے واقع ہے اور اُس کی چیتنیا بھی شبد دھار کے استھانوں کے مقابلہ میں کسیقدر کم درجہ کی ہے۔ ان چھ استھانوں میں یہ دونوں دھاریں ایک رُوپ ہو رہی ہیں اور دونوں ملکر ٹھیک ویسے ہی کام کرتی ہیں جیسے کہ چُمبک شکتی کی لوہے کو چُمبک بنانے اور اُسکو اپنی جانب کھینچنے کی سُنکت کریائیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بہر حال ان دو دھاروں کی موجودگی کی وجہ سے نِرمل چیتنیہ دیش میں چھ استھان قائم ہوئے۔ اب آگے تھوڑا سا حال ان استھانوں کے دھنیوں اور باسیوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

۸۸۔ نِرمل چیتنیہ استھانوں کے باسی

جب نیون انگ کی کشش شبیش انگ کی جانب کافی بیگ کے ساتھ ہونے لگی تو غلاف یا خول جو سُرتوں کی کیندر نِرمان کریا کی وجہ سے قائم تھے جھڑ کر فاصلہ پر ہٹ گئے اور سُرتیں آدی اچیت غلافوں کے اس پہ کار جھڑ جانے سے مانو نا وِندرا سے جاگرت میں آگئیں کیونکہ غلافوں کے ہٹ جانے سے سُرت انشوں کی دھاریں غلاف قائم رکھنے کی کریا سے بہت

کچھ آزاد ہوگئیں اور نیز پہلے کی نسبت زیادہ چیتنیہ گھاٹوں پر کھنچ آنے سے سُرتوں کو شبیش چیتنیتا پراپت ہوگئی۔ سُرتوں کی یہ جاگرت جیو کے سُششپتی اوستھا سے گذر کر سکتہ کی حالت میں پرویش کرنے کے عمل سے بہت کچھ مشابہت رکھتی ہے۔ سکتہ کی حالت میں سانس کا آنا جانا اور شریر کے اندر خون کا گھومنا بند ہوجاتا ہے کیونکہ مکھیہ چیتنیہ دھاریں جنکے آسرے جاگرت سُپن اور گہری نیند کی اوستھائیں قائم رہتی ہیں سُوکشم گھاٹ پر کھنچ جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں جیوؤں کی موت کے وقت بھی ہوا کرتی ہیں البتہ اتنا فرق رہتا ہے کہ اُسوقت دھاریں زیادہ اونچے گھاٹ پر کھنچتی ہیں۔ جیسے سُرت سُوکشم گھاٹ پر پہونچتے ہی اپنے لئے وہاں کے مصالحہ سے اسثھول شریر سے ملتا جلتا ہوا ایک سُوکشم شریر طیّار کرلیتی ہے اُسی طرح آدمیں بھی جونہی سُرت انسوں نے اپنے آواچیت غلافوں سے رہائی حاصل کی توں ہی انھوں نے اُن اونچے چیتنیہ منڈلوں کے مصالحہ سے جن پر وہ کھنچکر پہونچیں اپنے لئے نئے چیتنیہ شریر طیار کرلئے۔ اِن اونچے استھانوں کا مصالحہ کیا تھا؟ بھنڈار کی جانب کشش میں بیگ کی زیادتی ہونے پر جو اچیت غلاف اپنے اصلی مقام سے نیچے جھڑکر گرے وہی اِن استھانوں کا مصالحہ بنے۔ اس ردّوبدل سے اِن گرنے والے غلافوں کے اندر بھی سُرتوں کی سُنیکت چیتنیہ دھار کی سی کریاتمک شکتی آگئی اور وہ سمست رُوپ سے سچیت اوستھا کو پراپت ہوگئے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے مصالحہ سے طیّار شدہ شریر سُرت انسوں کی کسی چیتنیہ کریا میں مُخل نہیں ہوسکتے تھے۔ یہ سُرتیں جن کو سچیت مصالحہ کے شریر پراپت ہوئے بلحاظ اپنے نِواس استھانوں کے درجہ کے ہنس اور پرم ہنس کہلاتی ہیں یعنی جو سُرتیں اوپر کے تین استھانوں میں مقیم ہیں وہ پرم ہنس کہلاتی ہیں اور جو نیچے کے تین استھانوں میں رہتی ہیں وہ ہنس کہلاتی ہیں۔ اگرچہ نرمل چیتنیہ استھان کے باسیوں میں لِنگ بھید یعنی استری پُرش بھاؤ ظاہر نہیں ہے لیکن بلحاظ اِسکے کہ کسی میں شبد کریا پردھان ہے اور

کسی میں سُرت کریا پردھان ہے۔ پہلی قسم کو پُرش برگ اور دوسری قسم کو استری برگ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن واضح ہو کہ ان سُرتوں میں یہاں کا سا استری پُرش بیوہار ندارد ہے۔

۸۹۔ اگم پُرش یعنی آدو دھار کے پرتھم کیندر کا بیان

آدی چیتنیہ دھار نے نج بھنڈار سے روانہ ہو کر جو پہلا کیندر قائم کیا، وہ کُل مالک رادھا سوامی کے اپار دھام سے نچلے استھان کا پرتھم دھنی ہوا۔ اس دھنی کو اگم پُرش کہتے ہیں اور یہ اُس بھاری چیتنا کا سموہ ہے جو رچنا سے پہلے نیون انگ سے کھنچ کر کُل مالک کے شیش انگ میں شامل ہو گئی تھی اور جسمیں کُل مالک کے پرسنگ سے بہت کچھ نشیشتا آ گئی تھی اور جسکے بل کے اندر آدو دھار کے سمبندھ کی پراپتی کی وجہ سے کوئی کمی واقع نہیں ہونے پائی ہے۔ نیچے کے منڈلوں میں چیتنیا جگانیکے علاوہ آدو دھار کے رواں ہونے کی ایک بھاری وجہ یہ بھی تھی کہ کُل مالک اس چیتنیہ کو جسے اس نے رچنا سے پہلے کے انادی نیون اِدھک بھاؤ کے سلسلہ میں اپنے شیش انگ سے نیچے درجہ میں نواس دیا تھا اپنی انادو ستھا کے تقاضا سے ہمیشہ کیلئے اپنے اندر شامل نہیں رکھ سکتا تھا۔ چنانچہ کُل مالک نے مناسب وقت آنے پر اُس چیتنیہ کو اپنے جوہر کے اثر سے خوب بھر کر اور پرساوی کر کے، واپس کر دیا تاکہ نیون انگ بھی مع اپنی اسنکھیہ سُرت انشوں کے سچیت اور آنندمے اوستھا کو پراپت ہو جاوے یعنی اچیت اوستھا دُور ہو کر اس کے اندر کریاتمک اوستھا قائم ہو جاوے۔

جب آدو دھار نج بھنڈار سے پرکٹ ہوئی تو اس کے سنگ ایسے زبردست پرکاش کا نہار ہوا کہ مانو اِرد گرد کے دیش میں چمکتے ہوئے گولوں سے جڑی ہوئی چادریں تن گئیں۔

اِن گولوں کو اصطلاح میں سورج اور چاند کہتے ہیں۔ جنکے اندر شبد انگ پردھان ہے اُنکو
سورج کہتے ہیں اور جن کے اندر سُرت انگ پردھان ہے ان کو چاند کہتے ہیں۔ ان
گولوں کی معرفت اِرد گرد کے اُس دیش میں جسکا ابھی ذکر ہوا آدھبنڈار کی چیتنا پہونچائی گئی جیسے
ہمارے اس لوک میں بھی سورج چاند اور تاراگن سے شکتی اسی طریقہ پر بہم پہونچتی ہے۔
علاوہ اسکے ان چیتنیہ گولوں نے اُس دیش کی سُرتوں کے لئے نواس استھان کا بھی کام دیا
معلوم ہووے کہ نرمل چیتنیہ رچنا کے اور بھاگوں کی طرح یہ گولے بھی چیتنیہ اور جگے ہوئے
تھے۔ یہ دیش جسکا اوپر بیان ہوا وہ دھام ہے کہ جو آدھار کے سوت پوت (آدھبنڈار)
کے اس حصہ کو گھیرے ہوئے ہے جہاں سے آدھار پرکٹ ہوئی اور اگم پُرش کا منڈل
اُس دھام کے نیچے واقع ہے جس سے اگم لوک کو کُل مالک رادھاسوامی کے دھام
کا صدر دروازہ کہہ سکتے ہیں۔

۹۰ نرمل چیتنیہ دیش کے دُوسرے چار استھان

آدھار کا پرتھم کیندر طیار ہونے میں قدرتی طور پر کچھ سمے لگا اور جب وہ طیار ہو گیا
تو اگم پُرش یعنی نرمل چیتنیہ دیش کے اُوپر سے دوسرے استھان کے دھنی نے اپنے تئیں
چیتنا کے مہاپرکاشوان سِندھ کے روپ میں پرکٹ کیا اور آدھار اپنی چیتنا کو گویا اس گہر
گمبھیر سمندر میں ڈال کر اُسکی تہ میں گُپت ہو گئی یعنی آدھار کا اُتار اس لوک کے تلے تک
پہونچنے پر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد رچنا کا سلسلہ اگم پُرش نے آدھبنڈار کی کارروائی کے نمونہ
پر جاری کیا اور اپنا لوک اور اُس کے متعلق چیند رسوریہ اور اُن کی نواسی سُرتیں پرکٹ
کیں نرمل چیتنیہ دیش کے باقیماندہ چار استھانوں کی رچنا بھی اسی طور سے ظاہر ہوئی

یہاں پہ یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نرمل چیتنیہ دیش کے تین اُوپر والے اور تین نیچے والے استھانوں کے ہر سیٹ یعنی جوڑ میں یہ قاعدہ ہے کہ اوپر کا استھان اپنے سے نیچے کے دو استھانوں کو صرف جان یا چیتنیا بخشتا ہے اور ان دو استھانوں کے انتظام میں کوئی سرگرم حصہ نہیں لیتا۔ یہی بندوبست کسی حد تک ہماری دیہہ کے اندر بھی دیکھنے میں آتا ہے یعنی سُرت دیہہ کو صرف جان یا شکتی بہم پہونچاتی ہے اور دیہہ کی سنبھال اور اس کی تمام کریائیں سُوکشم و استھول من و شریر کی شکتیوں کی معرفت قائم اور جاری رہتی ہیں۔

۹۱۔ مہاسُن کا میدان اور اسکے چھ سُوکشم استھان

یہ ذکر ہو چکا ہے کہ نرمل چیتنیہ دیش کے سب استھان کُل مالک کے اپار دیش کے پھیلاؤ کے طور پر رچے گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ کُل مالک کے بشیش انگ کا بھاگ یا انگ بن گئے ہیں اور اسلئے یہ استھان ہر قسم کے ردّوبدل اور ناش سے رہت ہیں رچنا تمک کریا نے جس کا پیچھے بیان ہوا اور جس نے آدبھنڈار سے ملحق مدھیہ دیش کے اوپر والے حصہ کو نرمل چیتنیہ استھانوں میں تبدیل کیا ان استھانوں کے نیچے (مدھیہ دیش کے مدھیہ بھاگ میں) بھاری شُونیتا کی صورت پیدا کر دی۔ شُونیتا کے اس بھاری میدان کو سنت مت کی بولی میں مہاسُن کا مقام کہتے ہیں۔ یہ میدان نرمل چیتنیہ استھانوں اور برہم کے استھانوں کے درمیان جو مدھیہ دیش کے نیچے والے حصہ سے پرکٹ ہوئے حدِفاصل یعنی روک کا کام دیتا ہے۔ چونکہ مہاسُن کا میدان نرمل چیتنیہ استھان پرکٹ کرنے والی رچنا تمک کریا کے لگاتار زیر اثر رہا اسلئے نرمل چیتنیہ استھانوں کا سُوکشم ٹھپہ اس پر بھی لگ گیا اور اس لئے اس میدان میں بھی نرمل چیتنیہ استھانوں کے مطابق چھ سُوکشم درجے قائم ہو گئے۔ اِن سُوکشم

درجوں کو نرمل چیتنیہ استھانوں کی چھایا (shadow - tone) کہہ سکتے ہیں۔ ان استھانوں کی رچنا کی کریا بھنور گپھا یعنی سب سے نچلے چیتنیہ استھان کے دھنی سوہنگ پُرش سے ظاہر ہوئی

۹۲۔ کال پُرش اور آدیا کا ظہور

نرمل چیتنیہ استھانوں کے رچے جانے پر آدشکتی کے پرتھم رچناتمک بیگ کے ظاہرا ختم ہو جانے سے آئندہ کارروائی کا سلسلہ کچھ عرصہ کیلئے بند ہو گیا لیکن اس ٹھہراؤ کے وقفہ میں آدشکتی کی بھنڈار کی جانب اناد کشش زیادہ تیزی کے ساتھ جاری رہی کیونکہ اب نرمل چیتنیہ دیش کے نچلے استھانوں کا بھی اثر اس میں شامل ہو گیا۔ یہ نچلے استھان اگرچہ اسقدر چیتنیہ ہو گئے تھے کہ آدبھنڈار کے ساتھ جڑے رہ سکیں لیکن ان کے اندر پھر بھی کچھ نہ کچھ کم درجہ والی چیتنیا ملی رہ گئی تھی کیونکہ مہاسُن کے استھانوں کی طیاری کے سلسلہ میں جو رچناتمک کریا عمل میں آئی وہ اس کو پورے طور سے خارج کرنے کے لئے کافی نہ تھی چنانچہ یہ بچا ہوا نقص بعد میں رچنا کی کریا دوبارہ شروع ہونے پر دور کیا گیا۔ یہاں پر اس بات کا ذکر کر دینا نامناسب نہ ہو گا کہ چھ استھانوں کے ہر سٹ میں پانچواں استھان اُتپتی کی کریا کرنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ منشیہ شریر میں سُرت کی بیٹھک کے استھان سے نیچے کی جانب جو پانچواں (اندریہ) چکر ہے اُسی میں اولاد پیدا کرنیکا خاصہ رکھا گیا ہے اور اسیطرح برہمانڈ میں بھی جو پانچواں یعنی برہما کا استھان ہے اُسی کے ذمہ اُتپتی کا کام ہے۔ پنڈ اور برہمانڈ دیش کے باسیوں میں پُرش بھاؤ اور استری بھاؤ کی کریاؤں میں بھید پرکٹ ہے لیکن نرمل چیتنیہ دیش کے باسیوں میں جیسا کہ پہلے کہہ چکے ہیں یہ دونوں بھاؤ اکٹھے ہیں اور یہاں کی سی استری پُرش والی کریائیں اُس دیش میں نہیں ہوتیں۔ نرمل

چیتنیہ دیش کے پانچویں استھان یعنی ست لوک میں البتہ سُرت اور شبد کی دھاروں کا پرسپر سنگم زیادہ پرکٹ شکل میں ہوا اِسلئے جب رچنا کا سلسلہ دوبارہ جاری ہوا تو یہ دونوں خواص معہ اُس کم درجہ کی چیتنیا کے جو ٹھہراؤ کے وقفہ میں ستّ لوک کے اندر شامل ہوگئی تھی دو الگ الگ دھاروں کے رُوپ میں خارج کئے گئے۔ پہلی دھار جو ستّ پُرش یعنی ستّ لوک کے دھنی سے جاری ہوئی شبد دھار کی شاخ ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی رُکاوٹ پر غلبہ پانے کی سمرتھتا رکھتی تھی (اِس دھار کو کال پُرش یا برہم کہتے ہیں) لیکن چونکہ اِس میں کیندر قائم کرنیکی شکتی موجود نہ تھی اسلئے یہ تنہا انادی مدعیہ دیش کے نچلے درجوں میں رچنا نہیں کرسکتی تھی۔ دوسری دھار جو ستّ پُرش سے پرکٹ ہوئی سُرت دھار کی شاخ ہونے کی وجہ سے کیندر قائم کرنے کی سمرتھتا رکھتی تھی اور اسکے پیٹ میں ایسی اننت سُرت انشیں موجود تھیں جنہیں کافی چیتنیا نہ تھی یعنی جو ایسی نرمل نہ تھیں کہ نرمل چیتنیہ دیش میں ٹھہر سکیں۔ کال دھار کا رنگ بمقابلہ نرمل چیتنیہ استھانوں کے نرمل پرکاش کے منوّر نیلاپن لئے ہوئے تھا۔ اور دوسری دھار کا رنگ (جو آدّیا کہلاتی ہے) سنہری مائل پیلا تھا۔

۹۳- برہمانڈ کی رچنا کی سامگری اور اُسکے چھ استھانوں کا بیان

کال پُرش اور آدّیا کی دھاروں کے خارج ہونے پر ستیہ لوک سے وہ کم درجہ والا تمام چیتنیہ دور ہوگیا جو نرمل چیتنیہ استھانوں میں رہنے کے قابل نہ تھا اور ساتھ ہی برہمانڈ کی رچنا کے لئے ضروری سامان مہیّا ہوگیا۔ یہاں پہ جتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ (اِن دونوں دھاروں کی کریا کا رُخ بہرمکھ یعنی نرمل چیتنیہ دھار کے رُخ سے اُلٹا تھا کیونکہ

اِن کا کریا چھیتر آدنیون انگ کے سرے سے سٹا ہوا دیش ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آد
چیتنیہ دھار کا کریا چھیتر سُشیش انگ کے قریب ہونے کی وجہ سے اس دھار کا رُخ
سُشیش انگ کیطرف تھا لیکن کال و آدیا کا کریا چھیتر نیُون انگ کے سرے کے قریب
ہونے کی وجہ سے اُن کا رُخ نیُون انگ کی جانب تھا۔ کال پُرش اور آدیا کا کریا چھیتر
برہمانڈ کہلاتا ہے۔ اِس کا اُوپر کا سِرا مہاسُن کی رچنا کے سب سے نیچے حصّہ سے جس کو
اکشر پُرش کا استھان کہتے ہیں جُڑا ہوا ہے اکشر پُرش چونکہ مہاسُن کی نیم رُوحانی
رچنا کے دھنیوں میں سے ایک دھنی ہے اسلئے وہاں کے دوسرے دھنیوں کے مانند
وہ مرتیو سے قریباً آزاد ہے اور اِسی سے اکشر (ابناشی) پُرش کہلاتا ہے۔ کال اور آدیا
کی دھاروں نے اِس استھان پر کسیقدر ملی جُلی حالت میں پہلا کیندر قائم کیا اور یہاں
اِن دھاروں کے نام پُرش اور پرکرتی ہوئے۔ چونکہ اکشر پُرش نِرمل چیتنیہ دیش کی
ایک کلا تھی اسواسطے برہمانڈ کے تعلّق میں اُس کا وہی درجہ ہے جو دیہہ اور من کے تعلّق
میں مُنشیہ کی سُرت کا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے اکشر پُرش کا استھان برہمانڈ کا سچّا آتم پد کہلاتا
ہے۔ چونکہ یہ پُرش نیُون انگ کی مہان آتما یعنی سُرت ہے اِسلئے جو ابھیاسی اکشر پُرش تک
پہونچ جاتا ہے اُسکو مہاتما یعنی مہان آتما کہتے ہیں۔ اکشر پُرش کے ساتھ تعلّق ہونے
پر کال اور آدیا کو بہت کچھ تقویت حاصل ہوگئی جس سے برہمانڈ کی رچنا کا کام فوراً جاری
ہوگیا یعنی نِرمل چیتنیہ استھانوں کی رچنا کے ڈھنگ پر پُرش پرکرتی اور اکشر پُرش سے
دھاریں جاری ہوکر اِن کے متعلّق (برہمانڈ کے) استھانوں کی رچنا پرکٹ ہوئی۔ اِس
مقام پر یہ تینوں دھاریں پرکٹ ہیں اور تربینی کے نام سے مشہور ہیں اکشر پُرش کی بیٹھک
کے مقام کے نیچے ایک بڑا بھاری کیندر یا چیتنا کا سرو وروا قع ہے جس کو مان سرو وَر

کہتے ہیں۔ جب کوئی ابھیاسی یہاں پہونچکر اس چیتنیہ سرور میں غوطہ لگاتا ہے تو اُسکی وہ سب جھینی ملینتا جو کال پُرش یعنی برہم یا برہمانڈی من کے دیش سے گذرنے کے دوران میں اُس پر چڑھگئی ہو دُھل جاتی ہے۔ وہ مقام جہاں پر یہ تین دھاریں اوّل مرتبہ ملیں ترِکُٹی یعنی تین پربتوں کا استھان کہلاتا ہے۔ اِن پربتوں کے نام میر، سُمیر اور کیلاش ہیں۔ کال اور آدیا کی دھاریں جو ستّ لوک سے اُتری تھیں یہاں پر برہم اور مایا رُوپ میں پرکٹ ہوئیں۔ چونکہ اس استھان کا اصلی (آد) مصالحہ استھول یعنی کم چیتنیہ تھا۔ اسلئے رچناتمک کریا کے سلسلہ میں چھینٹونی ہونے پر یہاں سے نہایت سُوکشم پرمانوؤں کے غلاف رُوپ بادل بھاری مقدار میں خارج ہوئے۔ پرمانوؤں سے یہاں ہمارا مطلب اُن معمولی ذرّوں یا اَنیوں سے نہیں ہے جو انسان کے تجربہ میں آتے ہیں کیونکہ وہ پرمانوں ان سے اتینت سُوکشم ہیں۔ ترِکُٹی میں چیتنیا کی کمی بمقابلہ اُوپر کے استھان کے جس کو سُنّ یا دسواں دوار کہتے ہیں زیادہ نمایاں یعنی پرکٹ شکل میں ظاہر ہوئی جس کا اثر درشن اندریہ پر طلوع ہوتے ہوئے سُورج کے چمکیلے لال رنگ کا سا پڑتا ہے۔

ترِکُٹی سے نیچے یہ تینوں دھاریں مِلکر چلیں اور اُن کے علاوہ دو نئی مُکھیہ دھاریں مایا اور برہم سے پرکٹ ہوکر نیچے اُتریں۔ اِن دو دھاروں نے نیچے اُترکر جو تیسرا ٹھیکہ لیا اس کو سہس دل کنول (ہزار پنکھڑیوں والا کنول) کہتے ہیں اور مایا و برہم نے یہاں پر جیوتی نارایَن یعنی نرنجن کا رُوپ دھارن کیا۔

چونکہ یہ تین دھاریں جن کا ابھی اُوپر ذکر ہوا تین کوٹوں یعنی بلند گھاٹیوں والے استھان سے جاری ہوئی تھیں اسلئے سہس دل کنول کی جانب اُتار میں جو راستہ انھوں نے

اپنے لئے بنایا اُس میں اثر اُن دھاروں کے اُتھان استھان یعنی ترکٹی کا آگیا۔ اِس راستہ کو بنک نال (ٹیڑھی سُرنگ) کہتے ہیں جس مقام سے یہ تینوں دھاریں ایک بنکر نیچے کی جانب رواں ہوئیں وہاں سے راستہ اوّل اوپر کو جاتا ہے اور بعد میں نیچے اُترتا ہے۔ تھوڑا آگے چلکر ہم دکھلاوینگے کہ یہی تین دھاریں تین گنوں کے نہایت سُوکشم گُپت (بیج) رُوپ ہیں۔ ان میں سے ایک میں پربل ستّوانگ اور دوسری میں اُتپتّی کا انگ اور تیسری میں سنگھار کا انگ قائم ہے ترکُٹی استھان میں ان تین دھاروں نے اور نیز مایا اور برہم کی دو دھاروں نے وہاں کے پرمانوؤں کا متھن کر کے پانچ علٰحدہ علٰحدہ لیکن نہایت سوکشم اور جھینے غلاف پرکٹ کئے جن سے بعد میں استھول پرکرتی یعنی مادہ کی وہ پانچ اوستھائیں ظاہر ہوئیں جن کا دفعہ ۱۲ میں ذکر کیا گیا ہے۔ برہم دھارے سے جو اوستھا ظاہر ہوئی وہ آکاش تتّو اور مایا دھارے سے جو اوستھا ظاہر ہوئی وہ اگنی تتّو اور ستوگن رجوگن و تموگن کی دھاروں سے جو اوستھائیں ظاہر ہوئیں وہ وائیو جل اور پرتھوی تتّو کہلاتے ہیں۔ رچناتمک چھنٹونی کے سلسلہ میں جو غلاف ترکُٹی سے نیچے گرے وہ ان پانچ اوستھاؤں کا اثر لئے ہوئے تھے اور سہس دل کنول میں جا کر وہ علٰحدہ علٰحدہ پانچ تتّوؤں کے رُوپ میں ظاہر ہوئے۔ چونکہ یہ تتّو استھول پرکرتی کے سب سے چھوٹے ذرّوں یعنی ایٹموں سے بھی زیادہ سُوکشم تھے اور شکتی ان کے اندر کسکر بھری تھی اسلئے یہ سہس دل کنول سے علٰحدہ علٰحدہ رنگین چمکتی ہوئی دھاروں کی شکل میں رواں ہوئے۔ آکاش تتّو کا رنگ گہرا نیلا سا تھا اگنی کا لال وائیو کا ہرا جل کا سفید اور پرتھوی کا پیلا۔

سہس دل کنول سے نکلتے ہی پانچ تتّوؤں کا پھر سے متھن ہوا اور تین گنوں و جیوتی و نرنجن نے جداگانہ متھن کر کے پانچ تتّوؤں کے پچیس اُپ بھاگ پرکٹ کئے جن میں

سے ہر ایک کے اندر علیحدہ خاص الگ یا صفت موجود تھی۔ اِن پچیس اُپ بھاگوں کو پچیس پرکرتیاں کہتے ہیں۔

ادھر تو تتّوں اور پرکرتیوں کی حسب مذکورہ بالا بٹیر باندھی جا رہی تھی اُدھر سہس دل کنول کے منڈل کی رچنا کا کام زور سے جاری تھا جسکے سلسلہ میں آٹھ بڑی دھاریں کام کر رہی تھیں۔ اِن میں سے دو دھاریں تو جیوتی اور نرنجن کی تھیں اور چھ دھاریں تین گنوں کی تھیں جو پُرش اور استری انگوں میں الگ الگ بھٹ کر تین سے چھ ہو گئی تھیں۔ انھیں آٹھ دھاروں کے لحاظ سے اصطلاح میں سہس دل کنول کو اشٹ دل کنول بھی کہا جاتا ہے۔ ان آٹھ دھاروں میں سے ہر ایک نے اوّل پانچ تتّوں پر کشش کر کے پانچ پانچ پتیاں قائم کیں اور اُن کے طیار ہونے پر ہر پتّی نے اپنی کشش پچیس پرکرتیوں پر کر کے پچیس پچیس دل یعنی پنکھڑیاں قائم کیں جس سے آٹھ دھاروں کے گرد ایک ہزار پنکھڑیاں قائم ہوئیں۔ اِن دلوں یا پنکھڑیوں کی تعداد کے لحاظ ہی سے اِس استھان کو سہس دل کنول کہتے ہیں۔

اس کنول کے رچے جانے پر جیوتی اور نرنجن کی دونو دھاریں وہیں پر ٹھٹک گئیں کیونکہ سہس دل کنول سے نیچے کا نیوُن چیتنیہ اس لائق نہ تھا کہ جسمیں اُن کی شکتی کام کر سکے تین گُن جو اِس وقت تک سہس دل کنول کے اندر چھپے تھے۔ اب تار این کے تین سُت یا پُتر بن کر پرکٹ ہوئے اور اپنے اپنے استھانوں کے جو ایک کے بعد ایک درجہ وار قائم ہیں دھنی بنے اِن کے نام وشنو۔ برہما اور شِو ہیں اور ان کے لوک اسی ترتیب میں واقع ہیں۔ ان تین لوکوں کے رچے جانے پر برہمانڈ دیش کے چھوں اُپ بھاگوں کا ٹ طیار ہو گیا۔ یہ دیش جیسا کہ دفعہ ۹۱ میں بیان کیا گیا ہے مدھ دیش کے نچلے بھاگ میں واقع ہے یہانتک برہمانڈ دیش کی سامگری اور اُس کے چھ استھانوں کی رچنا کا ذکر ہوا۔ اب آگے کچھ

بیان اُن استھانوں کی چیتنا کا اور وہاں کی باسی سُرتوں کا کرتے ہیں۔

۹۴۔ برہمانڈ کی چیتنا

برہمانڈ کی چوٹی کے استھان یعنی سُنّ سے اُس کے نیچے کے استھان یعنی ترکُٹی تک چیتنا نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے یہانتک کہ وہ سُنّ سے اُوپر کے استھانوں کی چیتنا سے لگا کھاتی ہے لیکن ترکُٹی سے نیچے چیتنیہ کے ساتھ سوکشم پرکرتی یعنی مایا کی مِلونی ہونے کی وجہ سے اس کی نرملتا جاتی رہی۔ ترکُٹی سے نیچے کی چیتنا کو اسلئے پران کہتے ہیں لیکن پران سے ہمارا مطلب وایو تتو سے نہیں ہے۔ سُنّ استھان سے جو تین دھاریں رواں ہوئیں (دیکھو دفعہ ۹۳) وہ بنک نال کے نچلے سرے سے آگے بڑھنے پر ایڑا۔ پنگلا اور سُکھمنا تین سوکشم دھاروں میں بھٹ گئیں۔ سُکھمنا کا راستہ بیچ میں ہے ایڑا کا بائیں طرف اور پنگلا کا داہنی طرف۔ برہمانڈ کے نچلے بھاگ میں ان تین دھاروں کے دوارا ہی چیتنا بہم پہونچتی ہے سُنّ استھان سے جو تین چیتنیہ دھاریں رواں ہوئیں اُنھوں نے نرمل چیتنیہ استھانوں کے نمونہ پر چمکتے ہوئے گولے بھی پرکٹ کئے اور چونکہ یہ دھاریں الگ الگ تین استھانوں سے جاری ہوئی تھیں اسلئے یہاں پر دو کے بجائے تین قسم کے گولے ظاہر ہوئے ان میں سے دو قسمیں تو سُورج اور چاند کی سی خاصیت رکھتی ہیں (جن کا دفعہ ۸۹ میں ذکر ہوا ہے) اور تیسری قسم تاراگن کہلاتی ہے۔ یہ تاراگن وہ ستارے نہیں ہیں جنھیں ہم روزانہ آسمان پر دیکھتے ہیں اور جو درحقیقت چاند اور سُورج ہی ہیں بلکہ ان تاراگن کے اندر سیّاروں یعنی گرہوں والا خاصہ قائم ہے۔

۹۵۔ سُن استھان کے باسیوں کا بیان

چونکہ نِرمل چیتنیہ دیش اپنے دھنیوں اور باسیوں کے علاوہ خود بھی چیتنیہ تھا اسلئے اُس دیش کے مصالحہ سے جو شریر طیّار ہوئے اُن میں باہر منڈلوں سے میل کرنے کیلئے کسی خاص بندوبست کی ضرورت نہ تھی بلکہ یہ شریر خود یہ کام دیتے تھے اور ان شریروں کے اندر نواس کرنے والی سُرتیں ان کی معرفت اپنے چاروں طرف کا بھرپور گیان لے سکتی تھیں۔ برہمانڈ کی چوٹی کے استھان یعنی سُن کے باسیوں کا بھی کم وبیش ایسا ہی حال ہے اسلئے اُن کو بھی ہنس کہتے ہیں البتّہ لِنگ یعنی استری پُرش کا فرق اُن کے اندر کسیقدر پرگٹ ہے۔ ہرچند استری پُرش کا سا بیوہار وہاں پر نہیں ہے۔ جن سُرتوں میں استری انگ پردھان ہے اُن کو ہنسنی کہا جاتا ہے اور دوسری سُرتوں کو ہنس۔

۹۶۔ ترِکُٹی وغیرہ کے باسی اور تن ماترائیں

جو مصالحہ یا پرماتو ترِکُٹی سے خارج ہوئے (دیکھو دفعہ ۹۳) وہ باوجود نہایت سُوکشم نرمل و شکتیمان ہونے کے گیان شکتی سے محروم ہیں اسلئے اُن سے بنے ہوئے محض شریر باہری رچنا کا گیان لینے کے قابل نہ ہوسکتے تھے۔ چنانچہ اُس استھان میں پنج گیان اندریوں کو اتی سُوکشم رُوپ میں رچکر وہاں کے اور اس سے نیچے کے استھانوں کے باسیوں کے لئے اپنے اردگرد کی کائنات کے ساتھ تعلق قائم کرنے اور اُسکا گیان لینے کے دُوارے مُہیّا کئے گئے۔ گیان اندریاں رچنے کیلئے سب سے لطیف اور

یا ریک پرمانو جن کا اصلی نام تن ماترا ہے ہر ایک سُرت کے ساتھ جوڑے گئے اور وہ اُس استھان کے اندر موجود پانچ طرح کے مصالحے (مادّہ) کا گیان حاصل کرنے کے دوارے بنے۔

۹۷۔ تتوؤں کی تن ماترائیں۔ رُوپوں کی اُتپتی اور گیان اِندریوں کے خواص

آکاش تتو کی تن ماترا شروَن اِندریہ کے اندر رکھی گئی اور اگنی۔ وایو جل اور پرتھوی تتوؤں کی تن ماترائیں رُوپ گندھ رس اور سپرش کی اندریوں کے اندر داخل کیگئیں۔ چونکہ آکاش (ایتھر) مادّہ کی سب سے سُوکشم اوستھا ہے اور اُس کے اندر شکتی بھی بکثرت بھری ہے اسلئے شروَن شکتی کو "شکتی گیان" حاصل کرنیکی طاقت کہنا بیجا نہ ہوگا اور جوں ہی کوئی شکتی آکاش کے گھاٹ پر پہونچتی ہے وہ فوراً شبد گیان کی شکل میں محسوس ہونے لگتی ہے۔ "شکتی گیان" سے یہاں پر ہماری مُراد شکتی کے کریاوان دھار رُوپ کے انبھو سے ہے اور دھار رُوپ سے بعد میں جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے اُس سے مطلب نہیں ہے۔ جب شکتی کی دھار رواں ہونے پر کوئی کیندر قائم کرلیتی ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پرکرتی یعنی مادّہ کے بکھرے ہوئے ذرّوں یا پرمانوؤں کے ترتیب پانے پر رُوپ قائم ہوجاتے ہیں۔ چونکہ آکاش کے پرمانو اس طریقہ پر ترتیب نہیں پاسکتے اسلئے آکاش کو رُوپ رہت سمجھا جاتا ہے و نیز رُوپ دھارن کرنے کے نا قابل مانا جاتا ہے۔ لیکن اس خیال میں کسیقدر ترمیم کی ضرورت ہے۔ دفعہ ۹۳ میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ ترکُٹی کی چِنا

ہونے وقت آکاش وہاں کے مصالحہ کی ایک علٰحدہ تہ کی صورت میں پرکٹ ہوا جسکی
وجہ سے اُس کا ترکُٹی کے نیچے ایک علٰحدہ منڈل قائم ہے اسلئے بلحاظ اُس منڈل کے
(منڈلا کار رُوپ کے) آکاش مجموعی طور پر رُوپ رہت نہیں ہے۔ رچنا کے انتظام
کے اندر اِس تتو کے ذمّہ اُونچے درجہ کی شکتیوں کے لئے باہن یعنی سواری دینے کا کام
سپرد ہے یعنی اونچے درجہ کی شکتیاں آکاش تتو کی معرفت نیچے استھانوں میں اُتر کر
آتی ہیں۔ آکاش کے بعد باقی تتوؤں میں پرکرتی کی سب سے زیادہ سوکشم اوستھا
اگنی ہے۔ اگنی تتو (تاپ) کے پرمانوؤں سے رُوپ کی اُتپتّی ہوئی ہے یعنی شکتی
آکاش تتو کے دوارا اُتر کر (اس کے ساتھ پُورے طور سے تعلق رکھتے ہوئے لیکن
اس پر کوئی اثر نہ ڈالتے ہوئے) اگنی تتو کے پرمانوؤں کو ترتیب دیتی ہے اور روشنی کی
دھاریں جو آکاش تتو کی معرفت چاروں طرف پھیل رہی ہیں اُس کو درشن اندریہ تک
پہونچا کر ہمیں رُوپ کا گیان دلاتی ہیں۔ روشنی کی دھاروں کے ذریعہ روپ کے درشن
اندریہ تک پہونچنے کی کارروائی کسیقدر اُسی ڈھنگ پر ہوتی ہے جیسی کہ ہوا کی معرفت
انجروں کے رُوپ میں پانی کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پہونچنے کی نسبت دیکھنے
میں آتی ہے۔ روشنی سے آکاش تتو کے سوا، اور سب تتو خارج ہونے پر پنڈ دیش
کی خالص بجلی رہ جاتی ہے جسکا اِن آنکھوں دوارا کوئی گیان حاصل نہیں ہو سکتا البتہ
سُرت کے جگنے پر اس کے پرکاش کا انجھو ہوتا ہے۔ اِس سرشٹی میں جتنے بھی تارا گن
سُورج بجلی وغیرہ کے پرکاش ہم کو نظر آئی دیتے ہیں اُن سب کے اندر آکاش (ایتھر) کے
پرمانوؤں یعنی ایٹموں کے علاوہ دوسری قسموں کے پرمانو بکثرت ملے رہتے ہیں اور اِن
دوسری قسموں کے پرمانوؤں ہی کی وجہ سے (جو تاپ اوستھا میں بموجب دفعہ ۱۱ کے بیان

کے وِبھکت اوستھا کو پراپت سادھارن پرمانو ہوا کرتے ہیں) پر کاشوں میں بھید قائم ہوتا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ درشن اندریہ کے مقابلہ میں شروَن اِندریہ زیادہ جھینی (لطیف) ہے اور جتنے بھی شبد پیدا ہوتے ہیں اُن سب کا گپت (اویکت) طور پر رُوپ کے ساتھ تعلق رہتا ہے۔ اگنی تتو کے بعد درجہ وایو تتو کا آتا ہے۔ جب مادّہ وایو تتو اوستھا میں پرویش کرتا ہے تو یہ ناسکا اندریہ کا وشے بن جاتا ہے۔

۹۸۔ بعض گیس گندھ سے۔ اور بعض پدارتھ رس سے کیوں خالی ہیں

اب اصل مضمون سے تھوڑا سا ہٹکر ہم یہ دکھلا دینگے کہ بعض گیس گندھ سے اور بعض پدارتھ رس سے کیوں خالی ہیں۔ یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ پانچوں تتوؤں کی تن ماترائیں ایک ایک کر کے پانچ گیان اندریوں کے انترگت قائم ہیں۔ چونکہ اِن تن ماتراؤں اور اِن کے سمبندھی تتوؤں کے گھاٹ ایک ہی ہیں اسلئے جب تک کسی تتو کے اندر باہر سے دخل فصل نہیں ہوتا اُس تتو کا کوئی اثر اس کی تن ماترا والی گیان اندریہ پر نہیں پڑتا۔ یہی وجہ ہے کہ جس سے اکیلا وایو تتو ہماری ناسکا اِندریہ پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا اور نہ ہی کوئی ایسا گیس بھی جو وایو تتو کی سی لطافت رکھتا ہو کوئی اثر پہونچا سکتا ہے۔ ہم دفعہ ۹۷ میں بیان کر چکے ہیں کہ پانچ تتو دراصل پرمانوؤں کی پانچ قسم کی جُدا گانہ ترتیب کا نام ہے اور یہ جو استھول اگنی جل۔ وایو وغیرہ دیکھنے میں آتے ہیں پانچ تتو نہیں ہیں۔ اس لئے جس طرح از خود اکیلا وایو تتو (جو پرمانوؤں کی ایک قسم کی ترتیب ہے) ہماری ناسکا اندریہ پر کوئی اثر نہیں پہونچا سکتا اسی طرح اور تتو بھی (جو پرمانوؤں کی

دوسری قسم کی ترتیبیں ہیں) اپنے متعلق گیان اندریوں پر از خود کوئی اثر نہیں پہونچا سکتے یہاں پر ایک تمثیل پیش کرتے ہیں تاکہ مضمون زیادہ صاف ہو جائے۔ دیکھو گرمی یعنی تاپ اوستھا جب تک سوکشم تا کے اُس درجہ کو پراپت نہیں ہو جاتی جسمیں پرمانو آکاش (ایتھر) کے گھاٹ پر کارکن شکتی کے ساتھ تعلق قائم کرسکیں اسوقت تک گرمی صرف استھول شریر کے دوارا ہماری توچا اندریہ پر اثر ڈالتی ہے اور درشن اندریہ دوارا پرکاش کی شکل میں نظر نہیں آتی لیکن جوں ہی تاپ اوستھا کو وہ گتی جس کا اوپر ذکر ہوا پراپت ہو جاتی ہے توں ہی ہماری درشن اندریہ کے انتر میں موجود تن ماترا پر اثر پہونچکر ہم کو پرکاش کا گیان ہونے لگتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب پانچ تتوؤں کے اندر اس قسم کی حرکت آجاتی ہے کہ جس سے ان کے سوکشم گھاٹوں تک اثر پہونچ جاوے تو جو شخص یعنی گیاتا اسوقت اس حرکت کے دائرے کے اندر موجود ہوگا اسکو گیان اندریوں کے دوارہ وہ حرکت شبد۔ پرکاش۔ گندھ۔ رس یا سپرش میں سے کسی نہ کسی کے رُوپ میں محسوس ہوگی۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شکتی سے پیدا ہوکر ایک ہی حرکت ایک سے زیادہ گیان اندریوں پر اثر ڈالتی ہے جس سے ایک ہی وقت ایک سے زیادہ اندریوں کے وشیوں کا گیان پراپت ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کہیں پر بارود پھٹے تو ہماری شرون اور درشن اور بعض وقت ناسکا اندریہ پر بھی اثر پڑتا ہے۔ ظاہراً خیال کرنے سے درشن اندریہ کے مقابلہ میں شرون اندریہ زیادہ استھول سمجھی جاتی ہے لیکن یہ خیال درست نہیں ہے۔ اس کا ثبوت آگے کی دفعہ میں پیش کرتے ہیں۔

۹۹۔ شروَن اندریہ درشن اندریہ کی نسبت زیادہ سُوکشم ہے

ہم لوگوں کو یہاں پر شبد کا گیان تب ہوتا ہے جب شکتی کریا وتی (فاعل) ہو اور اُسکی کریا ہمارے سُننے کے اوزار یعنی کان تک پہونچ جاوے۔ ہمارا یہ سُننے کا اوزار جیسا کہ دیکھنے میں آتا ہے منُجمد۔ رقیق اور تھوڑے سے وایویہ مصالحہ سے ملکر بنا ہے اسلئے اس پر صرف ایسی شکتی اثر ڈال سکتی ہے جو اپنی حرکت ٹھوس۔ ترل اور وایویہ پرکرتی (مادہ) کے گھاٹ تک پہونچا سکے مگر یہ سب بیان تو اُس دوران کا ہے جس میں شکتی کا تعلق شروَن اندریہ کے استھول گھاٹوں تک محدود رہتا ہے لیکن تمام شکتیاں استھول گھاٹوں پر نمودار ہونے والے کاریہ رُوپ کے علاوہ اپنے سُوکشم رُوپ بھی رکھتی ہیں اور جیسا کہ نیچے کے بیان سے ظاہر ہوگا شکتیوں کا یہی سُوکشم رُوپ ہم کو شبد کی شکل میں محسوس ہوتا ہے۔

دفعہ ۸ میں ذکر کیا گیا تھا کہ جنم دن سے لیکر برابر کسرت جاری رہنے سے ہمارے شریر کی مختلف شکتیاں جاگ گئی ہیں اور جو کچھ علم یعنی مانسک گیان ہم کو حاصل ہے وہ سب کا سب شریر کی معرفت گرہن کئے ہوئے نقشوں یعنی سنسکاروں سے پراپت ہوا ہے اس سے ظاہر ہے کہ سنسکار گرہن کرنے والے سُوکشم پردے یعنی تن ماترائیں سنسکاروں کو اپنے تک پہونچائے جانے کیلئے شریر کے بالکل تابع ہیں چنانچہ جب اوّل شریر پر کسی قسم کا سنسکار پڑ لیتا ہے تبھی کوئی تن ماترا حرکت میں آتی ہے اور تبھی اس تن ماترا والی گیان اندریہ کو اُس سنسکار کا گیان پراپت ہوتا ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ جبتک کوئی شکتی ہماری شروَن اندریہ کے شریر سمبندھی مصالحہ پر اپنا اثر نہ ڈالے اس وقت تک ہماری شروَن اندریہ کو اس کا مطلق گیان نہیں ہو سکتا کیونکہ جیسا پہلے کہہ چکے ہیں ہمارے

اندر شرون شکتی کریاوتی ہی تب ہوتی ہے جب شریر کی معرفت اُس تک کوئی اثر پہونچے۔ شرون اندریہ کے استھول اوزار (کان) تک شکتی کے پہونچ جانے پر آئندہ ایک برعکس کارروائی شروع ہوتی ہے یعنی وہاں سے (شرون اندریہ کے استھول گھاٹ سے) شکتی اپنے سوکشم روپ سے اس اندریہ کی تن ماترا کے اندر پرویش کرتی ہے۔ شکتی کا وہ سوکشم روپ جس سے وہ تن ماترا کے اندر پرویش کرتی ہے آگے بیان کرتے ہیں۔

یہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ جو شکتی ہمارے استھول کانوں پر اپنا اثر ڈالتی ہے وہی ہم کو شبد کی شکل میں محسوس ہو سکتی ہے اور چونکہ ہمارے استھول کان ٹھوس ترل اور وایو یہ مصالحہ سے بنے ہیں اسلئے ظاہر ہے کہ جو شکتی استھول کانوں پر اثر ڈالتی ہے وہ درصل پرتھوی کی قوت کشش یعنی (کشش ثقل) پر اثر ڈالتی ہے کیونکہ استھول پرکرتی ان تین اوستھاؤں میں سنشیش کر کے اس آکرشن شکتی ہی کے پربھاؤ سے ٹھہری ہوئی ہے اسلئے جب کبھی استھول پرکرتی کے ان گھاٹوں میں سے کسی ایک پر شکتی کی ہلوریں واقع ہوتی ہیں تو پرتھوی کی آکرشن شکتی کی جانب سے پرتی کریا پرکٹ ہوتی ہے اور یہ پرتی کریا الٹی ہلور (شکتی کی کریا (ہلوروں) کے سنگ سنگ چاروں طرف پھیل جاتی ہے معلوم ہووے کہ شکتی کے سوکشم روپ سے ہماری مراد آکرشن شکتی کی اس پرتی کریا ہی سے تھی۔

تھوڑا سا اور غور کرنے پر معلوم ہو گا کہ اس پرتھوی کی مادھیا کرشن شکتی سورج کے پرتھوی پر آکرشن ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ سورج کا یہ آکرشن چمبک کے آکرشن سے کسیقدر مشابہ ہے اور پرتھوی و سورج کے درمیان جو آکاش پھیلا ہے اُسکے دوارا یہ ظہور میں آتا ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ آکاش کے اندر جو شکتی مادھیا کرشن کے روپ میں کریاوتی ہے وہ ہمارے شبد گیان کی پراپتی کے سلسلہ میں ہمیشہ حصہ لیتی ہے اور اسلئے

اوپر کے کُل بیان سے یہ نتیجہ کالنا غلط نہ ہوگا کہ جب شکتی کی لہوریں پنچ گیان اندریوں کے استھول گھاٹوں پر پہنچ جاتی ہیں تو ان کا اثر گیان اندریہ تک پہونچتا ہے ورنہ گیان اندریوں کو اُن کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی شخص رادھاسوامی مت کے ابھیاس کی کرنی کی کمائی کرکے اپنی سُرت کو معمولی گھاٹوں کے بجائے اونچے استھانوں یا چکروں پر جگا دے تو البتہ اُسکی گیان اندریوں کی تن ماترائیں سنسکار دینے کیلئے استھول شریر کی محتاج نہ رہنگی اور انیک درجہ کی سُوکشم لہوریں جو سنسار میں ہمیشہ چلتی رہتی ہیں سب کی سب اسکے گیان میں آنے لگینگی۔ منشیوں کے اندر اونچے گھاٹوں سے تعلق رکھنے والی اسادھارن استھانوں میں پرویش کرنے پر جو سُوکشم شکتیاں جگ جاتی ہیں وہ اسی طریقہ سے جگا کرتی ہیں۔ ہماری رائے میں اب کافی طور پر واضح ہوگیا ہے کہ شرون اِندریہ ایسی استھول نہیں ہے جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔

۱۰۰۔ برہمانڈ میں گیان اِندریوں کی تیّاری

اوپر کی دفعات میں جو کچھ بچار مختلف گیان اندریوں کی بناوٹ اور کریاؤں کی نسبت ہوا ہے وہ سب منشیہ کے استھول گھاٹ کے پہلو سے کیا گیا ہے تاکہ سادھارن تجربہ میں آنے والی باتوں کی تمثیلیں پیش کی جاسکیں لیکن یہ سب بچار مناسب ردّو بدل کیساتھ برہمانڈ کے باسیوں کی سُوکشم گیان اندریوں پر بھی گھٹتا ہے۔ ترکُٹی استھان میں گیان اندریاں اتنی سُوکشم اور گپت ہیں کہ وہاں کے باسیوں کے منوّر یعنی چمکتے ہوئے شریروں میں اُنکا پتہ مشکل سے چل سکتا ہے۔ سہس دل کنول میں گیان اندریاں زیادہ پرکٹ ہیں اور اُسکے نیچے کے استھانوں میں اور بھی زیادہ پرکٹ ہیں۔

۱۰۔ برہمانڈ کے نیچے کے میدان اور برہمانڈ و پنڈ کی گردش کا بیان

وشنو برہما اور شو کے استھانوں کے نیچے مہاسنّ کی طرح کا ایک بھاری میدان ہے لیکن یہ میدان مہاسنّ کی نسبت لمبائی چوڑائی میں بہت کم ہے۔ یہاں پر کچھ نیچے درجہ کی کائنات یعنی سرشٹی بھی ہے اور رچنا کے دوسرے اور تیسرے درجوں کے بیچ میں یہ حدفاصل کا کام دیتا ہے۔ اس حدفاصل کے سب سے نیچے حصوں میں تیسرے درجہ یعنی پنڈ کی چوٹی کا استھان واقع ہے جس میں برہمانڈ دیش میں داخل ہونے کیلئے ایک روزن یعنی چھدر ہے جسکو تیسرا تِل ترتیہ نیتر اور دویہ چکشو کہتے ہیں۔ اس چھدر کی معرفت برہمانڈ کے نیچے حصوں کا دُور سے درشن کیا جا سکتا ہے اور یہ بطور ایک صدر دروازہ کے ہے جس سے ہو کر سُرت یعنی جیو آتما پنڈ سے برہمانڈ میں داخل ہوتی ہے۔ پنڈ کی چوٹی کا استھان جس کا اوپر ذکر ہوا برہمانڈ کی چوٹی کے استھان یعنی سُنّ سے ملتا جلتا ہے۔ پنڈ دیش کا چیتنیہ استھان اسی کو کہتے ہیں اور جتنے بھی استھان اُسکے نیچے واقع ہیں اُن سب کو چیتنتا اسی سے پہونچتی ہے۔ یہ استھان سُورج لوک سے پرے واقع ہے اور یہ دونوں برہمانڈ کے سب سے نیچے حصے کے گرد گردش یعنی پریکرماں کرتے ہیں۔ برہمانڈ بھی کُل کا کُل اسی طریقہ پر نرمل چیتنیہ دیش کے گرد چکّر لگاتا ہے۔ لیکن نرمل چیتنیہ دیش یا اُس کے کسی بھاگ کے ذمہ چکر لگانیکا قضیہ نہیں ہے۔ آگے چلکر ہم دکھلا دینگے کہ رچنا کے یہی دو درجے جن کے ذمہ پریکرماں کرنا لگا ہے سمے پاکر ناش کو پراپت ہوتے ہیں۔ نرمل چیتنیہ دیش میں کسی طرح کا ردّوبدل یا مرتیو نہیں ہے اسلئے وہ استھان ابناشی ہے۔ برہمانڈ اور پنڈ کی نسبت جو کچھ اوپر بیان

ہوا وہ صرف ایک نظام (System) کے متعلق تھا جسمیں ہمارا سورج منڈل
(نظام شمسی) واقع ہے۔ لیکن کل برہمانڈ دیش میں اس طرح کے انیک نظام واقع ہیں
کیونکہ جو کال و آدیا کی دھاریں ست لوک سے نکلکر مہاسن کے میدان میں اتریں انکی
معرفت اسنکھ برہم اور ان کی اردھانگنیاں اور برہمانڈ کے دھنی سمندر کے پانی کے قطروں
کی طرح خارج ہوئے اور اسی طریقہ پر انیک سورج منڈل (نظام شمسی) جو پنڈ دیش
میں نظر آئی پڑتے ہیں برہمانڈ دیش کے ہر ایک نظام سے پرکٹ ہوئے۔

۱۰۲۔ گنوں کا پرکرتیوں سے میل اور چوراسی دھاریں

تین گن نیچے اترتے ہوئے راستہ میں ان پچیس پرکرتیوں سے جن کا دفعہ ۹۳ میں ذکر
ہوا ملے اور نیز انھوں نے آپس میں سنجوگ کیا اور اس طریقہ سے چوراسی مرکب دھاریں
پچھتر دھاریں پرکرتی کی اور نو دھاریں خالص گنوں کی طیار ہو کر پنڈ دیش میں اتریں
ان چوراسی سوکشم دھاروں ہی کو چوراسی لکش کہتے ہیں۔ پنڈ دیش کی جتنی بھی جاندار و
بے جان کائنات یعنی سرشٹی ہے سب کے شریر کا مصالحہ اور سب کی کریائیں انھیں چوراسی
دھاروں سے برآمد ہوئیں۔ پچھتر پرکرتی کی دھاروں کا اظہار یہاں پر موٗں عناصر
(Elements) کے بھاؤ میں دیکھنے میں آتا ہے جن میں سے ہر ایک کے
اندر بوجہ جداگانہ ہونے شکتی کی دھاروں کے اور نیز بوجہ مختلف ہونے ان آدتتوؤں
کے جن کا مصالحہ ان میں لگا ہے علیحدہ علیحدہ صفات قائم ہیں۔

۱۰۳۔ پنڈ دیش میں چار کھان کی رچنا

دفعہ ۷۹ میں یہ بیان ہوا تھا کہ آکاش (ایتھر) کے ذمہ خاصکر یہی کام ہے کہ شکتی کی دھاروں کے کیلئے باہن یعنی سواری کا کام دے اور یہ کسیکو معلوم نہیں ہے کہ اسکے علاوہ وہ تتو اور کون سے فرائض ادا کرتا ہے۔ باقی کے چار تتو سُرتوں کے لئے ہمارے جیسے سُوکشم واستھول شریروں کا مصالحہ بہم پہونچاتے ہیں رچنا کے اس حصہ میں جو برہانڈ دیش کے تتوؤں کے پانچ منڈلوں سے نیچے قائم ہے جسقدر جاندار اور بے جان کائنات ہے وہ چار کھان میں منقسم ہے جس کو جرائیج۔ انڈج سُویدج اور اُدبھج کہتے ہیں پہلی تین کھانیوں میں صرف جاندار آتے ہیں اور چوتھی کھان میں دھاتوویں اور پرتھوی سے اُپجنے والے سب پدارتھ شامل ہیں۔ جرائیج کھان کے شریروں میں اگنی تتو پردھان ہے اور باقی تین کھانیوں کے شریروں میں وائیو جل اور پرتھوی ایک ایک کرکے پردھان ہیں اِن کھانیوں کے ناموں کے لفظی معنی یہ ہیں (۱) جرائیج۔ جرائیو یعنی جھلّی سے اُتپنّ ہونے والا۔ (۲) انڈج۔ انڈے سے اُتپنّ ہونے والا۔ (۳) سُویدج۔ سُوید یعنی پسینہ یا جل سے اُتپنّ ہونے والا۔ اور (۴) اُدبھج۔ پرتھوی سے یا پرتھوی پھوڑ کر اُتپنّ ہونے والا۔ پنڈ دیش میں جو تارا گن اور سورج پیدا کئے گئے ہیں ان کے ذمہ لشیش کرکے وہی کام ہے جو شریر کا رچنا تمک انگ کہلاتا ہے (اونچے درجہ کی یونیوں میں جو شریر کا بودھنا تمک انگ پرکٹ ہوتا ہے وہ ایک علیحدہ بات ہے) چنانچہ ان کا استھول مصالحہ ہماری رگوں کے کیندروں کے مصالحہ سے ملتا ہے اور رگوں کی طرح وہ اپنے کل نظام کو طاقت پہونچاتے ہیں اور اس کے جیون

کے آدھار ہیں۔ ان لوکوں کے دھنی یا دیوتا اپنے لوک سے استھول مصالحہ کے اندر نواس نہیں کرتے بلکہ ہر ایک لوک کے سنگ جو سوکشم منڈل لگا ہے اسی میں اسکے دیوتا کا نواس ہے اور جیسے منشیہ شریر کے اندر رگوں کے کیندر اپنے متعلق گپت چیتنیہ گھاٹوں (چکروں) کے ماتحت ہیں ویسے ہی وہ لوک بھی اپنے اپنے دیوتا کے ماتحت ہیں۔ پنڈ دیش کے سب سے نیچے حصہ کے اس قسم کے لوکوں کی چیتنیا اسقدر ادنی ہے کہ ان کی رچناتمک کریا نباتات کی رچناتمک کریا کے سمان ہو گئی ہے۔

۱۰۴۔ پنڈ کے چھ استھان اور انکے دھنی

چوراسی لکش دھاروں کے علاوہ جن کا پیچھے ذکر ہوا جیوتی اور نرنجن کی دھاریں بھی پنڈ دیش میں اتریں۔ ان کے سب سے سوکشم سروپ کا تعلق پنڈ دیش کی چوٹی کے استھان کے دھنی کے ساتھ ہے اور باقی دو سروپ جو پہلے کے مقابلہ میں کم سوکشم ہیں نیچے کے استھانوں کے دھنی ہو رہے ہیں۔ اسی طرح پر وشنو برہما اور شو کی دھاریں پنڈ کے نچلے تین استھانوں میں علیحدہ علیحدہ ٹھہری ہوئی ہیں۔ منشیہ شریر کے اندر جیوتی و نارائن کی دھاریں اِچھا اور من کی شکل میں پرکٹ ہو رہی ہیں۔ اور انش روپ سے شریر کے ہردے چکر میں قائم ہیں جہاں اِچھا اور من کی کریا پرکٹ روپ سے جاری ہے ان کے سوکشم روپ کنٹھ چکر اور سرت کی بیٹھک کے مقام یعنی آگیا چکر میں قائم ہیں۔ (دیکھو دفعہ ۱۸) لیکن ان چکروں میں ان کی کریائیں پرکٹ نہیں ہیں۔ اسلئے سرت کی گپت شکتیاں جگنے ہی پر ان کا گیان ہو سکتا ہے۔ اسی طریقہ پر منشیہ شریر کے نیچے کے تین چکروں میں وشنو برہما اور مہادیو کی شکتیاں موجود ہیں اور شریر کے پالن پوشن

سنتان اُتپتی اور ملِ موتر وغیرہ کے خارج کرنیکا کام کر رہی ہیں۔ منشیہ شریر کے اِن چھ چکروں سے مطابقت رکھنے والے پنڈ دیش میں جو چھ استھان ہیں ان کے نام یہ ہیں چندر استھان سُورج پرتھوی برہسپتی سنیچر اور نیپچون (Neptune) یعنی برُن تارا۔ ان کے علاوہ جو دوسرے گرہ مشہور ہیں وہ در اصل اُپگرہ ہیں اور اپنے نزدیک کے گرہونکے سہائک ہیں۔ منشیہ شریر کے رگ منڈل کے اندر بھی مُکھیہ کیندروں کے قریب اس نمونہ کے چھوٹے کیندر کام کر رہے ہیں۔ جیسے منشیہ شریر میں نیچے کے تین چکروں کا ستّ اوپر کے تین چکروں کے ستّ سے علحدہ بنا ہے اسی طرح پنڈ دیش کے نچلے تین استھان بھی اوپر کے تین استھانوں سے بہت کچھ سوتنتر ہیں۔ برہسپتی گرہ بھی جو کہ وشنو کی انش ہے اپنے دھنی کی طرح سُورج سے کم و بیش سُوتنتر ہے۔ چندر استھان سے جو چیتنیہ دھار اُتر کر پنڈ کے سب سے نچلے استھان تک جاتی ہے وہ اِن دونوں سِتوں کا باہم تعلق کراتی ہے چونکہ چندر استھان اور منشیہ کی سُرت کا گھاٹ ایک ہی ہے اسلئے جوتشی لوگ اس کے ذریعہ منشیوں کی راشی قائم کر کے ان کے سُبھاوک گُن معلوم کیا کرتے ہیں۔ یہ چندر استھان ہی وہ بھنڈار ہے جہاں سے پنڈ دیش کی تمام جاندار کائنات کو آدمیں چیتنتا بہم پہونچی اور جہاں سے ایک دوسری دھار جس کو جڑ چیتنیہ (جڑ پرکرتی کی جان) کہتے ہیں پنڈ دیش کے استھول مصالحہ میں اُتر کر آتی ہے۔ بجلی شکتی جو پرتھوی پر تجربہ میں آتی ہے۔ اس جڑ چیتنیہ دھار ہی کا اظہار ہے۔ سنتوں کی بانی میں اس جڑ چیتنیہ دھار کو بجلی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ چندر استھان کے نیچے تتوں کی پانچ دھاروں کے سوکشم منڈل قائم ہیں اور علحدہ علحدہ رنگ لئے ہوئے چمک رہے ہیں۔ نیچے لکھی ہوئی کڑی میں اسی مضمون کو ادا کیا گیا ہے۔

"پانچ رنگ تر کھے تت سارا چمک بیجلی چندر نہارا پھوڑا تل کا دوارا ہو"
یعنی میں نے سار تتوؤں کے پانچ رنگ دیکھے اور چندر ستھان کی بجلی کی چمک کو نہارا
اور بعد میں تیسرا تل یعنی برہمانڈ دیش کا دروازہ توڑ ڈالا (دیکھو دفعہ ۱۰۱)

۱۰۵۔ پنڈ دیش کے باسی

پنڈ دیش کے باسیوں کے شریر ان کے نواس استھان کے مصالحہ سے رچے گئے ہیں
مثلاً اس پرتھوی کے جانداروں کے شریر کا مصالحہ پرتھوی کے استھول و سوکشم مصالحہ
ہی سے لیا گیا ہے۔ سورج لوک اور چندر استھان جو پرتھوی سے اونچے درجہ پر واقع
ہیں پرتھوی کی نسبت بہت زیادہ لطیف و باریک مصالحہ سے رچے گئے ہیں اور اسی لئے وہ
نہایت روشن ہیں اور پرتھوی کے مقابلہ میں ان کے اندر چیتنا اور شکتی کا بیش ہے اور یہی
وجہ ہے کہ جس سے ان لوکوں کے باسیوں کے شریر ہم لوگوں یعنی پرتھوی کے باسیوں
کی نسبت زیادہ لطیف اور روشن ہیں۔ ان کا جیون بھی یہاں کے مقابلہ میں بہت زیادہ
سکھ وانک ہے۔ پانچ تتو اور چوراسی دھاریں جن کا دفعہ ۱۰۲ میں ذکر ہوا برہمانڈ سے پنڈ
دیش کے اندر اترنے میں درجہ بدرجہ استھول ہوتی چلی آئی ہیں۔ چندر استھان اور سورج لوک
میں یہ دھاریں بہت سوکشم ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ دوسرے استھانوں میں جوں جوں چندر
استھان سے دوری ہوتی گئی استھولتا آتی گئی۔ پرتھوی لوک کے تجربہ کی بنیاد پر ہم لوگ قدرتی
طور پر خیال کر سکتے ہیں کہ سب لوکوں میں ٹھوس ترل اور وائیویہ مصالحہ کے اندر ہی جیو بستے ہیں
لیکن یہ خیال ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہر ایک لوک کے سوکشم مصالحہ کے اندر بھی جیو بستے
ہیں جنکے شریر مصالحہ کے لحاظ سے سوکشم رہتے ہیں۔ نشیہ کے اس پرتھوی پر تین تتو ہیں

ہیں جن کو استھول سُوکشم اور کارن شریر کہتے ہیں۔ اور یہ تین شریر گویا بر ہم کے تین شریروں کی چھایا ہیں۔ اسلئے ہمارا یہ بیان کہ اکیلی سوکشم دیہہ میں بھی جیو رہ سکتے ہیں کٹھن ماتر نہیں ہے کیونکہ استھول شریر کے اندر رہتے ہوئے بھی جیو کا سوکشم شریر موجود رہتا ہے۔ جب تک ہم استھول گھاٹ پر رہتے ہیں ہمارا سوکشم شریر کم وبیش اَچیت رہتا ہے لیکن جب ہم سُپن سکتہ وغیرہ کی اوستھاؤں میں پرویش کرتے ہیں وہ سُچیت ہو جاتا ہے۔ نیز پریت یونی میں جسکی نسبت اب کسی کو شبہ نہیں رہا ہے اور جس میں حالت منشیہ یونی کے برعکس رہتی ہے سوکشم شریر ہر وقت کارکن رہتا ہے اور استھول شریر موقعہ بموقعہ پرکٹ ہوا کرتا ہے۔ پریت یونی سے کسیقدر ملتے جلتے ڈھنگ پر ہنڈولیش کے سب لوکوں کے سوکشم منڈلوں میں جیو نواس کرتے ہیں۔

یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ پرتھوی سے نیچے کے استھانوں میں جو جیو بستے ہیں وہ پرتھوی کے باسیوں کی نسبت بہت نیچا درجہ رکھتے ہیں۔ پریت یونی کے جیو ہمیشہ سنساری باسناؤں اور بندھنوں کے کارن اس پرتھوی پر اپنا اظہار کیا کرتے ہیں اور اُنکی باسناؤں اور بندھنوں کے موافق اُن کی کریائیں فائدہ یا نقصان پہونچانے والی ہوا کرتی ہیں۔ چونکہ نیچے کے تین چکروں کے ذمہ زیادہ تر ایسے کام ہیں جو دونوں منشیہ اور پشو یونیوں میں شاملات ہیں اسلئے ان کی کریاؤں سے ادنیٰ خیالات اور جذبات کی بو آتی ہے اور اونچے درجہ کی باسناؤں و خیالات سے ان کا قطعی واسطہ نہیں ہے۔ چنانچہ نچلے تین استھانوں کے باسی بھی زیادہ تر پشوؤں کی سی حرکتیں کرتے ہیں اور وہاں کے سوکشم شریر والے جیو دُشٹ سبھاؤ والے اور عموماً بدکار ہیں۔ ان کے سُکھ اور بھوگ بھی بہت ادنیٰ قسم کے ہیں جن کا منشیوں کے سُکھوں اور بھوگوں سے کسی حالت میں مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اِن سُوکشم شریر والے جیووں

کی خصلت کم و بیش نرک کے جیووں کی سی ہے۔

۱۰۶۔ نرک لوک اور وہاں کے باسی

پنڈ دیش کے سب سے نیچے استھان کے تلے رچنا سے پہلے کے رِناتمک دُھرو یعنی نیون انگ کا اصلی سرا واقع ہے اس مقام میں کوئی باقاعدہ رچنا نہیں ہے اور اسکو چیتنیا کی شونیتا کا بھاری میدان کہنا چاہئے۔ جو کچھ بھی سرشٹی وہاں پر ہے وہ بہت گھٹیا درجہ کی ہے اور برہمانڈ کی و برہمانڈ کے سب سے نچلے حصّہ کی رچنا سے کچھ دُور پار کی مشابہت رکھتی ہے۔ اس گھٹیا درجہ کی سرشٹی ہی کو نرک لوک کہتے ہیں اور یہاں پر دُکھ و کلیش کی بھرمار ہے۔ نرک کے جیووں کے اندر نہایت ہی بُری برتیاں قائم ہیں اور جو کوئی جیو اوپر کے استھانوں سے اِس ونڈ اور دُرستی کے لوک میں قسمت کا مارا ہوا پہونچ جاتا ہے اسکی وہ ہمیشہ دُرگت کرتے رہتے ہیں۔

یہاں پر رچنا کی ترتیب کا بیان پورا ہو جاتا ہے۔ یہ بیان ہر چند نامکمّل ہے لیکن اس میں رچنا کی آد اوستھا سے لیکر جو نِرمل چیتنیہ دیش میں ہے انت اوستھا تک کا جو نرک لوک میں ہے ذکر آگیا ہے۔ رچنا کے بڑے درجوں کی اُتپتی کا بیان کرتے وقت کُل رچنا کے انتظام کے متعلق بھی بہت کچھ تفصیل میں ذکر ہو گیا ہے۔ اب صرف اُس عام بندوبست کی شرح کرنی باقی رہ جاتی ہے جسکی رُو سے تینوں بڑے درجوں کا پرسپر سمبندھ قائم ہے اور جس سے ہر ایک کا کام چل رہا ہے۔

۱۰۷۔ تین بڑے درجوں کے متعلق عام انتظام

رچنا کے پہلے درجہ (نرمل چیتنیہ دیش) کے استھانوں کے انتظام کی نسبت یہاں پر تھوڑی ہی شرح درکار ہے۔ یہ سب استھان آپار کل مالک کے سنمکھ بمنزلہ اس کے نج دیش کے واقع ہیں۔ رچنا ہوتے وقت سُرت و شبد کی دھاروں نے ان استھانوں کے اندر اسقدر چیتنتا (روحانیت) بھر دی تھی کہ آئندہ اُن کو کسی مدد کی ضرورت نہیں رہی۔ پہلے درجہ کی رچنا کے دوران میں رچنا کی شروعات سے پہلے زمانہ کی جسقدر بقیہ ملنیتا اُس دیش میں چھوٹ گئی تھی یعنی باقی رہ گئی تھی وہ سب دوسرے رچنا نک بیگ کے جاری ہونے پر خارج ہو گئی اور جیسا کہ اُوپر کہا گیا اب نرمل چیتنیہ دیش کے سب استھان ہر طرح سے مکمل ہیں اور کال کے پربھاؤ یعنی وقت کے گذرنے سے ان میں کسی طرح کے ردّ و بدل یا کمی بیشی کی گنجائش ممکن نہیں ہے۔ نرمل چیتنیہ دیش کی وسعت اور درازی بمقابلہ دوسرے دو درجوں کے بہت ہی زیادہ ہے۔ دوسرے دو درجوں کا حال نرمل چیتنیہ دیش کا سا نہیں ہے۔ ان کے اندر چیتنتا ایسی مکمل نہیں ہے کہ بغیر باہری مدد کے وہ اپنا کام چلا سکیں۔ چنانچہ برہمانڈ کے ہر ایک حصہ کو اور نیز اُسکے لاتعداد برہموں اور آدیاؤں کو باری باری سے ضروری مدد حاصل کرنے کے لئے نرمل چیتنیہ دیش کے سنمکھ لایا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جس سے برہمانڈ ستلوک کے گرد چکّر لگاتا ہے چکّر لگانے کے دوران میں برہمانڈ سے نیچے کے دیش یعنی پنڈ اپنی کشش کے زور سے برہمانڈ کو ستلوک سے مناسب فاصلہ پر قائم رکھتے ہیں۔ برہمانڈ و نرمل چیتنیہ دیش کا سا یہ باہمی تعلق جو ابھی بیان ہوا پنڈ دیش و برہمانڈ کے درمیان بھی قائم ہے یعنی پنڈ دیش بھی برہمانڈ کے گرد گھومتا ہے اور برہمانڈ سے مدد حاصل کرتا ہے۔ لیکن برہمانڈ اور پنڈ دیش

کا رُخ بالکل نیون انگ کے انتم یعنی آخری سرے کی جانب ہے۔ کیونکہ برہمانڈ رچنا سے پہلے کے
مدھ دیش (Neutral zone) کے اس حصہ میں واقع ہے جو آدنیون انگ سے
سٹا ہوا تھا (دیکھو دفعہ ۹۱) نیون انگ کے آخری سرے کی جانب اس لگاتار جھکاؤ کے کارن
برہمانڈ سے چیتنا نیچے کی جانب بہہ رہی ہے جسکو نیون انگ کے نچلے استھان جو بالو کے سمان
خشک ہیں بڑے شوق کے ساتھ جذب کر رہے ہیں لیکن رچنا کے پہلے سے اِن استھانوں
کی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ یہ اپنی حیثیت سے بڑھ کی چیتنا عرصہ تک اپنے اندر نہیں رکھ سکتے
اسلئے جو چیتنا برہمانڈ سے لگاتار اُتر کر جمع ہوتی ہے وہ اُوپر کی جانب سُوکشم رُوپ میں اُڑنے
لگتی ہے یعنی اس کی دھار اوپر کی جانب بہنے لگتی ہے جس سے جیو شُدھار کے سلسلہ میں
خاصکر پنڈ دیش کو بھاری فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ نرک لوک اور پنڈ دیش کے نچلے
استھانوں کے جیو اس کی معرفت اُونچے استھانوں پر چڑھ آتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ دھار پنڈ دیش
کی چوٹی کے استھان سے پرے نہیں جا سکتی اسلئے اِسکی مدد سے جیو پنڈ کی چوٹی یعنی چندر
استھان ہی تک پہونچ سکتے ہیں۔ یہاں پہونچنے پر اس دھار کا میل نیچے رُخ والی دھار سے
ہونے پر ایک چکّر ختم ہو کر دوسرا چکّر شروع ہوتا ہے۔ اسی چکّر کو چوراسی کا چکّر کہتے ہیں معلوم
ہووے کہ کوئی بھی جیو اس چکّر سے باہر نہیں نکل سکتا جبتک کہ اس سے پرے کے استھانوں
میں رسائی حاصل کرنے کا سادھن خاص طور پر نہ کرایا جاوے۔ اس دفعہ میں جو کچھ بیان
ہوا ہے وہ کل برہمانڈوں اور کل پنڈ دیشوں کو ایک برہمانڈ اور ایک پنڈ گردان کر کیا گیا ہے
اب ہم ان دو دھڑوں کے ایک ایک جُز یعنی ایک برہمانڈ اور ایک پنڈ کو نگاہ میں رکھکر انکے
مزید حالات بیان کرینگے۔

۱۰۸- مہا پرلے اور پرلے کا بیان

جب کوئی ایک برہمانڈ ست دیش کے گرد اپنا لمبا چکر ختم کرلیتا ہے (جس کے دوران میں اپنے پنڈ دیشوں کو مدد پہونچانے سے اس کی چیتنا بہت کچھ چھین ہوجاتی ہے) تو یہ ست لوک کے قریب ترین آجاتا ہے یعنی دونوں سنگھ ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ست لوک کے آکرشن سے یہ برہمانڈ معہ اپنے پنڈ دیشوں کے اوپر کی جانب کھنچکر کم وبیش اپنی ابتدائی حالت میں لوٹ جاتا ہے۔ اِس تبدیلی کو مہا پرلے کہتے ہیں۔ مہا پرلے سے جو درشا ظہور میں آتی ہے وہ اُسوقت تک قائم رہتی ہے جب تک کہ برہمانڈ میں دوبارہ سرشٹی رچنے کے لئے کافی چیتنا نہیں آجاتی۔ کافی چیتنا کے حاصل ہونے پر برہمانڈ اور اُس کے پنڈوں کی رچنا پہلے کی طرح دوبارہ ظاہر ہوتی ہے۔ پنڈ دیش کا پرلے بھی برہمانڈ کے ڈھنگ پر ہوتا ہے لیکن پنڈ پرلے سے برہمانڈ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پرلے کے بعد برہمانڈ کی طرح پنڈ دیش بھی دوبارہ رچے جاتے ہیں۔ پنڈ دیش کے ناش ہونے کی کریا کو پرلے کہتے ہیں۔

۱۰۹- منشیہ کے علاوہ اور جیووں کے شریر کی بناوٹ

رچنا میں چوٹی کے مقام سے لیکر سب سے نیچے استھان تک منشیہ شریر چھوڑ کر جتنے بھی جسم ہیں سب کے اندر یہ انتظام ہے کہ ان میں اس درجہ کے متعلق جس میں انکا نواس استھان واقع ہے صرف تین چکر کارکن رہتے ہیں اور باقی کے تین چکر صرف ماتر قائم رہتے ہیں جنکو کسی طرح سے جگایا نہیں جاسکتا اور نہ ہی ان کی معرفت عالم کبیر کے استھانوں سے کوئی تعلق پیدا کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ اس بڑے درجہ کے کہ جس سے کسی دیہہ کا تعلق ہے دوسرے

بڑے درجوں کے استھانوں کا چاہے وہ اُوپر کے ہوں یا نیچے کے اس دیہہ میں نشان بھی نہیں ہوتا مثلاً سب سے اوپر کے تین استھانوں یعنی رادھاسوامی دھام۔ اگم اور الکھ کے باسیوں کے اِن تین استھانوں سے مطابقت رکھنے والے تین غلاف یا شریر ہوتے ہیں اور جس استھان کا کوئی باسی ہے اسکے اندر اس استھان سے مطابقت رکھنے والا غلاف یا شریر سب سے زیادہ کارکن رہتا ہے۔ باقی کے دو شریر صرف کارکن شریر کے ماتحت رہتے ہیں لیکن وہ بالکل بے مصرف نہیں ہوتے۔ انامی ست لوک اور بھنور گپھا کے تین استھان ان باسیوں کے سب سے باہر کے غلاف کے سب سے نیچے حصّہ میں ایک ہی مقام پر محض نقطہ کی شکل میں قائم رہتے ہیں اور یہ کسی طرح ان باسیوں کے لئے کارآمد نہیں ہوتے کیونکہ نرمل چیتنیہ دیش کے اونچے استھانوں کے باسی بوجہ اپنی قدرتی بناوٹ کے اپنے استھان کے پُورن آنند میں اسقدر مگن و سرشار رہتے ہیں کہ ان کے تئیں نچلے استھانوں میں اُترنا ناممکن ہے۔ نیز وہ اپنے استھان سے اونچے مقاموں میں چڑھ بھی نہیں سکتے کیونکہ رچنا پرکٹ ہونے کے سلسلہ میں ذاتی چیتنتا کے لحاظ سے جسکو جہاں پر باس ملا ہے اس کو وہیں سدا رہنا پڑتا ہے معلوم ہووے کہ نرمل چیتنیہ دیش کے باسیوں والا انتظام برہمانڈ کے باسیوں کے اندر بھی موجود ہے البتہ پنڈ دیش میں اُوپر کی جانب رُخ والی دھار پنڈ کے باسیوں کو ہر دیہہ کے بدلنے پر اُوپر کی جانب چڑھاتی ہے جس سے وہ چوٹی کے مقام یعنی چندر استھان تک پہونچ سکتے ہیں اور چونکہ نیچے یعنی پنڈ دیش میں اُترنے والی برہمانڈ کی دھار کا بہاؤ پرلے کی آمد تک اوپر کی جانب رُخ نہیں بدلتا اسلئے برہمانڈ کے بہت سے باسی اس دھار کی معرفت پنڈ دیش کے استھانوں میں اُتر آتے ہیں۔

۱۱۰- برہم پُرش اور کُل مالک کے اوتار

برہم پُرش کو اپنے دیش کے ایسے باسیوں کو جو اوپر کے بیان کے بموجب نیچے پر استھانوں میں اُتر آتے ہیں واپس لیجانے کی غرض سے اور نیز پنڈ دیش کی وِشا کے سُدھارنے کے مطلب سے اکثر اس پرتھوی پر اوتار دھارن کرنا پڑتا ہے کبھی کبھی برہم پُرش کے نِج پتر وشیب بھی یعنی ایسی سُرتیں جن کی شکتی برہم پُرش اپنی چیتنتا سے خاص طور پر جگا دیتا ہے اِسی مطلب سے سنسار میں بھیجی جاتی ہیں۔ اسی طور پر ست کرتار بھی جو چیتنیہ شکتی کا اپار سوت پوت ہے۔ جو اگم ہے اور جو سب سے اُونچے اور اننت چیتنیہ دھام کا دھنی ہے اوتار دھارن فرماتا ہے۔ اُسکی پرتھوی پر تشریف آوری اُس وقت ہوتی ہے جب یہ ترلوکی نِرمل چیتنیہ دیش کے سنکھ یعنی مقابل آجاتی ہے۔ ایسے مبارک اوسر پر نِرمل چیتنیہ دیش سے جو بھاری چیتنتا اُتر کر آتی ہے اس کا کچھ وار پار نہیں ہے اور نرمل چیتن دیش کے نیچے کی کُل رچنا اس سے فیضیاب ہوتی ہے۔ اسی سمے میں سب جیووں کو اوسر اُس دھانی تعلیم کے حاصل کرنیکا ملتا ہے جسکے پرتاپ سے وہ سچّے کل مالک کے دیش اور نِج محل میں باس پا سکتے ہیں۔ کل مالک کی آمد سے سب سے اونچے درجہ کی چیتنتا برہمانڈ و پنڈ دونوں میں بھر جاتی ہے اور ایک دھار اُوپر کی جانب رُخ والی قائم ہو جاتی ہے۔ یہ دھار ہی وہ پنتھ یا مارگ ہے جس پر چلکر پریمی جن رچنا کے پہلے درجہ یعنی نِرمل چیتنیہ دیش میں رسائی حاصل کرتے ہیں اور اَمر ابناشی آنند کو پراپت ہوتے ہیں۔ کل مالک رادھاسوامی دیال کی تشریف آوری کے سنہلے موقع کا اُونچے استھانوں کے باسی خاصکر برہمانڈ کے رہنے والے اکثر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اُن کی سواری کے ہمرکاب اس سنسار میں اُتر آتے

ہیں۔ سنسار میں یہ ہی جیو ست لوک اور اُس کے پرے کے دھاموں کی چیتنیا کا بیج گرہن کرنیکے لئے سب سے زیادہ ادھکاری ہوتے ہیں جس کے بغیر وہ نِرمل چیتنیہ دیش کیطرف رُخ والی چیتنیہ دھار پر چڑھنے کے قابل نہیں ہو سکتے ایسے جیودں کو ابھیاس کی جگتی کی کمائی نہایت رسیلی معلوم ہوتی ہے اور اُن کا ابھیاس ہمیشہ دُرستی سے بن پڑتا ہے۔ معلوم ہووے کہ اس طریقہ سے ست لوک میں پہونچنے کا انتظام صرف منشیہ یونی کیلئے محدود نہیں ہے بلکہ اُونچے درجہ کی چیتنیا کا بیج پنڈ دیش کے مختلف استھانوں کے سبھی ادھکاری جیودں کے اندر بویا جاتا ہے چاہے وہ منشیہ یونی میں ہوں یا کسی اور یونی میں رفتہ رفتہ ان سب کے اندر رادھاسوامی دیال کی بتائی ہوئی ابھیاس کی جگتی کمانے کیلئے مناسب آتم بل اور شکتی پیدا ہو جاتی ہے اور بالآخر یہ بھی سچی مکتی اور ابناشی گت کے بھاگی ہو جاتے ہیں۔ سنت سُرتیں جن کا دفعہ ۵۲ میں ذکر ہوا رادھاسوامی دیال کے نج پتر ہوتی ہیں کیونکہ اُن کا چیتنیہ جوہر اُنھیں کا انش ہوتا ہے۔ ترلوکی کے نِرمل چیتنیہ دیش کے سنکھ آنیکے مبارک اُدسر پر سنت سُرتیں بھی اس سنسار میں اکثر تشریف لاتی ہیں اور یہاں آکر وہ کل مالک رادھاسوامی دیال کی سی دیا کی دات اور اُدھار کی کارروائی کا سلسلہ جاری فرماتی ہیں جب ترلوکی کے سنکھ رہنے کا سمے ختم ہونے پر آتا ہے تو حسب بیان دفعہ ۱۰۰ مہاپرلے ہو جاتا ہے اور اسوقت تک اُدھار جیودں کو چیتنا بخشنے کی کارروائی بھی مکمل ہو چکتی ہے۔

۱۱۱ منشیہ شریر رچنا کا ایک چھوٹا نمونہ ہے جسمیں رہکر روحانی ترقی بخوبی ہو سکتی ہے

منشیہ شریر کے چھوؤں چکر مولادھار سے لیکر آگیا چکر تک جو دونوں آنکھوں کے بیچ

استھان میں واقع ہے سب کے سب کارکن رہتے ہیں اسلئے منشیہ شریر کے اندر پنڈ دیش
کے چھوٹوں گھاٹوں کا نمونہ کارکن رُوپ میں موجود ہے۔ چونکہ منشیہ کا باس پرتھوی پر
ہے جو پنڈ دیش کے اُوپر کے تین استھانوں میں سب سے نچلا استھان ہے اسلئے عام قاعدہ
کے بموجب جو بھی جیووں پر عائد ہے منشیہ شریر کے اندر صرف اُوپر کے تین چکر کریاوان
یعنی کارکن ہونے چاہئیں۔ مگر بوجہ اس کے کہ برہمانڈ سے اور نیز چندر استھان و سورج
لوک سے جو دھاریں پرتھوی پر آتی ہیں اُن کا بیگ یہاں پر نہایت زبردست ہو رہا ہے
منشیہ شریر کے نیچے کے تین چکر بھی جو پنڈ دیش کے نچلے تین استھانوں سے مطابقت رکھتے
ہیں عام قاعدہ کے خلاف (جو برہمانڈ اور نرمل چیتنیہ دیش میں جاری ہے) کارکن ہو رہے
ہیں۔ اسوجہ سے پرتھوی کے گھاٹ پر منشیوں اور پشوؤں دونوں کے اندر نیچے کے تین
چکر بہت زیادہ جگے ہوئے ہیں۔ منشیہ شریر میں جو پرتھوی کے دوسرے جانداروں کی نسبت
بہت بڑھکر چیتنیہ ہے یعنی جو دوسرے جیووں کی نسبت بلحاظ روحانیت کے نہایت افضل
ہے اُوپر کے تین چکر نیچے کے تین چکروں کو چیتنیا و طاقت دینے کی وجہ سے اتنے کمزور یعنی
چیتنیا سے ہین نہیں ہوگئے ہیں کہ وہ زیادہ شتھل ہو جاویں۔ دوسری یونیوں میں البتہ یہ
صُورت نہیں رہی ہے۔ چونکہ اُن کی چیتنیا کم درجہ کی ہے اسلئے نیچے کی جانب بہاؤ نے انکے
اُوپر کے چکروں کی چیتنیا کو اسقدر کمزور کر دیا ہے کہ ان کی دماغی قوتیں اور خاصکر بچار شکتی بہت
ہی بگڑ گئی ہے۔ بہت سے جانوروں کا تو ہردے چکر ہی انکی سُرت کی بیٹھک کا مقام ہو رہا
ہے اور وہ دماغ کے نکال دئے جانے پر بھی برابر زندہ رہتے ہیں۔ نیچے کی جانب دھار
کا بہاؤ جس کا ابھی ذکر ہُوا یہاں پر نہایت ہی پربل بیگ کے ساتھ جاری ہے اور کسی جیو
کی مجال نہیں کہ اس کو الٹ سکے جب تک کہ وہ اُن تمام انگوں کو جو اس دھار سے سرسبز

ہورہے ہیں کم وبیش دمن نہ کرے اور سنسار میں بیوہار کرتے وقت لگاتار نگہداشت اس بات کی نہ رکھے کہ ان انگوں میں برتاؤ کسی حالت میں بے مطلب یا نامناسب نہ ہونے پاوے ہمارے اوپر کے بیان سے یہ ظاہر ہے کہ منشیہ شریر کے اندر برہمانڈ کے چھ استھانوں کا عکس کارکن روپ میں موجود ہے اور دفعات ۲۳ و ۲۴ میں دکھلایا گیا ہے کہ اس عکس کے گرہن کرنیکا ینتر یعنی آلہ منشیہ کے دماغ کے اندر قائم ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ منشیہ کے دماغ کے اندر جو چھدر موجود ہیں ان کی معرفت بوجہ اس کے کہ برہمانڈ کے استھانوں کا عکس اُن کے دوارا آنے سے ان کے اندر برہمانڈ کی شکتیاں قائم ہیں منشیہ کی سُرت مناسب سادھن کرنے پر برہمانڈ دیش میں رسائی حاصل کر سکتی ہے اور چونکہ برہمانڈ خود نرمل چیتنیہ دیش کی چھایا ہے اسلئے جو دھاریں منشیہ شریر کے اندر برہمانڈ کے استھانوں کا پرتی بمب پیدا کرتی ہیں ان کے اندر نرمل چیتنیہ دیش کی چھایا کا اثر موجود رہتا ہے جس کی وجہ سے منشیہ کے دماغ کے اندر نرمل چیتنیہ دیش کے استھانوں کی بھی چھایا موجود ہے اور نرمل چیتنیہ دیش سے تعلق پیدا کرنے اور اس میں رسائی حاصل کرنے کے لئے چھدر بنے ہیں۔ پس نتیجہ نکلتا ہے کہ منشیہ کو اپنے نواس استھان کی خصوصیت اور ذاتی چیتنتا کی بشیشتا کی بدولت ایک الگ سرشٹی پراپت ہے۔ جس کے اندر رچنا کے کل استھانوں کے نمونہ چیتنیہ شکتی کے بیج بھنڈار سے لیکر نیون انگ کے سب سے نیچے سرشٹی رہت (Creationless) سرے تک موجود ہیں اور نیز جس کے اندر ایسے چھدر اور گپت شکتیاں قائم ہیں کہ جن کی معرفت منشیہ کی سُرت اونچے سے اونچے مقام تک پہونچ سکتی ہے۔ اسلئے منشیہ شریر چھوٹے پیمانہ پر عالم کبیر کا سچا نمونہ ہے اور اس انوکھی دولت ہی کی وجہ سے منشیہ کو دیوتاؤں اور برہمانڈ کے باسیوں سے افضل گنا جاتا ہے اور یہی خاص وجہ ہے کہ جس سے سچے کل مالک رادھاسوامی دیال اور انکے پیارے نج پتر دوں

یعنی سنت سُرتوں نے اور برہم پُرش اور اس کی کلاؤں نے اس پرتھوی پرمنشیہ شریر ہی دھارن فرمایا۔ برہمانڈ دیش کے باسیوں کو بھی جب ان کے اندر چاہ نرمل چیتنیہ استھانوں میں رسائی حاصل کرنے کی پیدا ہوتی ہے منشیہ شریر دھارن کرنا پڑتا ہے (جسکے لئے صرف پرتھوی ہی کے گھاٹ پر انتظام ہے) کیونکہ اس مکمّل عالم صغیر کے اندر ہی سنتوں کے ابھیاس کی بتلائی ہوئی مُکتی کی کمائی ہو سکتی ہے۔ سنت سُرتیں اکثر برہمانڈ کے مختلف استھانوں میں وہاں کے باسیوں کو نرمل چیتنیہ دیش اور اس کے آنند کی خبر جتانے کیلئے جایا کرتی ہیں اور چونکہ وہاں کے باسی بہت نرمل ہیں۔ اور کثیر روحانیت رکھتے ہیں اس لئے ان کو سنتوں کا اُپدیش سمجھنے میں چنداں دِقّت نہیں ہوتی اور ان کے اندر جلد ہی شوق نرمل چیتنیہ دیش میں رسائی حاصل کرنیکا پیدا ہو جاتا ہے۔ جب یہ شوق ان کا کافی تیز ہو جاتا ہے تو وہ منشیہ شریر میں اُتر آتے ہیں۔ برہمانڈ دیش کا آنند ایسا زبردست اور لبھانے والا ہے کہ وہاں کے باسیوں کے اندر کیول زیادہ اونچے درجہ کے چیتنیہ دیش کا سندیش ملنے ہی سے اس دیش کو چھوڑ کر اوپر جانیکا شوق پیدا ہو سکتا ہے۔

۱۱۲۔ پرتھوی پر منشیہ اور دوسری یونیوں کے جیو کہاں سے آتے ہیں

برہمانڈ کے باسیوں کی عمر بہت دراز ہوتی ہے اور زیادہ تر وہ لوگ مہاپرلے کے سمے برہمانڈ کے ناش ہونے تک برابر زندہ رہتے ہیں۔ یہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ برہمانڈ سے نیچے کی جانب رخ والی ایک دھار پنڈ میں اُتر کر آتی ہے اس دھار کی معرفت برہمانڈ کے نچلے استھانوں کے بہت سے اور کچھ ایک اوپر کے استھانوں کے باسی پنڈ دیش میں چلے آتے

ہیں۔ پرتھوی پر اتر کردہ عام طور پر منشیہ شریر ہی دھارن کرتے ہیں کیونکہ اسی کے اندر رہکر وہ مناسب سادھن کرکے برہمانڈ اور اس کے پرے کے استھانوں میں پہونچ سکتے ہیں۔ اور نیز اسلئے کہ نیچے رُخ والی دھار نچلے استھانوں میں اُترنے سے پہلے اول ٹھیکہ پرتھوی ہی پر لیتی ہے۔ لیکن معلوم ہووے کہ اس دھار کی معرفت آنے والے برہمانڈ کے باسیوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی اور پرتھوی پر زیادہ تر پنڈ دیش کے مختلف استھانوں ہی کے جیو جنم لیتے ہیں۔

دفعہ ۵۰ اسے معلوم ہوگا کہ پنڈ دیش کے سب استھانوں کے گرد الگ الگ اگنی اور آکاش تتوؤں کے سوکشم منڈل قائم ہیں جن کے اندر جیو بستے ہیں اور جن کی باسنائیں اور برتیاں اُن استھانوں کے پرتھوی۔ جل۔ اور وایو منڈلوں میں رہنے والوں کی باسناؤں اور برتیوں سے ملتی جلتی ہیں اور جن کے خیالات بول چال اور روزمرہ کے بیوہار بھی آخرالذکر جیووں کے خیالات وغیرہ سے ملتے جُلتے ہیں۔ سوکشم منڈلوں کے باسی اپنی عمر کے ختم ہونے پر اکثر اپنے استھان کے متعلق استھول منڈلوں میں جنم لیتے ہیں۔ سوکشم منڈلوں میں منشیہ شریر سے مشابہت رکھنے والے جیووں کے علاوہ پشو برتی اور پشو یونی والے جیو بھی بستے ہیں۔ چنانچہ اس پرتھوی پر جو بہت سی قسم کے منشیہ اور پشو دیکھنے میں آتے ہیں وہ اس پرتھوی سے متعلق اگنی اور آکاش منڈلوں ہی سے آتے ہیں۔ پرتھوی سے نیچے کے تین استھانوں میں اور اُوپر کے دو استھانوں میں بھی قریب قریب یہی قاعدے جاری ہیں۔ اِن ذریعوں کے علاوہ چوراسی کی دھاریں بھی (دیکھو دفعہ ۱۰۲) اس پرتھوی پر اور پنڈ کے دوسرے استھانوں میں جیووں کو لاکر ڈالتی ہیں۔ علاوہ اسکے دفعہ ۷۰ اسے معلوم ہوگا کہ پنڈ دیش برہمانڈ کے اور برہمانڈ نرمل چیتنیہ دیش

کے گرد چکّر لگا رہا ہے۔ اِن چکّروں کے دوران میں ہماری پرتھوی اور پنڈ دیش کے دوسرے استھان اکثر ایسے لوکوں کے نزدیک آجاتے ہیں جن میں جیو جنت اور بنسپتی اُن کی کائنات سے کسیقدر مختلف ہوتے ہیں۔ اس قسم کا یوگ ہونے پر ایک استھان کے سوکشم منڈلوں کے باسی دوسروں کے سوکشم منڈلوں میں چلے جاتے ہیں اور اس وجہ سے ہماری پرتھوی پر بہت سے نئی قسم کے شریر دھاری پرکٹ ہوتے ہیں۔ چنانچہ زمین کھودنے سے ایسے بہت سے عجیب وغریب جانوروں کی ہڈیاں فوسل (Fossil) یعنی پتھر بنی ہوئی برآمد ہوتی ہیں جو اب زمین پر زندہ نہیں ملتے۔

۱۱۳۔ جنم لینے سے پہلے سُرتیں کس اوستھا میں رہتی ہیں

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ نِرمل چیتنیہ دیش کے باسی مرتیو سے رہت ہیں کیونکہ ان کا دیش ابناشی ہے۔ رچنا کے دوسرے درجہ یعنی برہمانڈ میں بھی پرتھوی لوک کی سی مرتیو نہیں ہوتی ہے اور وہاں کے باسی زیادہ تر مہاپرلے کے زمانہ تک برابر زندہ رہتے ہیں برہمانڈ کا ناش ہونے پر وہاں کے باسی رچنا سے پہلے کی اوستھا میں الٹ جاتے ہیں اور برہمانڈ کی نئے سرے سے رچنا ہونے پر اُن کا پھر سے جنم ہو جاتا ہے۔ برہمانڈ دیش کے جیو جب پنڈ دیش میں اُترتے ہیں تو اُن کے اندر منشیہ کے مرتیو سے کی سی تبدیلی نہیں ہوتی۔ البتہ ایسے موقع پر ان کو منشیہ کے جنم لینے سے پہلے کی اوستھا دھارن کرنی پڑتی ہے اس اوستھا سے ہمارا مطلب گربھ باس کی اوستھا سے نہیں ہے بلکہ اس چیتنیہ سمادھی کی دشا سے ہے جو جنم لینے والا جیو جنم لینے سے پہلے دھارن کرتا ہے۔

ہر کوئی جانتا ہے کہ بچہ جب تک ماتا کے گربھ میں رہکر پرورش پاتا ہے اسوقت تک وہ سانس نہیں لیتا ہے اور گربھ سے باہر نکلنے پر سانس لینے کی کریا جاری ہوتی ہے۔ گربھ باس کے دوران میں بچہ کی پرورش ماتا کے خون سے ہوا کرتی ہے اسلئے گربھ باسی بچہ کے شریر کی طیاری کا سب کام ماتا کے ذمہ رہتا ہے۔ اور جو جیو آگے چلکر اس گربھ والے شریر کو دھارن کرتا ہے اس کا اس شریر سے بہت دُور پار کا سمبندھ رہتا ہے۔ گربھ باس کی حالت کو جس میں سانس بند رہتا ہے مُورچھا کی اوستھا سے تشبیہ دیجا سکتی ہے جس میں مورچھت کی سُرت کا اس کے شریر کے ساتھ محض ایک نہایت باریک چیتنیہ ڈورے کے ذریعہ رشتہ قائم رہتا ہے ورنہ اس کی سُرت زیادہ تر مردہ شخص کی روح کی طرح جسم سے آزاد رہتی ہے۔ سُرت کی اس جنم لینے سے بیشتر والی اوستھا کو چیتنیہ سمادھی کہتے ہیں۔ منشیہ شریر دھارن کرنے والی سُرت یہ سمادھی جیوتی نارائن کے استھان میں لگاتی ہے کیونکہ منشیہ کی سُرت کا دیہہ میں قیام چھٹے چکر میں رہنے سے اس کی مرتیو سمیہ کی دیہہ سے علیحدگی تبھی ہوسکتی ہے جب وہ کھنچکر چھٹے چکر سے پرے برہمانڈ کے کسی استھان میں داخل ہوا اور چونکہ برہمانڈ کے نچلے تین استھانوں میں نیچے کی جانب اُتار کیلئے جھکاؤ بہت زور کے ساتھ ہے اسلئے وہ استھان سمادھی لگانے کے قابل نہیں ہیں اور اس واسطے جیوتی کا استھان جس میں کہ مقابلۃً استھرتا بشیش ہے منشیہ شریر میں آنے والی سُرت کے قیام کیلئے موزوں ہے دیہہ کے چھوڑنے پر بھی منشیہ کی سُرت جیوتی کے سنمکھ کھنچکر پہونچتی ہے جس کا مفصل ذکر ہم آئندہ دفعہ میں کرینگے۔

چونکہ پنڈ دیش میں برہمانڈ کی نسبت پرلے زیادہ مرتبہ ہوتا ہے اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اونچے درجہ کی شکتی کا گھاٹا پورا کرنے کے لئے رچنا کے کم چیتنتا والے دیشوں میں بمقابلہ

اونچے دیشوں کے زیادہ جلد جلد ردوبدل کی ضرورت ہے۔ جس کی وجہ سے پنڈ دیش کے باسیوں کو بھی بار بار مرتیو جھیلنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اسی لئے پنڈ دیش کو مرتیو لوک بھی کہتے ہیں

۱۱۴- منشیہ کی مرتیو کا قاعدہ

چونکہ مرتیو واقع ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ جیو کے سب کے سب مایک پردے استھول و سوکشم جو اس نے پنڈ دیش میں دھارن کر رکھے ہیں ناش کو پراپت ہوں اسلئے ظاہر ہے کہ ایسا جیو جسکی سُرت کا گھاٹ پنڈ دیش کی چوٹی کے استھان سے مطابقت رکھتا ہے ان سب مایک پردوں سے جدا کرنے کیلئے برہمانڈ دیش میں کھینچا جاوے۔ یہ کھنچاؤ جسکو موت کا حکم کہنا چاہئے سہس دل کنول سے جاری ہوتا ہے جہاں کا دھنی نارائن یا نرنجن ہے۔ یہ پُرش اسلئے برہمانڈ کے ایشور کا سب سے نیچے درجہ کا (وراٹ) روپ ہونے کے علاوہ کال پُرش بھی ہے۔ برہمانڈ کے نچلے تین استھان یعنی وشنو۔ برہما۔ اور مہادیو کے مقام منشیہ شریر کے نابھی۔ اندری اور مولادھار چکروں کی طرح جو ان کی چھایا ہیں :- زیادہ تر برہمانڈ کے نچلے حصہ کی مایک رچنا کی سنبھال میں لگے ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے ذمہ خاصکر اُتھپتی اتپتی اور ایسے بیکار مصالحہ کا اخراج جو اُتھپتی اتپتی میں بادھک ہو یہی تین کام ہیں اور اسلئے ان کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ منشیہ شریر کے ناش کا حکم جاری کر سکیں یا ایسے حکم کی بجا آوری کر سکیں۔ اس قسم کے احکام جیوتی اور نارائن ہی سے جاری ہوتے ہیں کیونکہ وہی برہمانڈی من اور اچھا ہیں اور وہی جیودں کی قسمت کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ چنانچہ عالم صغیر (منشیہ شریر) کے اندر منشیہ کے من و اچھا ہی کے حکم سے ہر ایک کام ہوتا ہے۔

ہم نے دفعہ ۹۲ میں یہ بیان کیا تھا کہ پرتھم دھار کال پُرش کی جوست لوک سے برآمد ہوئی ہر چند اعلیٰ درجہ کی شکتی سے معمور تھی لیکن رچناتمک شکتی سے بالکل خالی تھی اور دوسری دھار جو نرمل چیتنیہ دیش کی سُرت دھار کی شاکھا تھی کیندر قائم کرنیکی شکتی لئے ہوئے تھی چنانچہ پہلی یعنی کال دھار جیو کے مایک پردوں کے ناش کرنے کا انتظام کرتی ہے اور دوسری دھار چھپے ہوئے بیجوں کو اپنا اظہار کرنے اور پرورش پانے کے لئے چیتنا بخشتی ہے چنانچہ موت کے وقت سہس دل کنول سے سنگھار کرنے والی ایک دھار پرکٹ ہوکر منشیہ کے تمام مایک پردوں کو ناش کردیتی ہے جس کے بعد دوسری دھار اوپر کی جانب سُرت کو اپنے سنگھ کھینچتی ہے۔ تیسرے تل کے مقام پر ایک دیوتا جس کو دھرم رائے یا یمراج کہتے ہیں مقیم ہے اور وہ اوپر کے لیکھ کے انوسار کال پرش کے احکام بجالاتا ہے۔ زیادہ صحیح لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ دھرم رائے ایک ایسا کیندر ہے جس کی معرفت کال کی دھار اپنی سنگھار کریا عمل میں لاتی ہے۔

اوپر بیان کئے ہوئے عمل کے بموجب استھول شریر کا سنگھار ہونے پر جیو کے استھول مایک پردے تو دور جاتے ہیں لیکن اس کے من واِچھاؤں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا من خود کال پُرش ہی کا انش ہے۔ اسلئے تمام سُوکشم باسنائیں سُوکشم اندریاں اور من برہمانڈ کی جانب کھنچاؤ ہونے پر سُرت کے سنگ جاتے ہیں۔ اور اگر یہ سنساری خیالات وہوسوں سے لبریز ہوتے ہیں اور سنسار کے موہ وبندھن من کے انتر سے خارج نہیں کئے گئے ہیں تو یہ سب سُرت کیلئے بھاری بوجھ بن جاتے ہیں جسکی وجہ سے سُرت کو برہمانڈ کے ناکے سے گذرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ برہمانڈ میں داخل ہونے کیلئے اُس کو ناکہ کے نہایت سُوکشم سُوراخ میں سے گذرنا ہوتا ہے اور سُوراخ سے گذرنے کے

قابل ہونے کیلئے اس کو نہایت سُوکشم بننا پڑتا ہے۔ مرتیو کے سمے جیو کو جو پہلا دنڈ ملتا ہے وہ یہی تکلیف ہے۔ اسکی وجہ سے ہرچند سُرت کے اُوپر سے بُرے کاموں کا بہت کچھ بوجھ اُتر جاتا ہے تاہم اس کو ایسی نرملتا پراپت نہیں ہو جاتی کہ وہ برہمانڈ میں باس پانے کے قابل ہو جاوے کیونکہ سنساری موہ وغیرہ کے نہایت جھینے بیج سُرت کے سنگ برہمانڈ میں چلے جاتے ہیں۔ برہمانڈ میں داخل ہونے پر سُرت کو دوسرے جیوتی کا درشن پراپت ہوتا ہے اور اگر اسکے سنگ پنڈدیش کے موہ کے بیج موجود ہیں تو وہ زیادہ عرصہ تک وہاں ٹھہرنے نہیں پاتی جیوتی کے چیتنیہ پرکاش کی معرفت سنساری باسناؤں کے بیج فوراً زندہ ہوکر اپنا اظہار کرنے لگتے ہیں اور چونکہ رچنا کے انتظام کی روسے یہ بیج برہمانڈ دیش میں رہنے کے لائق نہیں ہیں اسلئے اُن کے زور پکڑتے ہی سُرت بڑے بیگ کے ساتھ نیچے کی جانب ڈھکیل دی جاتی ہے۔ ڈھکیلے جانے پر سُرت اپنی سنساری باسنائیں اور خواہشیں لئے ہوئے من کے سمیت برہمانڈ کے پینڈے میں جو بھاری میدان ہے آ گرتی ہے۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں بیہوش چپ چاپ پڑی رہتی ہے۔ بعد میں دھرم رائے کے ان احکام کے بموجب جو اس نے اسکی موت کے وقت صادر کئے تھے سُرت کو جنم ملتا ہے آئندہ جنم ملنے کے قاعدوں کی تشریح ہم آگے چلکر اس پستک کے کرم بھاگ میں کرینگے۔

۱۱۵۔ نیچے درجہ کے جیووں کی مرتیو کا قاعدہ

معلوم ہووے کہ مرتیو کا یہ انتظام جو اوپر کی دفعہ میں بیان ہوا صرف منشیوں کے لئے ہے۔ دوسرے جیووں کی مرتیو کا قاعدہ بلحاظ ان کی سُرت کی بیٹھک کے مقام کے کسیقدر مختلف ہے۔ پرتھوی پر پشو یونی کی بعض بعض دیہیں ایسے نیچے درجہ کی ہیں اور نیز پرتھوی

سے نیچے کے تین استھانوں کی رچنا ایسی ادنٰی ہے کہ اُن کی مرتیو ہونے کیلئے برہمانڈ میں کھنچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پنڈ دیش کے چوتھے استھان کا دھنی ہی جس کو شو یا شوتی کہتے ہیں اور جو نارائن کی چھایا ہے۔ بمد جیوتی کی چھایا کے جو اس کے سنگ رہتی ہے جیوتی نارائن کے طریقہ پران نیچ یونیوں کی مرتیو کرتا ہے۔

۱۱۶۔ منشیہ شریر دھارن کرنیکے قابل جیووں کی مرتیو

وہ جیو جو اوپر کی جانب رُخ والی دھار کی معرفت اُونچی یونیوں میں چڑھتے جاتے ہیں جب اس منزل پر پہونچ جاتے ہیں کہ آئندہ منشیہ شریر کے بھاگی ہوں تو ان کی مرتیو دوسری طرح سے ہوتی ہے یعنی مرتیو ہونے پر ان کی سُرت برہمانڈ میں کھینچی جاتی ہے اور منشیہ شریر دھارن کرنے سے پہلے جو چیتنیہ سمادھی دھارن کی جاتی ہے اس میں پردیش کرائے جاتے ہیں۔ پنڈ دیش کے سورج لوک اور چند راستھان کی سُرتیں مرتیو ہونے پر برہمانڈ میں کھنچتی ہیں اور مناسب سمادھی اوستھا دھارن کرنیکے بعد پرتھوی پر منشیہ شریر میں جنم لیتی ہیں۔

۱۱۷۔ چیتن شکتی اور بھوتک (مادی) شکتیوں میں برودھ

چیتن شکتی کو پنڈ دیش میں سخت مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس دیش کی سب کی سب بھوتک شکتیوں کا رُخ چیتنیہ شکتی کے برُودھ ہے۔ بھوتک شکتیوں کا رُجحان نیون انگ کے سرے کی طرف ہے اور چیتنیہ شکتی کا فطری میلان (جو شکتی ہر سُرت کے اندر موجود ہے) نرمل چیتنیہ دھام یعنی اتبیش انگ کی جانب ہے۔ کچھ عرصہ تک چیتن شکتی مادی شکتیوں پر غالب رہتی ہے لیکن بالآخر وہ شکتیاں غالب ہو جاتی ہیں اور سُرت کا رچا ہوا استھول شریر

ایسا بگڑ جاتا ہے کہ آئندہ قائم نہیں رہ سکتا۔ ایسی حالت ہو جانے پر حسب بیان دفعہ ۱۱۴۔ کال کی دھار اُتر کر استھول شریر کا ناش کر دیتی ہے۔

۱۱۸۔ آواگون سے کیا مُراد ہے

معلوم ہووے کہ اُوپر بیان کئے ہوئے طریقہ پر شریر کے ناش ہو جانے سے جیو کی سنساری باسنائیں اور برتیاں نشٹ نہیں ہو جاتیں۔ دیہہ چھوٹنے پر جیو اپنی باسناؤں سے سمبندھ رکھنے والے استھول منڈل کی جانب پھر کھنچکر آتا ہے اور وہاں ایسی یونی میں دوبارہ جنم لیتا ہے جس کے اندر اُس کی پربل باسنا سے ملتا ہوا انگ غالب ہو۔ معلوم ہووے کہ اس ایک یونی سے دوسری میں آنے جانے ہی کو آواگون کہتے ہیں۔ چونکہ پنڈ دیش اور نیز برہمانڈ کے اندر بر تمان شکتیوں کا رجحان بڑے بیگ کے ساتھ نیون انگ کے سرے کی جانب ہے اسلئے ان دیشوں سے رہائی حاصل کرنے کے متعلق جیو کی ذاتی کوشش لاحاصل رہتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ دفعہ ۱۱۵ میں بیان کئے ہوئے سرشٹی نیم کے انوسار وہ کچھ حد تک اوپر چڑھ جاوے لیکن سچی مکتی اس کو تبھی پراپت ہو سکتی ہے جب سچے سنت ستگورو اس کے سہائک ہوں اور ان کی مدد سے نرمل چیتنیہ دیش میں رسائی کرانے والے سادھنوں کی باقاعدہ کمائی اس سے بن پڑے۔ ہم اس پستک کے کرم بھاگ میں ان قاعدوں کا زیادہ مفصل ذکر کرینگے جن کی رو سے سُرت کی دیہوں اور دوسری باتوں کا انتظام اس کے رچنا میں آنے کے وقت سے لیکر سرانجام پا رہا ہے۔

چونکہ نرمل چیتنیہ دیش اور اس کے باسی اَجر اور اَمر ہیں یعنی ہر طرح کی تبدیلی اور مرتیو سے آزاد ہیں اس لئے آواگون کے نیم کا اس دیش کے انتظام میں دخل نہیں ہے۔ یہ بیشک

ذکر ہوا تھا کہ نرمل چیتنیہ دیش سے سنت سُرتیں برہانڈ اور پنڈ دیش میں سُرتوں کو من و مایا کی غلامی سے رہائی دلانے اور نیچے درجوں کی رچنا میں چیتنتا بڑھانے کی دیا کی غرض سے آیا کرتی ہیں لیکن ان کی آمد معمولی آواگون کے قاعدہ کے مطابق نہیں ہوتی کیونکہ سنسار میں سنت رُوپ دھارن کرنے پر ان کا کل مالک رادھاسوامی دیال کے ساتھ چیتنیہ سُوت بدستور قائم رہتا ہے سادھارن جیو پیدا ہونے پر پہلے جنموں کا حال اور جنم دھارن کرنے سے پہلے کے رشتے عموماً بھول جاتے ہیں لیکن اس قسم کی مستند مثالیں بھی ملتی ہیں جن سے پچھلے جنم کی کچھ باتوں کا یاد رہنا صاف ثابت ہوتا ہے۔ وگیانک تحقیقات کیلئے یہ مثالیں بہت پُر مطلب ہیں اور مناسب ہے کہ ان کی تلاش کرکے اس معاملہ کو ہمیشہ کے لئے ایک مُسلّمہ وگیانک اصول کی حیثیت دی جاوے اس معاملہ کی تحقیقات کرنے سے نہ صرف چیتنیہ شکتی کے خواص پر بہت کچھ روشنی پڑیگی بلکہ ایک پریکٹیکل اور پکّا ثبوت آواگون کے مسئلہ کے متعلق مل جاویگا۔ اس میں شک نہیں کہ برہمانڈ اور پنڈ دیش کی رچنا کے انتظام کے متعلق جو بیان پیچھے ہوا ہے اُس سے اِس مسئلہ کی حمایت میں بہت کچھ دلیلیں ملجاتی ہیں لیکن یہ زیادہ اطمینان دہ ہوگا اگر پریکٹیکل ثبوت حسب مذکورہ بالا ملجاوے۔

برہمانڈ میں پنڈ دیش کی طرح بار بار دیہہ بدلنا نہیں پڑتا۔ آواگون کا مقصد یہ ہے کہ اوّل تو جیووں کو دیہہ دھارن کرتے وقت ہر مرتبہ کسیقدر نئی چیتنتا پراپت ہو دوسرے اُن کو آگے پیچھے موقع اپنے سچے سُدھار کے لئے ملے تیسرے اُن کو اپنے بُرے کرموں کے پھل کا ذاتی تجربہ حاصل ہو اور چونکہ نیچے دیش میں باس ہونے کی وجہ سے جو مایا کے بندھنوں کا بوجھ لازمی طور پر اُن کے سر پر چڑھ جاتا ہے وہ بار بار مرتیو کے تراس۔ سہنے اور دُکھ و سنتاپ کے جھیلنے سے کسیقدر ہلکا ہو۔

۱۱۹- زندگی کی چار اوستھائیں

یہ ہر کسیکو معلوم ہے کہ تمام جانوروں اور خاصکر منشیہ کی زندگی چار علٰحدہ علٰحدہ حصّوں منقسم ہے۔ پہلے حصّہ یعنی اوستھا کا دوران جنم کے وقت سے شروع ہوکر جوانی تک رہتا ہے۔ اس دوران کی خاص باتیں طبیعت کی تیزی۔ چنتا و فکر کی کمی اور استری پُرش کے بھاؤوں سے ناواقفیت ہے۔ اگر اسادھارن گھٹن واقع نہ ہوں تو اس اوستھا میں عام طور پر نِش پاپ سُکھ و جیون کا رس بھی پراپت رہتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتیں بھی سُکھدائک ہوا کرتی ہیں اس زمانہ میں سکتہ کی حالت میں اور ہپناٹیزم کے عمل کی نیند میں جانے کی یوگیتا بمقابلہ اور اوستھاؤں کے دوران کے زیادہ رہتی ہے۔ جوانی آنے پر زندگی کی دوسری اوستھا شروع ہو جاتی ہے اور اُس کا دور زندگی کے اُتار کی شروعات تک جاری رہتا ہے یہ اُتار کا دوران چڑھاؤ کے زمانہ کی طرح جس میں پہلی دو اوستھائیں شامل ہیں دو حصوں پر منقسم ہے یعنی ایک تو وہ حصہ جسمیں زندگی کے اُتار کا اثر زیادہ محسوس نہیں ہوتا اور جوانی کی سب طاقتیں خاصے طور پر کام کرتی رہتی ہیں اور دوسرا بڑھاپے کا زمانہ جس میں استھول شریر پرکٹ طور پر سُکڑ جاتا ہے اور جوانی کی طاقتیں جواب دے جاتی ہیں جوانی کے دوران میں اُمنگیں اور اُمیدیں جذبوں کی طرح نہایت زبردست رہتی ہیں۔ جوانی کا جوش کسی قسم کی مشکلوں اور دقتوں کو خیال میں نہیں لاتا اور جب کوئی اُلٹی حالت شریر پر آجاتی ہے تو جوانی کے دم کی بدولت طبیعت جلد ہی قرار پکڑ لیتی ہے اور اس طور سے زندگی کم و بیش سُرور کی حالت میں گذرتی ہے۔ تیسری اوستھا کے دوران میں جوانی کا جوش ٹھنڈا پڑکر سمجھ بوجھ اور تجربہ کاری کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور آزاد خیالی و فراخدلی کا اظہار ہونے لگتا ہے یہی زمانہ ہے کہ جسمیں لوگوں کو عام طور پر اپنے کاروبار میں بڑھکر کامیابی دولت۔ عزت اور ناموری حاصل ہوتی ہے۔ چوتھی

یعنی زندگی کی اخیر اوستھا میں پھر سے لڑکپن آجاتا ہے لیکن اگر زندگی صاف ستھرے پن اور مدھیہ کی چال سے بسر کی گئی ہے تو یہ چوتھی اوستھا بھی خاص لطف سے خالی نہیں ہوتی اور لڑکپن کے نِش پاپ سکھوں کے علاوہ عقلمندی اور تجربہ کاری کا کومل آنند تجربہ میں آتا ہے۔ اسکے دوران میں جسم کی طاقتوں کا سمٹاؤ بہت زبردست رہنے سے تمام جسم کمزور ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے چھوٹی چھوٹی باتوں اور گرمی سردی کا اثر بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے اور بیماریوں کا بھی زور رہتا ہے۔ لیکن معلوم ہووے کہ چارتھی حساب سے یہ سمٹاؤ بہت ہی مفید ہے کیونکہ اس سے قدرتی طور پر سُرت کا رجحان تیسرے تِل کے سوراخ کی جانب ہوجاتا ہے (جس سے گذرنے پر موت واقع ہوتی ہے) اور اس سے اچھا اُوسار تِل سے پار گذرنے کے ابھیاس کی کمائی میں بہت مدد ملتی ہے۔ زندگی کی چار اوستھاؤں کے متعلق جو کچھ یہاں پر بیان ہوا وہ انسان کی زندگی کی مثال لیکر کیا گیا ہے لیکن دوسری یونیوں کا بھی یہی حال ہے۔ البتہ قدرت کی جانب سے بلاؤں کے نازل ہونے یا غیر معمولی وقوعات کی وجہ سے اس میں کسی قدر کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

۱۲۰۔ جیووں کی طرح رچنا کی بھی چار اوستھائیں ہیں

چونکہ تمام رچنا چیتنیہ دھاروں کی معرفت پرکٹ ہوئی ہے اور وہی رچنا میں ہر چیز کو انیک شکلوں اور درجوں میں جان دے رہی ہیں اسلئے یہ امید کرنا غلط نہ ہوگا کہ منشیہ شریر یا عالم صغیر کی سی چار اوستھائیں عالم کبیر کے بھی سب درجوں کے اندر موجود ہیں لیکن یہ بھی اشارہ میں تبلا دیا گیا ہے کہ منشیہ شریر یہ چار اوستھائیں چیتنیہ دھاروں کے چڑھاؤ اور اُتار کی وجہ سے ہوتی ہیں اسلئے عالم کبیر میں ان کا اظہار صرف اس حصہ کے اندر ہونا چاہئے جس میں اس طرح کے اُتار چڑھاؤ کی کیفیت موجود ہو۔ چونکہ نرمل چیتنیہ دیش کے استھانوں میں رچنا ابناشی اور ایک

رس ہے اسلئے وہاں پر ان اوستھاؤں کا دخل نہیں ہو سکتا۔ نربل چیتنیہ دیش کے بعد برہمانڈ اور پنڈ دیش ہیں۔ چونکہ برہمانڈ میں مہاپرلے کے موقع ہی پر ردّوبدل ہوتا ہے اور مہاپرلے قیاس سے باہر زمانہ کے بعد ہوتا ہے اس لئے برہمانڈ میں بھی ان کا زیادہ دخل نہیں ہو سکتا۔

۱۲۱۔ چار یگوں کا بیان

تیسرے درجہ یعنی پنڈ دیش میں جہاں کہ پرلے بار بار ہوتا ہے یہ چار اوستھائیں جن کا ذکر اوپر ہوا نہایت پرکٹ طور پر دیکھنے میں آتی ہیں اور انھیں کو یگ کہتے ہیں۔ یگوں کے نام یہ ہیں ست یگ تریتا۔ دواپر اور کلیگ۔ اِن یگوں کے دوران میں پنڈ دیش کے اندر منشیہ کی چار اوستھاؤں کی مانند مختلف حالتوں کا دورہ رہتا ہے۔ ست یگ کے زمانہ میں رچناتمک دھار چیتنتا سے پری پورن تھی کیونکہ وہ پنڈ دیش میں تازہ ہی اُتری تھی اس لئے ہر طرح کی کائنات جاندار و بیجان اس کی چیتنتا سے تربتر ہو گئی اور اس وجہ سے اس زمانہ میں قدرت کا رُخ بہتری اور شگفتگی یعنی پرپھلتا کی جانب تھا۔ گرمی سردی کا اثر جیوؤں پر زیادہ نہیں ہونے پاتا تھا اور جیو نہایت سُکھی اور خوشحال تھے۔ شاریرک دُکھ اور روگ بُرے کرم اور گندے خیالات اہنکار اور غرور اس زمانہ میں قریباً ناپید تھے۔ کیا انسان کیا حیوان جسم کے پورے تندرست۔ زندگی کا پورا لطف لیتے ہوئے نہایت چین کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے اُس زمانہ میں مرتیو حد درجہ کا بڑھاپا آنے پر ہوتی تھی اور جیسے پکے ہوئے پھل سہج میں پیڑ سے الگ ہو جاتے ہیں ایسے ہی اُس زمانہ میں جیو کہن سالگی میں موت آنے پر بلا کسی قسم کی تکلیف محسوس کئے شریر سے علیحدہ ہو جاتے تھے اُسوقت کے جیوؤں کی زندگی کا پیمانہ بھی آجکل کے مقابلہ بہت بڑا تھا اور بوجہ چیتنتا کی اشیستا اور ہردے کی اَدِھک پوترتا کے وہ جیو آسانی سے کبھی

کبھی سو کشم منڈلوں میں جا کر پُورو جوں یعنی پتروں سے میل ملاقات کر آتے تھے اس یُگ کی عمر دوسرے یُگوں کے مقابلہ بہت زیادہ لمبی تھی اور پنڈ دیش کے باسیوں نے اُسوقت رچنا کی دیا سے بھاری لطف اٹھایا۔ برہمانڈ دیش کے باسی (جہاں کی رونق پنڈ دیش کے مقابلہ بدرجہا بڑھکر ہے) زندگی کا جو لطف اٹھاتے ہیں اس کا بیان میں لانا ناممکن ہے۔ دوسرے یُگ یعنی تریتا میں بھی قریب قریب ست یُگ کی سی حالت برتمان رہی۔ اور زندگی نہایت چین سے گذری البتہ نیچے کی جانب رُخ والی دھار کا مجموعی اثر مُجھن رُوپ میں کسیقدر ظاہر ہوا لیکن اس کے دور کرنیکے لئے سری رامچندر جی نے اوتار دھارن کیا۔ دواپر کے زمانہ میں زندگی کے آنند میں مُجھن ڈالنے والی صُورتیں اور بھی زیادہ اکٹھی ہوگئیں اسلئے اُن کا اثر دور کرنے کی غرض سے سری کرشن جی نے جن کا درجہ برہمانڈ کے اوتاروں میں سب سے اونچا ہے یہاں پر چرن بدھارے۔ ہمارے اوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ اِن تین یُگوں میں پنڈ دیش کی زندگی جیووں کیلئے ایک بھاری نعمت تھی اور کسی کیلئے کوئی موقع کسی طرح کی شکایت کا نہیں تھا۔ پنڈ دیش کی عمر کا ۹/۱۰ سے زیادہ حصّہ اِن تین یُگوں میں ختم ہو جاتا ہے۔

۱۲۲۔ کلیُگ کا دَور۔ مُصیبتوں کی بھرمار۔ اور جگت اُدّھار کی دیا

معلوم ہووے کہ دفعہ ۱۱۱ میں سنتوں کی سنسار میں تشریف آوری کے سمے کی نسبت جو قاعدہ بیان کیا گیا ہے اُس کی رُو سے کچھ عرصہ ہُوا کہ چوتھے یُگ کی شروعات ہوگئی۔ بار بار بھونچالوں کا آنا۔ کثرت سے جان مال کے لئے بھاری نقصان دہ حادثوں کا ہونا۔ پلیگ سی زبردست اور خوفناک دبا کا پھیلنا۔ قحط سالیوں کے جلد جلد نمودار ہونے سے خوشحالی

کا خاتمہ ہو کر لاکھوں جیووں کا فاقہ و بے سامانی کی دلسوز و بھیانک مصیبتوں میں گرفتار ہونا اور سُورج میں پہلے کی نسبت زیادہ مرتبہ ہلچل کا مچنا۔ یہ سب باتیں نہایت واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ ہمارا پنڈ دیش اب اپنی چوتھی یعنی بڑھاپے کی اوستھا کو پراپت ہو گیا ہے۔ جیسے پرتھوی کے مختلف حصّوں کی آب و ہوا کا اُن کے باسی منشیوں اور دوسرے جانداروں کے شریروں کی بناوٹ شکل صُورت اور عادتوں پر بھاری اثر پڑتا ہے ایسے ہی کلیگ کی تاثیر کا بھی پنڈ دیش کی تمام جاندار کائنات پر بھاری اثر پڑتا ہے چنانچہ پنڈ دیش کی مُکھیہ چیتنیہ دھار کا برہمانڈ کی جانب کھنچاؤ ہو جانے سے اُس کے شریر یعنی استھول حصّہ میں جو بیماری اور سُکڑان کی کیفیت بیاپ رہی ہے اُسی کی وجہ سے اوپر بیان کی ہوئی تمام مصیبتیں اور بلائیں اِس زمانہ میں جیووں پر نازل ہو رہی ہیں۔ لیکن پرمارتھی نقطہ نگاہ سے کلیگ کا زمانہ اعلیٰ درجہ کے انتری سادھن کی کمائی کیلئے نہایت ہی موزُوں ہے کیونکہ اسوقت پنڈ اور برہمانڈ دونوں نرمل چیتنیہ دیش کے زیادہ سے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں۔ وہ مشکلیں اور تکلیفیں جن کا اُوپر ذکر ہوا آئندہ کچھ وقت تک اب سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نمودار ہو سکتی ہیں لیکن ان کا اندرونی اثر (جو جیووں کو بھگتنا پڑتا) بوجہ سنتوں کی آمد کے پہلے ہی ہلکا ہو گیا ہے۔ علاوہ اس کے یہ خراب حالتیں ایک طرح مفید بھی ہیں۔ کیونکہ دُشکالوں۔ وباؤں۔ بھونچالوں اور حادثوں کی وجہ سے جیووں کے من پر زبردست انکش یا روک لگتی ہے اور جو جیو ان مصیبتوں کے پنجہ میں آجاتے ہیں وہ سنسار سے کوئی سہائتا نہ پاکر یا سہائتا پانے پر اس کے بیکار ثابت ہونے سے قدرتی طور پر اپنے کرتار کی جانب درشٹی پھیرتے ہیں اور دوسرے لوگ جو اِن مصیبتوں کی گرفت سے بچے رہتے ہیں وہ اوروں کا حال دیکھ سُنکر سنسار

کی دھارئیں بے تکلف بہنے کے بجائے تھوڑی دیر کیلئے رک جاتے ہیں اور دنیا کے سُکھوں اور بھوگ بلاسوں کی ناشمانتا اور زندگی کی ناپائداری زور کے ساتھ ان کی آنکھوں کے سامنے آتی ہے اس قسم کے خیالات خود اپنے من میں جگنے سے ہرچند وہ نہایت کڑوے تجربوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں جیو کا انترکا انترجہاں آگے ہی پنڈ کی چیتنیہ دھار کے سمٹاؤ کی وجہ سے اوپر کیطرف کشش ہو رہی ہے کسی قدر بل جاتا ہے۔ آج کل یہ جو دنیا کی ہر قوم کے ہردے میں پرمارتھ کیلئے پیاس پرکٹ ہو رہی ہے وہ سب چیتنیہ دھار کا اُوپر کی جانب کھنچاؤ ہونے ہی کا نتیجہ ہے اور یہ جو عجیب وغریب روحانی شکتیوں و استھاؤں کا اظہار دیکھنے میں آرہا ہے وہ اسی کی وجہ سے ہے۔ ہمارے اس دعوی کے انوسار تھوڑے ہی عرصہ میں جب یہ ترلوکی نرمل چیتنیہ دیش کے ٹھیک سنگھ آجاوگی تو نرمل چیتنیہ دیش کی چیتن دھار سنسار کے اندر غاب ہو جاویگی اور اس وقت یہ تمام مصیبتیں جو اس وقت جیو جھیل رہے ہیں غائب ہو جاوینگی اور ست یگ سے بھی بڑھکر سکھ وچین کی دشا برتمان ہوگی۔ روحانی شکتیاں جو اسوقت اسقدر پوشیدہ ہیں اس وقت کثرت سے پرکٹ ہونگی اور انتری ابھیاس بغیر زیادہ تکلیف وتردد کے کامیابی کے ساتھ بننے لگیگا۔ اور ابھیاسیوں کو انتری روحانی تجربے اس کثرت سے اور بار بار ہونگے کہ ان کو دوران زندگی ہی میں اپنے سچے اُدھار کے ہونے اور نرمل چیتنیہ دھاموں میں باس ملنے کی نسبت پکا ثبوت ملجاویگا پنڈ اور برہمانڈ دیشوں میں جیووں کے چتانے اور چیتنا کے جگانے کا انتظام اس طور سے مکمل ہو جانے پر مہاپرلے کا وقت آجاویگا۔ لیکن مہاپرلے ہونے سے پیشتر ہی بھاری تعداد میں سُرتیں نرمل چیتنیہ دیش میں پہونچکر امر ہو جاوینگی اور باقی سُرتوں اور برہمانڈ و پنڈ کی رچنا کو مہاپرلے ہونے پر فائدہ پہونچیگا۔ مہاپرلے کے بعد رچنا کا نیا دور شروع ہوگا اور اُس میں برہمانڈ اور پنڈ کی رچنا کے روحانی نفع اور فائدہ کی پہلے کی طرح رکشا ہوگی۔

۱۲۴-رچنا میں تفریق کیسے ہوئی

اس پستک کے پچھلے صفحوں میں رچنا کی شروعات و انتظام کی شرح کرتے وقت رچنا کے اُدّیش کا بھی تھوڑا تھوڑا بیان کہیں صاف لفظوں میں اور کہیں اشارہ میں ہوتا رہا ہے پیشتر اس کے کہ اِن جزوی بیانات کو مختصر طور پر دوہرایا جاوے اور رچنا کے دیا سے بھرے ہوئے اُدّیش کا برنن ایک جگہ پر مکمّل شکل میں پیش کیا جاوے یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِس رچنا میں جو محض چیتنیہ شکتی کے اندر پہلے سے موجود اناد نیون اِدھک بھاؤ میں تیزی آنے کے کارن پرکٹ ہوئی ہے تفریق کی صورت کس وجہ سے آگئی ہے۔

ہم نے دفعہ ۷ میں بیان کیا تھا کہ نیون اِدھک بھاؤ سے مطلب چیتنیہ شکتی کی ایک طرف اننت بشیشتا اور دوسری طرف بھاری نیونتا یعنی کمی کی صورت قائم ہونے سے ہے۔ ہمارے اِس بیان سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ رچنا کے اندر اسوقت جو کچھ بھی موجود ہے وہ محض چیتنیا کے درجوں میں کمی و بیشی کا اظہار ہے اور رچنا کے رُوپ وان ہونے پر کوئی اور بات ظہور میں نہیں آئی سوائے اِس کے کہ چیتنیا کے انیک درجے جو پیشتر موجود نہ تھے اب قائم ہوگئے ہیں معلوم ہووے کہ رچنا کے بارہ میں جو کچھ ہمارا سِدّھانت یہ (Theory) ہے وہ انھیں دو فقروں کے اندر آجاتا ہے۔ اب حسب وعدہ ہم سرسری طور پر یہ بیان کرتے ہیں کہ رچنا کے اندر تفریق کا اظہار کیسے ممکن ہوا۔

دفعہ ۸ میں بیان کیا جاچکا ہے کہ چیتنیہ شکتی کے اپار بشیش انگ کو جب اناد کل مالک کی اپار سُرت کہنا چاہیئے اپنے مکمّل یعنی پری پُورن پرکاش آنند ستا اور چیتنیا کے مقابلہ میں نیون چیتنیہ والے دیشوں کے یہ خواص نامکمّل یعنی اپُورن نظر آئی دیتے تھے معلوم ہوتے

کہ مکمل ہئیت کے اظہار کے مقابلہ میں نامکمل ہئیت سے جو (کسر والی) صورتیں نمودار ہوئیں وہی چیتنا کے درجوں کے اندر اختلاف کا باعث تھیں۔ اپنے مطلب کو صاف کرنیکی غرض سے ہم یہاں پر نیون انگ کے سرے کی وشا کی جانچ کرتے ہیں جہاں چیتنا نہایت ہی کمزور ہے۔ اس حصہ میں بشیش انگ کی پری پورن ستا کے مقابلہ میں قریب قریب بھرپور جڑتا کی صورت برتمان ہے جس کی وجہ سے بلحاظ ستا کے بشیش انگ کا درجہ کرتا و کرتا رکا ہے اور نیون انگ کاریہ کیلئے سامگری کا کام دیتا ہے اور بشیش انگ سے نیچے کے سبھی چیتنیہ گھاٹ اسی شمار میں آجاتے ہیں۔ بلحاظ گیان کے بھی چیتنا میں اتینت کمی رہنے کی وجہ سے نیون انگ بشیش انگ کے مقابلہ میں بالکل اگیان روپ اور اچیت ہے اور اس میں سوائے اس نیم کی موجودگی کے جس کے آسرے اس انگ کا کام چل رہا ہے گیان کا کوئی دوسرا نشان موجود نہیں ہے۔ لیکن بشیش انگ میں صورت اس کے بالکل برعکس ہے اور نیون انگ کے اندر موجود چیتنا کی خفیف سے خفیف کرن سروگیہ کل مالک کیلئے نیون انگ کی گھور اگیان کی دشا کا گیان حاصل کرنے کے واسطے کافی ہے بشیش انگ اور نیون انگ کے سروں کے درمیان چیتنا کے بے شمار درجے ہیں۔ جن کے اندر بلحاظ چیتنا کی کمی کے گیان آنند و پرکاش تینوں میں کمی ہوتی گئی ہے اور ہوتے ہوتے نیون انگ کے سرے میں آنند اور پرکاش کی خلاف صورت یعنی دکھ اور اندھکار کی دشا کی نوبت آگئی ہے اور اسی وجہ سے نیون انگ کے خواص جڑتا۔ اگیانتا۔ دکھ اور اندھکار قرار پاتے ہیں چونکہ نیون انگ خود اچیت ہے اسلئے اس کو ان دشاؤں کا کوئی گیان نہیں ہے۔ لیکن جو سرت انش اس دیش میں مقیم ہوگی اس کو نیون انگ کے ان سب خواص کا گیان ضرور حاصل رہیگا اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کل مالک کو نیون انگ کے اندر ان سب دشاؤں کی موجودگی

محسوس ہوتی ہے۔ چونکہ کُل مالک کا گیان یتھارتھ گیان ہے اسلئے اُس کی انشوں یعنی سُرتوں
کو بھی اُسی قسم کا تجربہ ہوتا ہے اتنا ضرور ہے کہ سُرت انشوں کا گیان چھوٹے اور محدود پیمانے پر
رہتا ہے اگر اس پر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ نشیدھ آتمک بیان کے ذریعہ سے کبھی یتھارتھ
گیان حاصل نہیں ہو سکتا یعنی کسی بستو کی نسبت غلط فہمیاں دور کرنے کے سلسلہ میں کچھ
باتوں کی عدم موجودگی ظاہر کرنے سے حقیقی گیان نہیں ہو جاتا تو ہم جواب میں کہینگے کہ یہ عذر
ہمارے بیان پر عائد ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ دیکھو۔ جب ہم غبار کی حالت۔ دھندلے پن اور تاریکی
وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس وقت ہماری یہ غرض نہیں ہوتی کہ یہ حالتیں روشنی کے مختلف
درجہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے ظاہر ہو رہی ہیں بلکہ منشا روشنی میں درجہ بدرجہ کمی ہونے
سے جو تجربے ہوتے ہیں اُن کے ظاہر کرنے کی رہتی ہے اس لحاظ سے نیون انگ کی نسبت
جو کچھ اُوپر بیان ہوا وہ چیتنیہ شکتی کے اندر مختلف درجوں کی کمی کی وجہ سے تجربہ میں آنیوالی
مختلف صفتوں کا بیان ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کا تجربہ اصلی (Positive) گیان ہی
کیونکہ سادھارن جاگرت اوستھا میں جو سنسکار جیو پر پڑتے ہیں وہی اس کے لئے گیان کا ذریعہ
ہوتے ہیں اور انھیں کو اصطلاح میں تجربہ کہتے ہیں۔ چونکہ نیون انگ کے استھول سے استھول
گھاٹ میں بھی کچھ نہ کچھ چیتنتا ضرور موجود ہے اسلئے اس کی دشا کے تجربہ کو نشیدھ آتمک گیان
نہیں کہہ سکتے کیونکہ دراصل یہ گیان سرشٹی کی کمزور سے کمزور چیتنتا کا تجربہ یعنی واستوک گیان
ہے اور جبکہ یہ تجربہ خود کل مالک کے گیان کے مطابق ہے تو اُس کی درستی وسچائی کی نسبت
سوال اٹھانے کیلئے گنجائش نہیں رہتی۔ پس ہمارے دعوے کے انوسار رچنا میں رُوپ رنگ
پرکاش ستّا گیان و آنند وغیرہ کے اندر تفریق مختلف درجہ کی چیتنتا سے علیحدہ علیحدہ قسم کے تجربے
حاصل ہونے کا نتیجہ ٹھہرتی ہے۔ علاوہ اِس کے یہ تجربے تجربہ میں آنے والے پدارتھوں کی

اصلیت سے علٰحدہ نہیں ہیں کیونکہ یہ کل مالک کے گیان کے اندر داخل ہے۔ اگر اندری گیان کی نسبت ہمارا دعویٰ جو دفعات ۹۶ و ۹۷ میں بیان کیا گیا درست ہے تو ظاہر ہے کہ جتنے بھی تجربے ہم کو حاصل ہوتے ہیں اُن سب میں گیہ پدارتھ سُوکشم رُوپ سے ہماری دیہہ کے اندر موجود کسی تن ماترا سے رشتہ جوڑتا ہے اور اسلئے ہر ایک تجربہ گیہ پدارتھ کے سُوکشم رُوپ ہی کے انوسار ہوا کرتا ہے اگر ہمارا یہ نتیجہ دُرست ہے تو ماننا ہوگا کہ مُنشیہ کے تجربے گیہ پدارتھوں سے علٰحدہ نہیں کیے جا سکتے۔ مُنشیہ کے تجربے دراصل مختلف درجہ کی چیتنتا کے جیو آتما پر ڈالے ہوئے سنسکار یا نقش ہوتے ہیں۔ اسلئے کارن کا ہمیشہ کاریہ یعنی سنسکار کے اُوپر ٹھپہ لگا رہتا ہے اور کارن و کاریہ ایک ہی بستو کی دو مختلف اوستھائیں ہوا کرتی ہیں اور جو حالتیں کارن کے سنگ لگی رہتی ہیں اُن کا کاریہ کے سنگ موجود حالتوں سے سمبندھ رہتا ہے اور دونوں قسم کی حالتیں دراصل ایک ہی بستو کی مختلف اوستھائیں رہا کرتی ہیں لیکن چونکہ اِن دو قسم کی حالتوں میں ظاہرا پر سر بھید رہتا ہے اِس وجہ سے اُن کے ذاتی سمبندھ کا پتہ نہیں چلتا۔ مثال کے طور پر سُورج کی کرن کو لو۔ سُورج کی کرن دراصل سُورج سے پرکٹ ہونے والی ایک دھار ہے اور ساتھ ہی سُورج کی باہر پھیلنے والی شکتی کا کاریہ بھی ہے۔ کرن کی جانچ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے سنگ چھوٹے اور سُوکشم پیمانہ پر اُس کے بھنڈار (یعنی کارن) سُورج کا رُوپ اور مصالح موجود رہتا ہے یعنی کاریہ رُوپ کرن کے اندر اس کے کارن یعنی سُورج کا انگ صاف طور پر پایا جاتا ہے معلوم ہووے کہ چوٹی کے مقام سے لیکر نیون انگ کی سب سے نچلی تہ تک کل رچنا اسی ڈھنگ پر پرکٹ ہوئی ہے۔

۱۲۴۔ رچنا کی دیا کس غرض سے ہوئی

کُل مالک ایک ایسا چیتنیہ سِندھ ہے کہ جس کے پرم آنند و پریم کا کوئی وار پار نہیں ہے جس کے پرم گیان سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے جس کی پرم ستّا ہی سے ہر بستو شکتی اور جان حاصل کرتی ہے اور جس کے پرکاش کی تیزی بیان سے باہر ہے۔ وہ کُل مالک اپار وانت اِس پرم سُہاون اوستھا میں ایک رس قائم ہے۔ چونکہ یہ ظاہر ہے کہ ایسے چیتنیہ بھنڈار کے ساتھ جس کسی چیز کا تعلّق ہوگا اُس کو اُس بھنڈار کے جوہر کے کلیان کاری گُنوں سے ضرور فیض پہونچیگا اسلئے رچنا سے پیشتر بشیش انگ کے علاوہ دوسرے درجوں کے اُس بھنڈار سے تعلق رکھنے اور اُس کے آدھین رہنے میں بھاری دیا متصوّر ہونی چاہئے جب مناسب وقت گذرنے پر یہ تعلّق گہرا ہو گیا تو کُل مالک کے جوہر کی سمرتھ دھار کی آمد سے نچلے درجے نہایت شاندار رچنا کی شکل میں کھِل اُٹھے۔ وہ دیش یعنی نچلے درجوں کا وہ حصہ جو کُل مالک کے قریب تھا اور جس کی وسعت باقی کے حصّوں سے بہت ہی زیادہ تھی فوراً ہی اَمر اور ابناشی بنا دیا گیا۔ اور اُس میں ایسی چیتنتا بھر دی گئی کہ وہ دیش کا دیش مجموعی طور پر چیتنیہ ہو کر ہمیشہ کیلئے نج بھنڈار کے ساتھ ایک ہو گیا۔ اِس دیش کے باسی بھی جن کی تعداد باقی درجوں کے باسیوں کی نسبت بیروں از قیاس زیادہ ہے خواب غفلت سے بیدار ہو کر ابناشی اور ایک رس قائم رہنے والے پرم سُکھدائک جیون کو پراپت ہو گئے کہ جس سے خفیف سے خفیف قسم کے دُکھ کی اوستھا بھی اب ان کو چھو نہیں سکتی ہے معلوم ہووے کہ اس دیا سے نج بھنڈار سے نچلے دیش کا کثیر حصّہ ایسے فیض سے بہرہ ور ہوا کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ یہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اِس دیش کے اندر رچنا کرنے میں جو بھاری دیا متصوّر تھی وہ

منشیہ کے وہم اور قیاس سے باہر ہے اور صرف سچا کل مالک ہی جو پرم آنند سروپ ہے ایسی دیا چیت میں لا سکتا تھا۔ رچنا کے باقی درجے رُو بیوان کرنے میں جو دیا متصوّر تھی وہ بھی کسی طرح سے کم زبردست نہ تھی لیکن بوجہ اپنی آد چیتنا کی کمی کے یہ درجے اُس دیا کا پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے تھے۔ مگر دیا نے باوجود اس کسر کی موجودگی کے اپنا کام حتی الامکان پورا کر ہی ڈالا چیتنا کی کمی کے نقص بہت ہی ہلکے اور کم کردئے گئے اور کم چیتنا والے حصّوں کو رچنا کے انتظام میں ایسی جگہ پر ٹھہرایا گیا کہ جس سے بالآخر اُن کے نقص ہمیشہ زندگی کے آنند میں ترقی کا باعث بن جاتے ہیں۔ یہ کمی جس کی نسبت اوپر اشارہ کیا گیا رچنا کے دوسرے بھاگ یعنی برہمانڈ دیش میں نام ماتر کیلئے ہے اور جب یہ اپنا رنگ لانے کو ہوتی ہے تو مہاپرلے ہو جاتا ہے جس سے اس کا اثر بیاپنے نہیں پاتا اسلئے رچنا کے اس بھاگ یعنی دوسرے درجہ کے رچنے میں بھی (جس کے اندر نرمل چیتنیہ دیش کے رچے جانے کے بعد جو جزوی رچنا بھی تھی اس کا بھاری حصّہ شامل ہے) پہلے درجہ یعنی نرمل چیتنیہ دیش کی طرح ابناشی سُکھ و آنند کی بخشش متصوّر تھی۔ تیسرے درجہ یعنی پنڈ دیش کی چیتنا سب سے ادنیٰ درجہ کی ہے اور اس وجہ سے اس دیش کی کائنات کے سنگ ملین باسناؤں دُکھوں اور کلیشوں کا بہت کچھ جھگڑا لگا رہا ہے۔ لیکن پہلے تین یُگوں میں اِن کا فساد برپا نہیں ہونے پاتا اِسلئے اُن یُگوں کے دوران میں زندگی اور زندگی کے سُکھ بمقابلہ آدا چیت دشا کے بھاری بخشش قرار پاتے ہیں۔ اس دیش کی عمر کے قریباً آٹھویں حصّہ میں یہاں کے باسیوں کے اوپر پاپ اور ملین باسناؤں کا غلبہ رہتا ہے اور اُن کو انیک پرکار کی تکلیفیں۔ روگ۔ شوک اور بھے سہنے پڑتے ہیں اور اِس زمانہ کے اندر اُن کو نرک نواس کرکے اپنے بُرے کرموں کا ڈنڈ بھی سہنا پڑتا ہے لیکن اِن دُکھدائی اوستھاؤں نے یہاں پر آواگون کا ایک ایسا سلسلہ قائم کردیا ہے کہ جس کے پرتاپ

ہے مایک پردوں کا ناش ہوجاتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ تک ان اوستھاؤں میں رہنے پر جیو اس بھاری دیا کے ادھکاری بن جاتے ہیں جو کامل پرشوں کی آمد کے سلسلہ میں پرکٹ ہوتی ہے۔ اگر وقت مہاپرلے کے برپا ہونے کا آگیا ہے تب تو یہ دیا خود پرم دیال سچے کُل مالک کے حضور سے آتی ہے ورنہ برہمانڈ سے نازل ہوتی ہے۔ پہلی صُورت میں پنڈدیش کے باسیوں کو بیحد پرمارتھی لابھ یعنی روحانی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور کثیر تعداد میں جیو پہلے درجہ کے ابناشی استھانوں میں باس پانے کے ادھکاری بنائے جاتے ہیں۔ اسلئے اگر ہم اُس اندھادھُند زمانہ کو خیال میں لادیں کہ جس کے دوران میں پنڈدیش کے باسی اس دیش میں رہتے ہوئے زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں اور نیز مقابلہ میں اس مختصر وقفہ کو نگاہ میں لادیں کہ جس کے دوران میں اُنکو اپنی صفائی کیلئے یہاں رہکر دُکھ سہنا پڑتا ہے تو اس سب سے نچلے دیش کی رچنا کرنے میں جو بھاری دیا متصوّر ہے وہ نہایت واضح طور پر سمجھ میں آجاتی ہے اور کُل مالک کے ہر ایک انتظام کے اندر اعلیٰ درجہ کی دانشمندی کی جھلک نظر آئی پڑنے لگتی ہے۔ جب ابھیّاسی کے اندر سُرت کی نج یعنی ذاتی شکتیاں کسیقدر جگ جاتی ہیں تو اس کو دُکھ سُکھ اور نفع نقصان کی تمام حالتوں سے جو اس کے تجربہ میں آتی ہیں نہایت صاف طریقہ پر رچنا کے روپ وان کرنے کی موج و مصلحت دَرسنے لگتی ہے۔ جس کی جھلک پانے پر پریمی ابھیّاسی مست و مگن۔ پریم میں چوُر سچّے مالک کے گنانواد گاتا ہے اور جب کبھی اُس کے اندر جوش کسیقدر زبردست پیدا ہوجاتا ہے تو بولنا چالنا سب بسر جاتا ہے اور اس بیخودی کی حالت میں وہ گویا سچّے کل مالک سے وصل کا آنند لیتا ہے۔ کُل مالک کی موج و مصلحت جو رچنا رُوپ وان کرنے کے اندر رکھی گئی ہے اُنبھو دوارا ہی ٹھیک سمجھ میں آسکتی ہے اور وِدّیا اور بُدّھی کی دلیلوں کے غبار آلود طریقہ سے کہ جس میں اصلیت چھپ جاتی ہے اُس کا اُنبھو نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے وہ

روحانی درسگاہ جہاں رہکر جیو کو اس طرح کا انبھوی گیان پراپت ہو سکتا ہے ایک نہایت مبارک سنجوگ قرار پاتا ہے جس کا کام خاص کُل مالک کی نگرانی میں چلتا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی دماغی تعلیم اور ترقی از خود رچنا کی موج و مصلحت کو آزمائشی ڈھنگ سے سمجھنے کیلئے ناکافی ہے۔ اسلئے جو شخص اس موج اور مصلحت کو سمجھنے کیلئے میدان میں آوے اُسکو ہماری اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ انسان کے گیان یعنی علم کا دائرہ اس سنسار کے تین ناپوں کے متعلق تجربوں ہی پر ختم ہے لیکن سرشٹی میں کریا اور کاریہ کے فقط یہی گھاٹ نہیں ہیں۔ اِن کے علاوہ دوسرے اننت گھاٹ ہیں جو رچنا کے انتظام کے سلسلہ میں بھاری کام سرانجام دے رہے ہیں لیکن اُن کا علم یعنی گیان صرف انبھو یعنی گیان لینے کی سُوکشم اندری کے دوارا ہی ہو سکتا ہے نہ کہ چرم اندریوں سے۔ انسان کو کبھی کبھی اُن اُونچے گھاٹوں پر کریا ہونے کا پتہ تو چل جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کے تجربے ایسے شاذ و نادر ہوتے ہیں کہ کارج سے کارن جاننے کے طریقہ سے اُن کی معرفت اُونچے گھاٹوں کا کوئی مُستند گیان حاصل نہیں ہو سکتا۔ اِسلئے سچّے مُتلاشیوں کو ہمارا یہ صلاح دینا بیجا نہ ہوگا کہ تین ناپوں سے پرے کے گھاٹوں کا حال سمجھنے کیلئے ان کو مناسب ہے کہ سادھن کرکے اپنی سُوکشم اندریاں جگا دیں اور اس بات پر زور نہ دیں کہ اِن تین گھاٹوں کے تجربوں کے علاوہ دوسرا کوئی گیان ہو ہی نہیں سکتا۔

بھاگ چوتھا

بیان کرم یعنی منشیوں کی کریاؤں کا اور برنن اُس اثر کا جو کریاؤں کے دُوارا منشیوں پر پڑتا ہے

۱۲۵۔ رچنا کا ڈنڈ یعنی سزا کا قانون اور اُسکے فائدے

ابھی پچھلے بھاگ میں رچنا کی نسبت جو کچھ بیان ہوا اُس سے ظاہر ہے کہ رچنا کے اندر جتنے بھی نیم کام کر رہے ہیں وہ سب کے سب دیا و بخشش کی غرض سے قائم کئے گئے ہیں اور ڈنڈ کے نیموں سے بھی بالآخر کسیقدر بھلائی ہی کی صورت پیدا ہوتی ہے کیونکہ ڈنڈ بھگتنے کے بعد جیو اپنے دیش کے اندر خاص درجہ تک روحانی ترقّی حاصل کرنے کے ادھکاری بن جاتے ہیں۔ یہ سب انتظام پنڈ دیش کے اندر تو بھر پُور ہی موجود ہے لیکن نرمل چیتنیّہ دیش کے نیچے (مہا سُن) کی اور برہمانڈ کے نیچے (چدا کاش) کی نیم روحانی رچنا کے اندر بھی اِس کا جزو پایا جاتا ہے۔ سزا یعنی ڈنڈ کا قانون یوں تو ہر کسی پر ایک سمان لگتا ہے لیکن یہ زیادہ تر اِس جسم کے جیووں کے لئے ہے جو جزا یعنی انعام کے نیموں سے فائدہ اٹھانیکے اَن ادھکاری

ہیں یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ اس قسم کی باسنائیں اور کرمائیں اور سُستی
جن کی وجہ سے منشیہ رچنا کے بندی خانہ میں رہکر دُرستی اور انت میں فائدہ کی صورت تلاش
کرتا ہے نشان سمجھ بوجھ کے گھانے کا ہوتی ہیں جس کے لئے ہر کسی کو شرم آنی چاہئے۔ لیکن واضح
ہو کہ صرف نالائق جیو ہی اِن انگوں میں برتاؤ کرتے ہیں۔ جن لوگوں کے اندر کافی دُور اندیشی
اور سمجھ بوجھ کا مادّہ موجود ہے۔ وہ اِن نیموں سے واقفیت اِس غرض سے پیدا کرتے ہیں کہ وہ
جزا سے فائدہ اور سزا سے بچاؤ حاصل کر سکیں۔ علاوہ اس کے خیال کرنا چاہئے کہ ڈنڈ کے انتظام
کی معرفت محض بُری عادتوں میں کسیقدر ہلکاپن آجاتا ہے جس سے سُرت صرف اُس درجہ
کے اندر جس میں اس کا نواس استھان واقع ہے روحانی ترقی کر پاتی ہے لیکن اس کو اونچے
درجہ میں باس نہیں مل سکتا۔ اُونچے درجہ میں چڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ جیو اونچے درجہ کی
چیتنیہ دھار کی پکڑ میں آوے اور نیز ستگورو وقت کی مدد اس کے شامل حال ہو۔ اونچے دیش
کی دھار کی پکڑ میں آنے کے لئے سوائے انتری ابھیاس کے اور کوئی اُپائے نہیں ہے اور
ابھیاس دُرستی سے بن پڑنے کے لئے یہ نہایت لازمی ہے کہ نیچے درجہ کی باسنائیں جو برہمانڈ اور
پنڈ دیشوں میں پردھان ہیں ٹھیک طرح پر سمجھکر مغلوب کر لیجاویں اور چونکہ یہ انتری ابھیاس جسکا
اوپر ذکر ہوا صرف منشیہ شریر ہی میں کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے (دیکھو دفعہ ۱۱۱) اسلئے
اب ہم یہ بیان کرینگے کہ منشیہ کے اُوپر اُسکے گرد و پیش کے سامان اور کرموں کا کیا اثر پڑتا ہے۔

۱۲۶۔ جیو کے اندر نقش کیسے پڑتے ہیں اور کیسے قائم رہتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ یہ بیان کیا جاوے کہ کرم کتنی پرکار کے ہوتے ہیں اور کن نیموں کے انوسار

اُن کا آئندہ پھل بھگتنا پڑتا ہے ہم تحقیقات اس امر کی کرینگے کہ گرد و پیش کے سامان جیو پر کس طریقہ سے اثر ڈالتے ہیں اور کس طرح سے وہ سنسکار رُوپ میں جیو کے اندر داخل ہوتے ہیں اور قائم رہتے ہیں اور کیسے اُن کی معرفت اور دوسرے باعثوں سے اچھائیں و باسنائیں جیو کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ گرد و پیش کے سب سامان کا اثر گیان اندریوں پر پڑتا ہے اور اِس طریقہ سے جو نقش گیان اندریاں لیتی ہیں اُن کا جیو کو اس وقت گیان ہو جاتا ہے۔ لیکن معاملہ اتنے ہی پر ختم نہیں ہو جاتا۔ یہ سب نقش ہمارے اندر کسی جگہ پر قائم رہتے ہیں اور اِن میں سے خفیف سے خفیف و کمزور سے کمزور نقش بھی ہماری اندرونی تختی پر لکھ جاتا ہے۔ ابرکرامبی (Abercrombie) نے اپنے رسالہ کے اندر جو اُس نے دماغ کی شکلیتوں کے مضمون پر لکھا ہے جو واقعات قلمبند کئے ہیں اُن سے ہمارے اس بیان کی تصدیق پورے طور پر ہو جاتی ہے۔ اُس نے بیان کیا ہے کہ کئی ایک عورتوں اور مردوں کو غیر زبان کی نظمیں جو اُنھوں نے کبھی اتفاق سے سُن لی تھیں ایک عرصہ کے بعد یاد آگئیں۔ اور اُنھوں نے اُن نظموں کو ٹھیک ٹھیک دُہرا دیا۔ چونکہ نظموں کے معنی نہ جاننے سے ان کی نہایت ہی خفیف توجہ اُن کے سننے میں لگی ہوگی اسلئے ظاہر ہے کہ نظموں کے سنسکار جو اُن کے اندر پڑے وہ بھی نہایت کمزور ہونگے۔ لیکن ہذیان کی وجہ سے غیر معمولی ہلچل کی حالت پیدا ہونے پر جوں ہی وہ سنسکار اُن کی توجہ کے سامنے آئے ان کو فوراً نظموں کی یاد آگئی اور اُن سنسکاروں کی مدد سے انھوں نے سب نظمیں دُہرا دیں۔ وہ مصالحہ یا پردہ جس پر گیان اندریوں اور نیز مانسک کریاؤں کے دوارا سنسکار یا نقش پڑتے ہیں اور قائم رہتے ہیں آکاش (ایتھر) ہے۔

۱۲۷۔ من آکاش

وہ آکاش تتو یا ایتھر جس پر یہ نقش جیو کے اندر پڑتے ہیں من آکاش کہلاتا ہے۔ اِس آکاش میں حد درجہ کا لچیلا پن ہے جو باہر سرشٹی کے آکاش (ایتھر) کے لچیلے پن سے مشابہ ہے اِس لچیلے پن کے ذریعہ ہی اندر کے من آکاش اور باہر کے ایتھر پر پڑے ہوئے نقش اپنے ٹھکانوں پر پہونچائے جاتے ہیں۔ باہری ایتھر کی معرفت جس ٹھکانے پر نقش پہونچتے ہیں وہ عکس پھینکنے والا ہے اور من آکاش کے ٹھکانہ کے اندر بھی اگرچہ یہ گُن موجود ہے لیکن وہ انتری یعنی مانسک ہے۔ جس وقت من آکاش پر کوئی نقش پڑتے ہیں تو اس وقت من اور اس کے چاروں انگوں (مَنَن۔ چِنتَوَن۔ بودھ اور اہنکار) کو اُن کا گیان رہتا ہے لیکن توجہ کے اُن سے ہٹکر دوسرے نقشوں اور دوسری طرفوں میں چلے جانے سے پہلے نقشوں کا گیان مند پڑ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اُن کی یاد بالکل جاتی رہتی ہے لیکن یاد جاتی رہنے پر وہ نقش مٹ نہیں جاتے بلکہ برخلاف اِس کے من آکاش کے دفتر میں بطور پُرانی مِسلوں کے نہایت احتیاط سے رکھے رہتے ہیں اور جب کبھی چاہے جان بُوجھکر یا انایاس ہم اُن کی جانب توجّہ کرتے ہیں تو توجہ کے پُورے طور سے ان کی جانب مخاطب ہونے پر جیساکہ اُوپر بیان ہوا وہ فوراً دوبارہ پرکٹ ہوکر یاد آجاتے ہیں۔

۱۲۸۔ نقش کیسے دوبارہ پرکٹ ہوتے ہیں

ابر کرامبی کے بیان کردہ واقعات سے جن کا اوپر ذکر ہوا دو اصول صاف طور پر قائم

لـه درشن اندری سے مراد ہے۔

ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جب کسی کی توجہ کا اُس کے اندر پڑے ہوئے نقشوں کے ساتھ پُورے طور سے سمبندھ ہوتا ہے تو وہ اُن نقشوں کے اُنوسار ہی برتنے لگتا ہے چاہے وہ نقش نہایت ہی کمزور کیوں نہ ہوں اور اُن کا مطلب بھی اُس کی سمجھ میں نہ آیا ہو اور دوسرا یہ کہ اُن نقشوں کی وجہ سے جو کریائیں جیو کرتا ہے اُن کا من آکاش پر پھر اثر پڑتا ہے اور مناسب سنجوگ ملنے پر یعنی توجہ کا ان کے ساتھ پورا تعلق قائم ہونے پر وہ نقش جیو سے نئے کرم کرا سکتے ہیں۔

ضمیمہ

چوپائی

نج گُن بھاٹ جگت بہوتیرے پر گُن گراہک نر نہ گھنیرے (۱)
جے چھِن چھِن نج گُن اُچرہیں سمے پرے پر کچھ نہیں کرہیں (۲)
ممتا تیاگ کرے جو کرنی سپنے اہنگ چِت نہیں دھرنی (۳)
پرگُن جن روی اود یہ سما نا نج آچرن کھدّیوت نما تا (۴)
ستّیہ سادھ کرنی تن کیری گیان مُور مے سکھد گھنیری (۵)
ششی سم سیتل بین سُبنو شرون پرت اُرپاد ت جیو (۶)
بڑے بھاگ اُس سادھ سو سنگو کل مل ہرن موہ مد بھنگو (۷)
اور یل بھگتی پریم من لاون گو رچرن چِت اُمنگ بڑھاون (۸)

دوہا

بار بار کر جوڑ کر سونے کروں پکار سادھ سنگ موہے دیونت پریم گورو داتار
کرپا سندھ سمرتھ پُرش آدانا دا پار رادھا سوامی پریم پت میں تم سدا ادھار

سورٹھا

بار بار بل جاؤں تن من واردں چرن پر کیا مکھ لے میں گاؤں مہر کری جس کرپا کر (۱)
دھنیہ دھنیہ گور دیو دیا سندھ پورن دھنی نت کروں تم سیوا اچل بھگتی موہے دیو پربھو (۲)

دین ادھین انا تم ہاتھ گہا تم آن کر — اب راکھو نت ساتھ دین دیال کرپا ندھی (۳)
کام کرودھ مد لوبھ سب بدھا دگن ہارہیں — پر بھو راکھو میری لاج تم دوار اب ہیں پڑا۔ (۴)
رادھا سوامی گورسمرتھ تم بن اور نہ دوسرا — اب کرودیا پرکش تم درایتی بلمب کیوں۔ (۵)

دوہا

دیا کرو میرے سائیاں دیو پریم کی دات — دکھ سکھ کچھ بیاپے نہیں چھوٹے سب اُتپات

دوہا

باچک گیانی کی سبھا جس کھدیوت سماج — کرودھ لوبھ اہنکار مد نندیا نش کی ساج (۱)
پکشپات گھن نیرکن کرت سدا آہار — پر پرکاش کُشل نت سویم گھور اندھکار (۲)

سورٹھا

ستیہ گیان روی تیج ادے ہوت ہنگ رہت سو۔ کرم وت تجھ ا تیج کُشل کمت کُرست گئے

تمام شد

(کتبہ ابو طاہر زیدی ملازم پریم پرچارک دیال باغ)

فرہنگ

لفظ	معنی
(الف)	
ازخودرفتہ	مدہوش
انبھو	علم الہامی
ابھاؤ	یقین جاتا رہنا
اوشیہ	ضرور
انوسار	مطابق
ایکتر	اکٹھا
اَیُن	مادّے کا ذرّے سے بھی چھوٹا حصہ
اوہار	سہارا
اجر	جسکو بڑھاپا نہ آوے۔
آکرشک	کھینچنے والا
انتری	اندرونی۔
ادبھت	عجیب وغریب
اتپن	پیدا ہونا
آدربھاؤ	عزت
اُتّم	اعلیٰ
ابشواسی	یقین نہ کرنیوالا
اردھانگنی	عورت
ادھوگتی	خراب حالت
آدھیاتمک	روحانی
اسمبھو	غیر ممکن
آدھین	ماتحت
انومان	قیاس
(ب)	
بھنگ کرنیوالا	رخنہ انداز
بکشیپ	رخنہ
بھید	راز۔ فرق
بیگ	تیزی
بلوتی	زوردار
بعیدالعقل	عقل سے باہر۔

لفظ	معنی
بیڑ	مجموعہ
برتمان	حال۔جاری۔
برودّھ	برخلاف
(پ)	
پردھان	غالب۔نمایاں
پرمارتھ	عقبیٰ
پرکٹ	ظاہر
پری بھاشا	تعریف
پریکشا	امتحان
پرویش	دخل
پرشن	سوال
پرنیام	نتیجہ
پریت یونی	عالم جنّات
پرسپر	باہمی
پرچے	تجربات اندرونی
پرچلت	جاری
پشٹ اور پوڑھ	مضبوط
پرتنتر	انحصار رکھنے والا

لفظ	معنی
پرسدّھ	مسلمہ
پرمانو	ذرّے
پرمانک	مسلمہ
پرتھک	علیحدہ
پرکاشت	شائع
پھرنائیں	خیالات
(ت)	
تیبر	تیز
توچا اندری	قوت لامسہ
(ٹ)	
ٹھیکہ	مرکز۔قیام
(ج)	
جیوجنتین دھار	جان کی دھار
(د)	
درشٹی	نظر
دھنیں	آوازیں۔گونجیں۔ بانگ
درشٹانت	نظیر

لفظ	معنی
(ر)	
رچنا	عالم
رہسیہ	بھید۔نچوڑ
رہت	آزاد
روپک	منظر
رت	محو
راگ دویش	رغبت۔نفرت
(س)	
سُشُپتی	گہری نیند
سادھارن	معمولی۔
سنگھار	مارنا
سروگیہ	عالم کل
سوتنترتا	خود مختاری
سنگرام	جنگ
سیون	استعمال
سدھانت	اصول
سنکلپ۔	خواہشات۔ارادہ
سناہوا	لپٹ

لفظ	معنی
سدا استھائی لابھ	مستقل مفاد۔لازوال منفعت
(ش)	
شرکینی	جماعت
شتھل	بے حس
(ک)	
کریاچھیتر	دائرہ افعال
کورکسر	کمی۔نقائص
کیٹ انوباد	مُسد جراثیم
کلپنا	خواہش
کرتویہ	فرض
کلا	طاقت
(گ)	
گم	پہونچ۔رسائی
گمبھیر	گہرا۔
گُن انباد	حمد وثنا
گیاتا	جاننے والا
(ل)	
لولین	محو

لفظ	معنی
لوک	طبقہ
لکش	علامت
لے ہوجانا	محو ہوجانا۔ جذب ہوجانا
(م)	
مورچھا	بیہوشی
منڈل	طبقہ
مول تتو	اصل عنصر
منشیہ گتی	قالب انسانی
مکھیہ	بڑا
متھن	بلونا
مشرت	مرکب
مادھیاکرشن شکتی	کشش ثقل

لفظ	معنی
(ن)	
نورتی	نجات
نشکریہ	بیکار
نواس استھان	جائے سکونت
نشیدھ	تردید
نج بھنڈار	اصل منبع
نوارن	نجات دینا
نکٹ برتی	نزدیک رہنے والا
(و)	
وگیانک	سائنٹفک
وبھگت اوستھا	علیٰحدہ علیٰحدہ حالت

کتاب شروع کرنے سے پہلے صحت نامہ کے مطابق غلطیاں درست فرمالیں۔

صحت نامہ امرت بچن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	آخر	بکشیب	بکشیپ
۱۵	۹	بنے رہتے	بنے رہتے ہیں
۲۶	۵	ہوگا	ہوگا)
۵۸	۷	روز	زور
۵۸	۱۷	سرسٹی	سرشٹی
۶۲	۱۵	قاہل	قابل
۶۷	۱۱	رشوار	دشوار
۷۶	۸	تعلم	تعلیم
۸۶	آخر	رہنے سے	سے
۹۷	۷	پوتر کا نام	پوتر نام کا
۹۸	۹	اویکت سے ادیکت	اویکت سے ویکت
۱۰۳	۱۱	دور	دور
۱۱۴	۵ (نیچے سے)	پرنیگش	پرتیکش
۱۱۸	۱	منک	سنگ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۳	۲	ورنوں	دونوں
۱۲۸	۵ (نیچے سے)	پرسادی	پرپادی
۱۴۴	۱۳	کربا	کریا
۱۴۷	۴ (نیچے سے)	مول	مول
۱۷۷	۹	غاسب	غالب